సమావేశము - VI
వాల్యూము - IV
నెం. 1

వెల : రూ. 26-00
6 జనవరి, 2017
శుక్రవారం,
(శక సం. 1938,
పుష్య - 16)

తెలంగాణ శాసన పరిషత్తు కార్యకలాపాలు

అధికార నివేదిక

<u>విషయ సూచిక</u>

I. ప్రశ్నోత్తరాలు ... 1

II. లఘు చర్చ : ... 22
ఎస్సీ, ఎస్టీల అభివృద్ధి - ప్రభుత్వ చర్యల గురించి

III. సభా కార్యక్రమం : ... 27
1. ప్రత్యేక ప్రస్తావనలు

IV. సభా సమక్షంలో ఉంచబడిన పత్రాలు ... 29

V. లఘు చర్చ (కొనసాగింపు) ... 29

తెలంగాణ శాసన పరిషత్తు

ప్రధాన అధికారులు

ఛైర్మన్	:	శ్రీ కె. స్వామిగౌడ్
డెప్యూటీ ఛైర్మన్	:	శ్రీ నేతి విద్యాసాగర్
కార్యదర్శి	:	డా. ఎస్. రాజ సదారామ్
సంయుక్త కార్యదర్శి	:	డా. వి. నరసింహాచార్యులు
సహాయ కార్యదర్శులు	:	శ్రీ టి.బి. జయచందర్ శ్రీ ఎస్. దుర్గాప్రసాద్ శ్రీ సి.హెచ్. ఉపేందర్ రెడ్డి శ్రీమతి వి.ఎస్. ప్రసన్నకుమారి
చీఫ్ రిపోర్టర్	:	శ్రీమతి యస్. నాగమణి

తెలంగాణ శాసన పరిషత్తు కార్యకలాపాలు

అధికార నివేదిక

(ఆరవ సమావేశము – పదహారవ రోజు)

శుక్రవారం, జనవరి 6, 2017

(సభ ఉ. గం. 10.00 లకు ప్రారంభమైనది)

(గౌరవ ఛైర్మన్ అధ్యక్ష స్థానంలో ఉన్నారు)

మిస్టర్ ఛైర్మన్: అందరికీ నమస్కారం. ఇప్పుడు క్వశ్చన్ అవర్. Question No.1439..

I. ప్రశ్నోత్తరాలు

అల్ప సంఖ్యాక వర్గాల ఆశ్రమ పాఠశాలలకు బడ్జెట్ కేటాయింపు

ప్రశ్న నెం.1439 (132)

శ్రీ మహమ్మద్ అలీ షబ్బీర్, ఎం.ఎల్.సి.:– గౌరవనీయులైన ముఖ్యమంత్రి గారు దయచేసి ఈ క్రింది సమాచారం తెలియజేస్తారా:

(అ) 2016–17 విద్యా సంవత్సరం నుండి మంజూరైన, నిర్వహణకు ప్రారంభించిన మైనారిటి నైవాసిక పాఠశాలల సంఖ్య ఎంత?

(ఆ) ఆ పాఠశాలల్లో చేరిన విద్యార్థుల సంఖ్య ఎంత?

(ఇ) ఈ పాఠశాలలకు సిబ్బంది నియామక విధానం ఏమిటి?

(ఈ) కేటాయించిన బడ్జెటు వివరాలు ఏమిటి?

గౌరవ ఉప ముఖ్యమంత్రి (రెవెన్యూ)(శ్రీ మహమ్మద్ మహమూద్ అలీ):– (అ) తెలంగాణ ప్రభుత్వం 160 మైనారిటీ నైవాసిక పాఠశాలలను మంజూరు చేసింది. 2016–17 సంవత్సరం నుండి 71 పాఠశాలలు నిర్వహణలోకి వచ్చాయి.

(ఆ) 12554 మంది విద్యార్థులు చేరారు.

(ఇ) బహిరంగ ప్రకటన ద్వారా జిల్లా కలెక్టర్లు పొరుగు సేవల ప్రాతిపదికన సిబ్బందిని తాత్కాలికంగా నియమించారు. శాశ్వత సిబ్బందిని తెలంగాణ పబ్లిక్ సర్వీస్ కమీషన్ ద్వారా త్వరలోనే నియమించడమవుతుంది.

(ఈ) 2016–17 సంవత్సరంలో రూ.350.00 కోట్ల బడ్జెటును కేటాయించడమయింది.

جناب محمد محمود علی (Janab Md.Mahamood Ali): چیرمین صاحب! حکومت تلنگانہ کی جانب سے 160 residential schools کی منظوری دی گئی۔ 2016-17 میں 71 residential schools شروع کئے گئے۔ جملہ اسکولس میں آج 12,554 students تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ حکومت کی جانب سے باضابطہ طریقہ سے اعلان کرتے ہوئے outsourcing کے تحت عارضی طور پر عملہ کا تقرر عمل میں لایا گیا۔ اور تلنگانہ پبلک سرویس کمیشن کی جانب سے جلد ہی مستقل عملہ کا تقرر عمل میں لایا جائے گا۔ اور اس کے لئے 2016-17 میں total budget ایک سال کا 350 crores sanction کئے گئے تھے۔

جناب محمد علی شبیر (Janab Md.Ali Shabbir): چیرمین صاحب! میں آپ کے ذریعہ کہوں گا کہ ڈپٹی سی ایم صاحب نے جو جواب دیا وہ ایک routine answer ہے کہ 350 کروڑ روپئے release کئے گئے ہیں۔ میں یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ آپ نے اپنے سوال کے جواب میں کہا کہ ہم لوگ 160 residential schools کھولیں گے تو 160 residential schools میں آپ نے فی الحال 71 residential schools کھولے۔ اس کے لئے حکومت کو اور آپ کو اس میں جو بھی آفیسرس ہیں، میں سب کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اس میں کوئی دو رائے نہیں ہے۔ کانگریس کی ہمیشہ سے پالیسی رہی کہ اگر اچھی چیز ہوئی تو ہم اچھی تعریف کرتے۔ آپ لوگوں کی طرح پچھلی حکومت اچھی نہیں بولتے ہم لوگ۔ جو چیز اچھی ہوئی ہم اچھا بولتے۔ ایک یہ چیز ہے۔ دوسری چیز مگر اس میں آپ 71 residential schools کو construction کے لئے اور total establishment کے لئے 350 کروڑ ریلیز کر رہے ہیں۔ 350 کروڑ تو صرف establishment اور کرایہ کی عمارتوں کے لئے ہوتے۔ ابھی تک ایک عمارت بھی سرکاری اسکولوں کی سرکاری عمارت میں نہیں ہے۔ آپ سب خانگی عمارتوں میں کھولے۔ ایک اور چیز، آپ سے سوال ہے کہ اس کو اگر construction 12 crores سے جس طریقہ سے کانگریس حکومت میں 2008 میں منسٹر رہنے کے بعد میرے سے پہلے فرید صاحب بھی تھے تو residential schools کے کانگریس حکومت اس کو 9 crores سے 12 crores enhance کرنے کے بعد آج کاماریڈی ضلع کے اندر جو کلکٹریٹ آفس ہے، وہ کانگریس کے دور میں بنی ہوئی ایک تاریخی عمارت ہے۔ بچوں کا residential school اس عمارت میں قائم کرنے کے بجائے آپ نے اس کو کلکٹر کو دے دیا۔ کلکٹر کی عمارت بن گئی تو کیا ہمارے بچے ابھی بھی کرایہ کے مکانوں میں رہیں گے؟ 12 crores سب سے بڑی top building بننے کے باوجود بھی کاماریڈی میں جو بچے سات سال سے پڑھ رہے ہیں ان کو محروم رکھ کر آپ نے کلکٹر کو دے دیا۔ سارے کلکٹر کی عمارت کہیں بھی بن سکتی۔ آپ کہیں کوئی اور عمارت کرایہ پر لیا تھا۔ اس کے بجائے۔۔۔

جناب محمد محمود علی (Janab Md. Mahamood Ali): صاحب! کلکٹر کی عمارت کہیں بھی بن سکتی بول رہے ہیں۔

پر ہیں۔آپ لوگ welfare میں آتے ہی Treasury کیوں لگاتے؟ SCs کو BCs کو Treasury, کو Treasury,
Tribal Welfare کو Women, Treasury, کو Treasury, پھر جبکہ مشن کاکتیہ کو direct green
channel, مشن بھگی رتھا کو direct green channel, یہ کیا ہے بھائی؟ کروڑوں روپے کے amount کے لئے کوئی
Treasury نہیں ہے،لیکن دلت کے لئے، بی سی کے لئے، آدی واسی کے لئے، مسلم کے لئے، اقلیتوں کے لئے شادی مبارک میں
Residential Schools, Treasury میں Fees reimbursement, Treasury میں Treasury, ارے
یہاں کیوں break کرتے آپ لوگ؟ تو میں یہ چاہتا ہوں صاحب کہ یہ ---Backward Classes

వెనుకబడిన వర్గాలలో 85శాతం మంది ప్రజలున్నారని మీద్వారా ప్రభుత్వానికి మనవి చేస్తున్నాను. వీళ్లకు సంబంధించిన నిధుల విడుదల మరియు చెల్లింపుల విషయంలో ట్రెజరీ సిస్టంను ఇన్వాల్వ్ చేయకండి. వీళ్లకి సంబంధించి ట్రెజరీ సిస్టంను బ్యాన్ చేయండి. ఏవిధంగానైతే మీరు మిషన్ కాకతీయకి, మిషన్ భగీరథకి, ఇరిగేషన్ పనులకు ట్రెజరీతో సంబంధం లేకుండా నేరుగా నిధులు ఇస్తున్నారో అదే విధంగా ఈ యస్సీ, యస్టీ, బిసి, మైనారిటీలకు కూడా ఇవ్వండి. వీళ్ల విషయంలో ట్రెజరీ సిస్టం ఎందుకు? ట్రెజరీ సిస్టంను తీసేయండి. ట్రెజరీతో సంబంధం లేకుండా వీళ్లకి నేరుగా నిధులు ఇచ్చే కార్యక్రమం చేయాలని కోరుతున్నాను.

SRI SYED ALTAF HYDER RAZVI: (Assembly Constituency)

جناب سید الطاف حیدر رضوی (Janab Syed Altaf Hyder Razvi): Thank you Chairman
Sir. صاحب---71 residential schools already

جناب محمد علی شبیر (Janab Md.Ali Shabbir): آپ پوچھ رہے ہیں کہ ہمارے زمانہ میں سب Treasury کے
ساتھ تھا۔مگر آپ کا 40,000 crores سب سے Irrigation کا highest amount green channel سے چلے جا
رہا ہے۔وہاں Treasury نہیں ہے۔آپ کا 40,000 crores کا مشن بھگی رتھا، پانی پینے کا direct چلے جا رہا ہے، وہاں آپ
کو Treasury نہیں ہے۔غریبوں کی جگہ Treasury ہے۔

جناب سید الطاف حیدر رضوی (Janab Syed Altaf Hyder Razvi): صاحب! یہ residential
schools کے تعلق سے منسٹر صاحب کے جواب میں 71 schools functional ہے بول کر اس میں بتا رہے ہیں۔اور جیسا کہ
یہاں پر admission کے guidelines ہیں، ان admission کے guidelines میں ہر اسکول کو جو sanctioned
strength دی گئی ہے، وہ 5th, 6th and 7th class کو اگر ملائیں گے تو 80 seats per class کے حساب سے
240 کی strength آ رہی ہے، جبکہ منسٹر صاحب جواب میں کہہ رہے ہیں کہ little more than 12,000 students
are studying in these 71 schools. اس میں اگر حساب لگایا جائے تو 17,040 students ہونا چاہئے
There is a deficit of 4,476 students. جو sanctioned strength سے کم ہے۔تو میں آپ کے ذریعہ منسٹر
صاحب سے جاننا چاہوں گا کہ sanctioned strength کے حساب سے جو کم admissions ہوئے ہیں، اس کی وجہ کیا
ہے؟ دوسری چیز، آپ کے پاس residential schools کا جیسا کہ ابھی ایل او پی صاحب نے بتایا کہ بجٹ صرف ایک کوارٹر کا
release ہوا۔ Released in the sense ایک کوارٹر کا بجٹ utilize ہوا ہے، باقی کا بجٹ ابھی تین کوارٹرس آتا ہے، ہم
آخری کوارٹر میں چل رہے ہیں۔صاحب! اس سے ہٹ کر میں منسٹر صاحب سے جو پوچھنا چاہ رہا تھا کہ آپ اسکولس کے جو
permanent buildings بنا رہے ہیں، اس کے لئے کتنی جگہوں پر، کتنے اضلاع میں، حیدرآباد اور رنگا ریڈی سے ہٹ کر اور باقی
کے جو 29 districts ہیں، اس میں کہاں کہاں جگہ identify ہوئی ہے؟ کیا ان اسکولوں کو بنانے کے لئے اس میں wakf
lands کو بھی identify کیا گیا ہے؟ اور recruitment کا جہاں تک تعلق ہے، یہ temporary staff پر ابھی پورے
اسکولس چل رہے ہیں۔تو آپ اس میں permanent recruitment کب کریں گے؟ آپ بی سی residential
schools کے لئے already نوٹفکیشن دے چکے۔وہاں پر آپ recruitment کر رہے ہیں، لیکن یہاں پر ابھی تک
recruitment نہیں ہوا ہے۔اور چوتھی چیز، مجھے بتایا گیا کہ پرانے شہر میں ایک residential school کھولا گیا تھا، یا پھر اس کو

shift کیا گیا۔ایک جگہ بنڈلہ گوڑہ علاقہ میں کھولنے کے بعد دوسری جگہ shift کیا گیا ہے۔کیا یہ صحیح ہے کہ وہاں پر نیا اسکول کھولا گیا یا
پرانے اسکول ہی کو کسی اور جگہ سے shift کر کے وہاں لے جایا گیا ہے؟ تو یہ چار پانچ اہم چیزیں ہیں۔میں سمجھتا ہوں کہ منسٹر صاحب اس
میں برابر سے بولیں گے۔اور lastly Sir, آپ نے ایک اچھا پروگرام شروع کیا، ہم ہماری پارٹی کی طرف سے پہلے بھی
appreciate کئے، اور ہمارے سی ایم چندر شیکھر راؤ صاحب کی ہم نے کافی تعریف بھی کی اور support بھی کیا ہے۔آپ مزید جو
اسکولس add کر رہے ہیں، اس میں you make sure that you have proper places کیونکہ اب کہیں جگہوں
پر آپ نے جلدی میں شروع کیا ہے، جہاں جہاں بھی عمارتیں لی گئیں، ٹھیک ہے، لیکن اس میں کئی سہولتیں نہیں ہیں۔کئی جگہوں پر عمارت
میں کھیلنے کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے، بچوں کو جو سہولتوں کی ضرورت ہے، وہ پوری سہولتیں کئی جگہوں پر نہیں ہیں۔تو آپ جب
permanent buildings بنا رہے ہیں، تو میں سمجھتا ہوں کہ تمام playgrounds کے ساتھ میں، تمام سہولتوں کے ساتھ میں
بنائیں گے، اور جتنا جلد ہو سکتا ہے، یہ کام کب ہوگا، میں سمجھتا ہوں کہ منسٹر صاحب اس پر جواب دیں گے تو بہتر ہوگا۔

جناب محمد محمود علی (Janab Md.Mahamood Ali): چیرمین صاحب! ایل او پی لیڈر محمد علی شبیر صاحب اور ہمارے
الطاف حیدر رضوی صاحب نے سی ایم صاحب کا residential schools کے قیام کا جو اقدام ہے، اس کا خیر مقدم بھی کیا۔یہ بہت
ضروری تھا کیونکہ مسلمان تعلیم میں بہت زیادہ پست ہو چکے ہیں۔جتنا 57 years کا آندھرا کا rule گزرا، اس میں totally
neglected کیا گیا تو وہ مسلم community کو بہت زیادہ neglect کیا گیا۔اس وجہ سے سی ایم صاحب نے سروے کرنے

کے بعد دیکھا کہ مسلمانوں کا ملازمتوں میں فیصد بہت کم ہے اور تعلیم کے معاملہ میں بہت پیچھے ہیں۔ اس لئے سی ایم صاحب نے residential schools کے بارے میں سوچا۔ میں ایل او پی صاحب کو ایک بات بتاتا ہوں کہ سی ایم صاحب بہت سے اسکولس کھول سکتے تھے جو بہت کم خرچہ میں ہو سکتے تھے مگر غریب لوگ، ایک کمرے کا گھر ہوتا ہے، اس گھر میں اگر بچہ اسکول جا کر آنے کے بعد جب سات آٹھ سال کا نظر آتا تو child labour میں لگا کر education کو discontinue کر دیا جاتا ہے۔ ریاست تلنگانہ کا قیام عمل میں لانے کے بعد سی ایم صاحب نے 160 residential schools sanction کیا۔ ان کی تعمیر کے لئے کبھی زندگی میں نہیں ہوا، کبھی بھی 57 سالوں میں نہیں ہوا، 6,722 کروڑ کی لاگت سے sanction کیا اور estimate بنایا گیا۔ اور اس کے لئے اسکولس کی جو جگہ بول رہے ہیں، میں الطاف حیدر رضوی صاحب کو بتاتا ہوں کہ تقریباً 49 schools کی جگہ الاٹ کی گئی ۔ کم از کم دو ایکڑ ہے اور زیادہ سے زیادہ آٹھ ایکڑ ہے۔ تاریخ میں شائد کبھی ایسا نہیں ہوا جس کے لئے تھوڑا سا وقت لگا۔ ہاں، اسکولس کی عمارتیں کرایہ پر لی گئی ہیں۔ عمارتیں کرایہ پر لینے کی وجہ سے، پلے گراونڈس کی سہولت جو آپ بتا رہے ہیں، آپ بتایئے کہ کسی نے بھی اسکول کو دینے کے لئے وہ عمارتیں نہیں بنائیں۔ عمارتیں بنائے flats کے لئے تو flats کے اندر ایک bathroom, دو bathrooms ہوتے ہیں۔ اس کے لئے بہت سا demolish کرتے ہوئے بچوں کی سہولت کے لئے کافی بنایا گیا۔ Total 71

اسکولس تو اسی سال شروع کئے گئے، 89 schools اسی آنے والے سال 2017 میں شروع کریں گے، اور سی ایم صاحب 39 schools لڑکوں کے لئے رکھے ہیں، اور 32 لڑکیوں کے لئے رکھے ہیں۔ ان اسکولس میں 12,554 بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں ۔ پہلے بجٹ چودہ پندرہ ہزار کا تھا، مگر اسکولس کے لئے اتنی اچھی عمارتیں نہیں ملی تھیں۔ اگر ہم زیادہ بچوں کو بھرتی کرلیں گے، تو جگہ کی اور زیادہ قلت ہوگی۔ اسکول کی عمارت کے حساب سے ان بچوں کا داخلہ کیا گیا جو بتایا گیا تھا کہ ہر کلاس میں اتنے بچے ہوں گے۔ اور آئندہ ہمارا جو پروگرام ہے، 1,02,400 بچوں کو ان اسکولس میں داخلہ دلانے کا سی ایم صاحب کا target ہے۔ سی ایم صاحب نے کئی بار کہا کہ ایسی بات نہیں ہے کہ 160 ہمارا last figure ہے، اگر اور بھی ضرورت پڑے گی تو مزید اسکولس کھولے جائیں گے۔ اور ایک بچہ کے اوپر تقریباً 80,000 روپے خرچ آ رہا ہے۔ الطاف بھائی، آپ جانتے ہیں کہ اگر دوسرا اسکول کھولا جاتا تو بچہ کے لئے ہزار روپے جو فیس ہوتی ہے وہ حکومت بھر کر اس کو پڑھا سکتے تھے۔ مگر غریب آدمی کا ایک کمرہ کا گھر ہوتا۔ اسی میں پکاتے، اسی میں سوتے، اسی میں کھاتے ، اس لئے سی ایم صاحب نے کہا کہ اچھے طریقہ سے مسلمان تعلیم حاصل نہیں کر رہے ہیں، ایمسیٹ میں اچھا rank نہیں لا رہے ہیں، residential schools میں انہیں اچھی سے اچھی تعلیم دی جائے۔ ٹیچرس کا فی الحال کلکٹرس کے ذریعہ عارضی تقرر کیا گیا ہے۔ پبلک سرویس کمیشن سے بہت جلد اس کی بھرتی کی جائے گی۔ یہ اس سال ہی کر دیں گے۔ اس سال عمارتوں کی بنیادیں بھی ڈالیں گے اور اس سال کام بھی شروع کریں گے۔ شبیر بھائی، آپ حقیقت میں appreciate تو کئے لیکن جو تنقید کئے، اگر آپ کانگریس کے دور میں دیکھیں تو 2010-11 میں 6 residential schools کے لئے صرف تین کروڑ روپے sanction کئے گئے تھے۔ تو حکومت اس بار یہ چاہتی ہے، اور سی ایم صاحب کا زیادہ سے زیادہ ارادہ ہے کہ تمام اسکولس کے اچھے سے اچھے buildings بنائیں گے۔ اس سال جو 89 schools کھولے جا رہے ہیں، ان کے لئے بھی جگہ الاٹ کرنے کے لئے کلکٹرس کو ہدایت دی گئی ہے۔ کل بھی میں نے کلکٹر صاحب سے بات کی اور معلوم کیا کہ حیدر آباد میں کتنے اسکولس کے لئے جگہ الاٹ کی گئی اور ان سے کہا کہ جلد سے جلد جگہ الاٹ کی جائے۔ سی ایم صاحب کا مقصد یہ ہے کہ اقلیتوں کو بھی residential schools میں رکھتے ہوئے اچھی سے اچھی تعلیم دیتے ہوئے انہیں چاہے ملازمتوں میں ہو، چاہے اعلیٰ تعلیم کے لئے ہو، residential schools کے اندر اچھا موقع ملے گا۔ ہمارے الطاف حیدر رضوی صاحب نے سوال کیا کہ کیا کوئی wakf land ان residential schools کے لئے الاٹ کی گئی ہے تو میں کہوں گا کہ ابھی تک تو کوئی wakf land اس کے لئے الاٹ نہیں کی گئی ہے، مگر اگر ضرورت پڑے تو وقف کی زمین کرایہ پر لے کر اسکول کی عمارتیں بنانے کا ارادہ ہے۔

جناب محمد علی شبیر (Janab Md.Ali Shabbir): صاحب! میں نے صرف specific سوال کیا تھا کہ آپ کا جو نیا recruitment ہے، وہ 1,920 Teachers and Staff کا، آپ specific date بولئے یا کم از کم ایک مہینہ بولئے یا مارچ سے پہلے Notification نکال کر آنے والے academic year تک تو بھی جون سے پہلے پورا recruitment

process اگر آپ آج سے شروع کریں گے اور آج Notification دیں گے، اس کے بعد امتحانات ہوں گے، اس کے بعد نتائج نکلیں گے تو کم از کم ان residential schools کو اگلے سال academic year جون میں آپ بچوں کو quality education دے سکتے۔ آپ وہ assurance نہیں دے، وہ دیجئے۔ دوسری چیز بات کئے تو ہم سی ایم صاحب کو appreciate کئے، آپ کو بھی کرنا چاہئے تھا، یہ 2008 میں concept 12 residential schools اور چار عمارتیں میدک میں، ضلع کاماریڈی میں، ورنگل میں وہاں بھی۔۔۔

చీఫ్ విప్ గారు కూడా సభలోనే ఉన్నారు, వారు కూడా ఆ బిల్డింగులను చూసి వచ్చారు. ముస్లిం మైనారిటీలకు సంబంధించి చాలా పెద్దకార్యక్రమం తీసుకున్నారని నేను గౌరవ ముఖ్యమంత్రిగారిని అభినందించాను.

10.20 ఉ. 2008లో 12 భవనాల నిర్మాణాలు మొదలు పెట్టాం. వాటికి ఒక్కొక్క దానికి రూ.12కోట్లు ఇచ్చాం. నాలుగు భవనాలను కామారెడ్డి కలెక్టర్ కార్యాలయానికి తీసుకున్నారు. జహీరాబాద్ మరియు వరంగల్‌లో భవనాలు తయారయ్యాయి. ఆ భవనాలు విద్యార్థులకే ఇవ్వండి, ఇతర కార్యాలయాలకు ఇవ్వకండి.

آپ کے minority students، اس کے لئے آپ کے۔۔۔

శ్రీ ఈటల రాజేందర్ : అధ్యక్షా, గౌరవ ఎల్ఓపి గారు మాట్లాడుతూ, మిషన్ భగీరథకు, కాకతీయ మిషన్‌కి, సాగునీటి శాఖకు without treasury డబ్బులు పోతున్నాయి. కానీ, పేదపిల్లలు చదువుకొనే హాస్టళ్లకి, పేదప్రజలకిచ్చే సంక్షేమ కార్యక్రమాలకి మాత్రం lock వేస్తున్నారనే భావనవారు మాట్లాడడం జరిగింది. అది తప్పు, అట్ల లేదు. ఎల్ఓపి గారు అనుభవజ్ఞులు కాబట్టి, నేను విమర్శ కొరకు చెప్పడం లేదు. ఆనాడు వారు మంజూరు చేయలేదు, పెద్దగా ఖర్చు పెట్టలేదు.

కానీ, మన తెలంగాణ రాష్ట్రంలో అనేక వర్గాల ప్రజలు అనేక రకాల సమస్యల పరిష్కారం కోసం ఎదురు చూస్తున్న సందర్భం. ఎల్ఓపి గారు మాట్లాడుతూ, నాలుగు పాఠశాలలు నిర్మించామన్నారు. వారు పన్నెండు పాఠశాలల ఇస్తే వాటి జాగలో 161 పాఠశాలలను మేము ఇచ్చాం. తెలంగాణ రాష్ట్రం ఏర్పడే నాటికి మొత్తం 57 సంవత్సరాలు వివిధ పార్టీల వారు ఈ రాష్ట్రాన్ని పరిపాలించారు. అందులో కాంగ్రెస్ పార్టీ వారు పరిపాలించింది 40 సంవత్సరాలు. 40 సంవత్సరాల కాలంలో వారు గుండెమీద చేయి వేసుకొని చెప్పమనండి అధ్యక్షా. వారు మొత్తం ఇచ్చిన పాఠశాలలు 12 మాత్రమే. కానీ, తెలంగాణ రాష్ట్రం ఏర్పడిన తరువాత ఒకటే సంవత్సరంలో 161 పాఠశాలల ఏర్పాటుకు మంజూరు ఇచ్చి, అందులో 71 పాఠశాలలు ప్రారంభించిన చరిత్ర మాదే కదా!

వారు ఆనాడు దుకాణ్, మకాన్. వారు ఎంత ఇచ్చారు అధ్యక్షా, పదివేలు, ఇరవై వేలు, ముప్పై వేలు అంతకంటే ఎక్కువ ఇవ్వలేదు. ఈరోజు తెలంగాణ రాష్ట్ర ప్రభుత్వం లక్ష రూపాయలకు, ఎనభై వేల సబ్సిడీ, రెండు లక్షల రూపాయలకు లక్షా నలభై వేల సబ్సిడీ, పది లక్షలు తీసుకుంటే, ఐదు లక్షల రూపాయల సబ్సిడీ చొప్పున ఇస్తున్నాము. అసలు వారికి మాకు పోలికే లేదు. జమీన్, ఆస్మాన్ ఫరక్ ఉంది వారికి, మాకు. ఆనాడు వారు రూ.50కోట్లు, రూ.100కోట్లు ఇస్తే, నేడు మేము వేల కోట్లు ఖర్చు చేస్తున్నాము. ఎక్కడైనా పోల్చుకోడానికి ఉందా అధ్యక్షా. ఇదే మైనారిటీ సంక్షేమం కోసం వారు కేటాయింపులకే పరిమితమయ్యారు తప్పు, ఖర్చు పెట్టిన పాపాన పోయారా. అంటే, అర్థం ఏమిటంటే తెలంగాణ రాష్ట్రంలో ఎస్సీ/ఎస్టీ, బి.సి., మైనారిటీ పిల్లలు చదువుకునే పాఠశాలలకు గానీ, వారికిచ్చే సపోర్టు గానీ గ్రీన్ ఛానెల్ ఆనాడు వారు ఏదైతే ఎస్టాబ్లిష్ చేశారో అదే గ్రీన్ ఛానెల్‌లో ఇస్తున్నాము తప్పు, ఎక్కడా కూడా దానిని డీవియేట్ చేసే ఆస్కారం లేదని మీద్వారా గౌరవ సభ్యులకి తెలియజేస్తున్నాను.

మిషన్ కాకతీయలో కావచ్చు, ఇతరత్రా వాటిలో కావచ్చు కొన్ని పనుల బిల్లులు ఆలస్యం అవుతున్న మాట వాస్తవం. కేవలం వీటికి మాత్రమే ఆలస్యం అవుతోంది, వాటికి మాత్రం రాచ మార్గంలో పోతున్నాయనే మాట ఏదైతే ఉన్నదో అది తప్పు. ఒక్క మిషన్ భగీరథ కార్యక్రమానికి మాత్రం టైమ్ బౌండ్ ప్రోగ్రాం పెట్టుకున్నాం కాబట్టి, కార్పొరేషన్ క్రింద పెట్టుకున్నాం కాబట్టి, కార్పొరేషన్ క్రింద లోన్స్ తీసుకున్నాం కాబట్టి, దానికి డబ్బుల సమస్యలు తీసుకురావద్దనే ఉద్దేశంలో చేస్తున్నాం తప్పు, మిగతా అన్నింటికీ యథాప్రకారంగా జరుగుతున్నాయని మీద్వారా గౌరవ సభ్యులకి తెలియజేస్తున్నాను. ఎక్కడా కూడా వివక్షకు ఆస్కారం లేదు. తెలంగాణ రాష్ట్ర ప్రభుత్వం పేద ప్రజల సంక్షేమం కోసం మొట్టమొదటి ప్రాధాన్యత ఇస్తుంది తప్పు, అందులో ఎక్కడా రాజీపడే ప్రసక్తి లేదని తమరిద్వారా గౌరవ సభ్యులకి మరియు ఎల్.ఓ.పి. గారికి తెలియజేస్తున్నాను.

శ్రీ మహమ్మద్ అలీ షబ్బీర్ : అధ్యక్షా, ఆర్థికశాఖ మంత్రివర్యులు మాట్లాడుతూ, మిషన్ భగీరథ కార్యక్రమం కార్పొరేషన్ క్రింద పెట్టుకున్నాం కాబట్టి, కార్పొరేషన్‌ద్వారా నిధులు తీసుకున్నాం కాబట్టి ఆ ఒక్క కార్యక్రమానికి మాత్రమే గ్రీన్ ఛానెల్‌లో నిధులు వెచ్చిస్తున్నామని అన్నారు. అలాగే కళ్యాణ లక్ష్మి కార్యక్రమానికి బడ్జెట్‌లో రూ.300కోట్లు పెట్టినా కేవలం 12శాతం(రూ.34కోట్లు) నిధులు మాత్రమే విడుదలయ్యాయని, మిగతా నిధులు కూడా తొందరలోనే విడుదల చేస్తామని వారే అన్నారు. మైనారిటీ, ఎస్సీ, బిసిలకు కూడా కార్పొరేషన్‌లే ఉన్నాయి. వారికి కూడా గ్రీన్ ఛానెల్ ద్వారా నిధులు విడుదల చేయండి.

శ్రీ ఈటల రాజేందర్ : అధ్యక్షా, మిషన్ భగీరథ కార్యక్రమానికి ఒక కార్పొరేషన్ పెట్టాం. ఆ కార్పొరేషన్‌కి నేరుగా బ్యాంకు నుండి ఋణాలు తీసుకున్నాము. చెల్లింపులు కూడా ఆ కార్పొరేషన్ నుండే జరుగుతున్నాయి, that is not linked with treasury. కానీ, మిగతా అన్ని సంక్షేమ కార్యక్రమాలకు కూడా ప్రభుత్వ ట్రెజరీ నుండే చెల్లింపులు చేయడం జరుగుతోంది. ఈ సంక్షేమ కార్యక్రమాల చెల్లింపులన్నీ కూడా గ్రీన్ ఛానల్‌లో పెట్టాము. మొట్టమొదటగా వాటికి చెల్లించిన తరువాతనే మిగతా పనులకి చెల్లింపులు చేయడం జరుగుతుంది.

ఈ రాష్ట్రంలో ఏనాడైనా తెలంగాణ పది జిల్లాలకు ఆనాడు ప్లాన్ బడ్జెట్ క్రింద పది, పన్నెండు వేల కోట్ల కన్నా ఎక్కువ ఖర్చు చేసిన దాఖలాలు ఉన్నాయా? కానీ, ఈనాడు తెలంగాణ రాష్ట్రంలో రూ.25వేల కోట్ల నుండి దాదాపు రూ.30వేల కోట్ల వరకు మేము

ఖర్చుపెడుతున్నామంటే, ఎంత గొప్పగా పని చేస్తున్నామో ఒకసారి అర్థం చేసుకోండి. ఆనాటికి, ఈనాటికి అసలు పోలికే లేదు. తప్పకుండా తెలంగాణ ప్రజల్లో ఒక గొప్ప విశ్వాసం వచ్చింది. ఆ విశ్వాసాన్ని మరింత పాదుగొలిపి రాబోయే రోజుల్లో మరింత గొప్పగా చేసే ప్రయత్నం చేస్తాం తప్ప, వెనుకటిలాగా ఈ వర్గాలను వెనుకబడేసే ప్రయత్నం ఉత్పన్నం కాదని తమరి ద్వారా విజ్ఞప్తి చేస్తున్నాను.

جناب سید الطاف حیدر رضوی (Janab Syed Altaf Hyder Razvi): چیرمین صاحب! یہ subject Minorities سے تھوڑا divert ہو کر دوسرے flagship programmes میں چلے جا رہا ہے۔ ہم لوگ residential schools کے اوپر جو بات کر رہے ہیں، صاحب، اس میں 87.50 crores i.e. so far one quarter is released. اس میں ضرورت ہے کہ آپ جلد سے جلد باقی کا بھی amount release کئے تو ان اسکولس کو اچھا چلا سکتے۔ اچھا چلائے تو آپ ہی کو نام آنے والا ہے۔ ہم اس کو بہت appreciate بھی کریں گے۔ اور دوسری چیز یہ ہے صاحب، ہم recruitment کے لئے جو بول رہے ہیں teaching and non teaching staff کی بہت سخت ضرورت رہتی۔ اسکولس کے بارے میں یہ آپ کو معلوم ہے۔ At least teaching staff, non teaching staff پھر بھی آپ outsourcing سے لیکن جو professional teaching staff رہتا، آپ اس کو manage کر سکتے recruit کرنے کے لئے جتنا جلدی ہو سکا۔ آپ 2017 میں بول رہے ہیں، لیکن آپ کا دوسرا academic year already شروع ہو رہا ہے۔ آپ 6th, 7th and 8th standard کے بچوں کو لے رہے ہیں تو اگر اسکولس کا standard نہیں maintain ہوا تو output صحیح نہیں آئے گا۔ اس لئے بول رہا ہوں آپ residential schools اچھا کر رہے ہیں، آپ بہت اچھا کام کئے۔ ہم تو appreciate کئے کہ یہ بہت اچھا کام ہے۔ لیکن اس میں بیچ میں سے وہ کہیں divert نہیں ہوا۔ اور فینانس منسٹر صاحب یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، بہت اچھی بات ہے۔ آپ شادی مبارک اسکیم کے بارے میں green channel سے دیں گے بولے۔ ہمارے پاس پچھلی بار question آیا تھا، محمود علی صاحب یہیں پر تھے، اس میں 48.26 crores دئے بولے تو جتنا بجٹ ہے اتنا پورا green channel سے آپ کو دینا چاہئے۔ اقلیتی بہبود میں شادی مبارک کے اسی ایک پروگرام ہی میں آپ green channel سے دے رہے ہیں صاحب۔ جیسا بھی دے رہے ہیں آپ، اچھے سے اچھا زیادہ سے زیادہ amount دیجئے so that these facilities that are to be provided to the students can be provided. فینانس منسٹر صاحب یہاں بیٹھے ہیں، میں برائے مہربانی ان سے بھی گزارش کر رہا ہوں کہ صرف ایک ہی کوارٹر دیا گیا ہے، اس میں at least half of the amount i.e. Rs.150 crores release کرنے کی ضرورت ہے تاکہ recruitment بھی اطمینان سے ہو سکے۔ اور اس میں، میں ڈپٹی سی ایم صاحب کو بولا تھا کہ بنڈلہ گوڑہ میں ایک existing اسکول کو shift تو کیا گیا ہے یا پھر نیا کھولا گیا ہے؟ تو آپ اگر اس پر تھوڑا clarification دیں گے تو اچھا رہے گا صاحب۔

جناب محمد محمود علی (Janab Md.Mahamood Ali): چیرمین صاحب! ضرور، اس مرتبہ اسٹاف کا جو تقرر کیا گیا ہے، اچھے سے اچھے ٹیچرس کو لیا گیا ہے۔ کوئی بھی ٹیچر بی ایڈ سے کم نہیں ہے۔ کیونکہ 5th, 6th and 7th classes ہیں۔ مگر آپ جیسا بتا رہے ہیں کہ جلد سے جلد مستقل اسٹاف کا تقرر اس سال ضرور ہو جائے گا۔ اور دوسری بات، کوئی بھی اسکول shift نہیں ہوا۔ میں سمجھتا ہوں کہ بنڈلہ گوڑہ میں کسی اسکول کے قیام کے بعد وہ shift نہیں ہوا۔ نیا اسکول کھولا گیا۔ اور اس سال سی ایم صاحب پرانے شہر میں کئی اسکولس کھولنا چاہ رہے ہیں۔ یاقوت پورہ میں بھی وہاں کی آبادی کے حساب سے دو تین اسکول ایم ایل اے صاحب کی نشاندہی پر کھولے جا رہے ہیں۔ صاحب، اسٹاف کا اس وقت immediate تقرر کرنا تھا۔ آپ جانتے ہیں کہ اسکولس فوراً کھولے گئے تو کس طرح سے permanent staff کا تقرر کیا جا سکتا ہے؟ مگر اس سال ضرور پبلک سروس کمیشن کے ذریعہ اچھے سے اچھے ٹیچرس کا تقرر کیا جائے گا۔ اور اسکولس کی عمارتوں کی جو بات ہے، یقیناً بعض جگہ کرایہ کی عمارتیں لی گئی ہیں جو بہت اچھی ملیں۔ اور پرانے شہر میں بعض جگہ عمارتیں برابر نہیں ملیں۔ مگر ہم جلد سے جلد اچھی سی اچھی عمارتیں بناتے ہوئے اچھا اسٹاف رکھیں گے۔ اس سال کے لئے 350 crores منظور کئے گئے۔ اس میں 87 crores sanction ہو چکے ہیں اور باقی amount بھی بہت جلد sanction ہو جائے گا۔ شکریہ۔

బ్రాహ్మణ వర్గ సంక్షేమానికి బడ్జెట్ కేటాయింపు

ప్రశ్న నెం.1752(133)

శ్రీ పురాణం సతీష్ కుమార్, ఎం.ఎల్.సి.:- గౌరవనీయులైన గృహ నిర్మాణ, న్యాయ, దేవాదాయ శాఖ మంత్రిగారు దయచేసి ఈ క్రింది సమాచారం తెలియజేస్తారా:

(అ) రాష్ట్రంలోని బ్రాహ్మణుల సంక్షేమం కోసం ప్రభుత్వం తీసుకుంటున్న చర్యలేమిటి?

(ఆ) హైదరాబాద్‌లో బ్రాహ్మణ సదనాన్ని నిర్మించడం కోసం ప్రభుత్వం భూమిని కేటాయించిన విషయం వాస్తవమేనా; అయితే, ఆ వివరాలేమిటి?

గౌ.న గృహ నిర్మాణ, న్యాయ, దేవాదాయ శాఖ మంత్రి (శ్రీ ఎ.ఇంద్రకరణ్ రెడ్డి):- (అ) బ్రాహ్మణుల సంక్షేమ నిధి నిమిత్తం 2016-17 బడ్జెట్ అంచనాలలో రూ.100కోట్ల మొత్తాన్ని కేటాయించడమయింది. ఈ ప్రయోజనం కోసం తగిన సంస్థను త్వరలో ఏర్పాటు చేసేందుకు వివరాలను వందింపు చేయడమవుతున్నది.

(ఆ) అవునండీ. బ్రాహ్మణ సదనాన్ని నిర్మించడం కోసం ప్రభుత్వం రంగారెడ్డి జిల్లా, శేరిలింగంపల్లి (మండలం), గోపనపల్లి గ్రామం లోని సర్వే నెం.74/పి లో ఉన్న 6 ఎకరాల 10 గుంటల విస్తీర్ణాన్ని కేటాయించింది.

భారతదేశంలో ఏ రాష్ట్రంలో లేని విధంగా తెలంగాణ రాష్ట్రఆవిర్భావ అనంతరం వివిధ కుల, మతాల అభివృద్ధికై తెలంగాణ రాష్ట్రప్రభుత్వం అనేక అభివృద్ధి పనులు చేపట్టింది. ఇందులో భాగంగా రాష్ట్రంలో బ్రాహ్మణుల స్థితి, గతులను దృష్టిలో ఉంచుకొని రాష్ట్రంలోని బ్రాహ్మణులకు మరీ ముఖ్యంగా కేవలం బ్రాహ్మణ్యంపై జీవించుచున్న వారి పిల్లల భవిష్యత్తుకై రాష్ట్రప్రభుత్వం దృష్టిసారించింది. రాష్ట్రంలో పేద బ్రాహ్మణుల అభివృద్ధికై ముఖ్యమంత్రి గౌరవ నీయులు శ్రీ కె. చంద్రశేఖర్ రావు గారు బ్రాహ్మణ ప్రతినిధులు, అర్చకులు, వేద పండితులు మరియు బ్రాహ్మణ ప్రముఖులతో చర్చించడం జరిగింది. బ్రాహ్మణుల అభివృద్ధికై చేపట్టవలసిన చర్యలలో భాగంగా ముందుగా తొమ్మిదిమంది సభ్యులతో కూడిన కమిటీని వేయడం జరిగింది. అందులో ఐఏఎస్ అధికారి కమీషనర్‌గా, దేవాదాయ ధర్మాదాయ శాఖ అధికారిని సెక్రెటరీగా నియమించడం జరిగింది. అందులో భాగంగా ముందుగా బ్రాహ్మణ సదన్‌ని ఏర్పాటుకు సంకల్పించడం జరిగింది. దానికై హైదరాబాద్‌లో బ్రాహ్మణ సదనం ఏర్పాటు చేయుటకై స్థల సేకరణ జరిగింది (పై పేరా హౌజ్‌కి సమర్పించిన

సమాధానంలో లేదు. గౌరవ మంత్రివర్యులు తాను తీసుకుకొచ్చిన పేపర్‌లో నుండి చదవడం జరిగింది).

శ్రీ పురాణం సతీష్‌కుమార్ : (స్థానికసంస్థలు – ఆదిలాబాద్) అధ్యక్షా, స్వాతంత్ర్యం వచ్చినప్పటి నుండి ఏ ప్రభుత్వాలు గానీ, పార్టీలు గానీ పట్టించుకోలేదు. కానీ, ఈరోజు బ్రాహ్మణుల సంక్షేమానికి పాటుపడుతున్న గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారికి ధన్యవాదాలు తెలియజేసుకుంటున్నాను.

గౌరవ మంత్రివర్యుల సమాధానం విన్న తరువాత బ్రాహ్మణుల పట్ల గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారికి చిత్తశుద్ధి ఎంత ఉందనేది దీనినిబట్టి అర్థం అవుతుంది. అందుకే బ్రాహ్మణ సమాజం మొత్తం కూడా ముఖ్యమంత్రి గారికి ఎళ్లవేలలా ఋణపడి ఉంటారని తెలియజేస్తున్నాను. అవసరం వచ్చినప్పుడు ఈ ప్రభుత్వానికి, గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారికి ఋణం కూడా తీర్చుకుంటారని తెలియజేస్తున్నాను.

హైదరాబాద్‌లోనే కాకుండా జిల్లాల హెడ్ క్వార్టర్స్‌లో కూడా బ్రాహ్మణ సదనాలు ఏర్పాటు చేస్తే అపర కర్మలు చేసుకోడానికి గానీ, ఇతరత్రా సమావేశాలు ఏర్పాటు చేసుకోవడానికి గానీ అనువుగా ఉంటుందని మీద్వారా ప్రభుత్వానికి మనవి చేసుకుంటున్నాను. విదేశాలకు వెళ్లేటువంటి పేద బ్రాహ్మణులకి రూ.20లక్షలు కేటాయించడం జరుగుతుందని బ్రాహ్మణ సమావేశంలో గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారు తెలియజేయడం జరిగింది. ఆ నిధులు బ్రాహ్మణ కార్పొరేషన్ నుండి చేస్తారా? బడ్జెట్‌లో కేటాయిస్తారా అనేది తెలియజేయాలని మీద్వారా ప్రభుత్వాన్ని కోరుతున్నాను.

అలాగే రంగారెడ్డి జిల్లా, శేరిలింగంపల్లి (మండలం), గోపనపల్లి గ్రామంలోని సర్వే నెం.74/పిలో 6 ఎకరాల 10 కుంటల స్థలాన్ని బ్రాహ్మణ సదనానికి కేటాయిస్తామని అన్నారు. కానీ ఆ స్థలం సరిపోదు, కనీసం 10 ఎకరాలైనా కేటాయించాలని మీద్వారా ప్రభుత్వాన్ని కోరుతున్నాను.

శ్రీ ఎన్. రామచంద్రరావు : (పట్టభద్రుల నియోజకవర్గం – మహబూబ్‌నగర్, రంగారెడ్డి మరియు హైదరాబాద్) అధ్యక్షా, బ్రాహ్మణ సంక్షేమానికి కేటాయించిన రూ.100కోట్లు ఇంతవరకు ఖర్చు చేయలేదు. కాబట్టి, వాటిని వచ్చే బడ్జెట్‌కి క్యారీ ఫార్వర్డ్ చేసే ఆలోచన ఏదైనా ఉందా అని మీద్వారా ప్రభుత్వాన్ని కోరుతున్నాను. బ్రాహ్మణ సదన్‌ని నిర్మించబోయే ఆరున్నర ఎకరాల్లో వేదిక్ సెంటర్ కూడా ఏర్పాటు చేస్తే బాగుంటుందనేది ప్రభుత్వానికి సూచిస్తున్నాను.

బ్రాహ్మణుల అభివృద్ధికై చేపట్టవలసిన చర్యలలో భాగంగా ముందుగా తొమ్మిదిమంది సభ్యులతో కూడిన కమిటీని వేయడం జరిగింది. ఆ కమిటీలో శాసనసభ నుండి శాసన పరిషత్తు నుండి మొత్తం నలుగురు సభ్యులే ఉన్నారు. అందులో నన్ను కూడా తీసుకుంటే బాగుండేదని కోరుతున్నాను.

శ్రీ మహమ్మద్ అలీ షబ్బీర్ : అధ్యక్షా, గౌరవ మంత్రివర్యులు చదివిన సమాధానం మొత్తం మాకు అందజేసిన సమాధానం షీట్‌లో లేదు. మాకు అందజేసిన సమాధానం మొదట మంత్రివర్యులు చదివి మిగతా అదనపు సమాచారం వేరే రూపంలో ఇస్తే బాగుండేది. మంత్రి గారు ఇచ్చిన సమాధానం కొంతవరకు కరెక్టే ఉంది. కానీ, మిగతాది మాకు పంపించలేదు. కాబట్టి, మొదట హౌజ్‌కి సమాధానం ఏది ఇచ్చారో అది చదివిన తరువాత అదనపు సమాచారం ఎన్ని పేపర్లయినా చదవచ్చు మాకు అభ్యంతరం లేదు.

శ్రీ ఎ. ఇంద్రకరణ్ రెడ్డి : అధ్యక్షా, నేను చెప్పే సమాధానం పూర్తిగా చెప్పడం జరిగింది.

శ్రీ మహమ్మద్ అలీ షబ్బీర్ : అధ్యక్షా, గౌరవ సభ్యులు శ్రీ ఎన్. రామచంద్ర రావు గారు అడిగినట్లు బ్రాహ్మణ సంక్షేమానికి కేటాయించిన రూ.100కోట్లు ఇంతవరకు ఖర్చు చేయలేదు. కాబట్టి, వాటిని వచ్చే బడ్జెట్‌కి క్యారీ ఫార్వర్డ్ చేసే ఆలోచన ఏదైనా ఉందా అని మీద్వారా ప్రభుత్వాన్ని కోరుతున్నాను.

తెలంగాణ రాష్ట్ర ఆవిర్భావ అనంతరం వివిధ కుల, మతాల అభివృద్ధికై తెలంగాణ రాష్ట్ర ప్రభుత్వం అనేక అభివృద్ధి పనులు చేపట్టిందని అంటున్నారు. గతంలో ట్రైబల్ వెల్ఫేర్ భవనం ఇచ్చారని చెప్పారు. కానీ, దానికి ప్రభుత్వం రూపాయి ఖర్చు పెట్టలేదు దానిమీద స్టే వచ్చింది. శ్రీ జగ్‌జీవన్ రాం భవనం ఇచ్చారు దానికి స్టే వచ్చింది.

మిస్టర్ చైర్మన్: ఎల్ఓపి గారు తరువాత మాట్లాడండి సమయం లేదు. ప్రశ్న నెం.1512.

ప్రభుత్వ ఆసుపత్రులలో అవయవ మార్పిడిల నిర్వహణ

ప్రశ్న నెం.1512 (134)

శ్రీ పాతూరి సుధాకర్ రెడ్డి, ఎం.ఎల్.సి.:- గౌరవనీయులైన వైద్య, ఆరోగ్య శాఖ మంత్రి గారు దయచేసి ఈ క్రింది సమాచారం తెలియజేస్తారా?

(అ) ఉస్మానియా జనరల్ ఆసుపత్రిలో అవయవ మార్పిడి చికిత్సలను నిర్వహిస్తున్న విషయం వాస్తవమేనా?

(ఆ) అయితే, సదరు చికిత్సల సఫలత రేటు వివరాలేమిటి?

(ఇ) రాష్ట్రంలోని ఇతర ప్రధాన ప్రభుత్వ ఆసుపత్రులలో అటువంటి చికిత్సలను చేపట్టే ప్రతిపాదన ఏదైనా ఉందా?

గౌరవనీయులైన వైద్య, ఆరోగ్య శాఖ మంత్రి (డా. సి. లక్ష్మారెడ్డి):- (అ) అవునండీ.

(ఆ) ఉస్మానియా జనరల్ ఆసుపత్రి తెలంగాణలో ఒక ప్రదాన తృతీయ సంరక్షణ సూపర్ స్పెషాలిటీ ఆసుపత్రిగా ఉంది. ఇది తెలంగాణ, ఇతర చుట్టుప్రక్కల రాష్ట్రాల రోగుల అవసరాలను తీరుస్తున్నది.

- ఈరోజు వరకు (508) సజీవ వయోజన మూత్రపిండ మార్పిడిలను నిర్వహించడమయింది.
- 12 సజీవ చిన్న పిల్లల మూత్రపిండ మార్పిడిలు.
- 25 కెడావర్ మూత్రపిండ మార్పిడిలను నిర్వహించడమైంది.
- 1 కెడావర్ మూత్రపిండం, క్లోమ గ్రంధి మార్పిడిని నిర్వహించడమైంది.
- ఒక సంవత్సరం పాటు మనుగడ రేటు 95 శాతం ఉండగా, 5 సంవత్సరాల తరువాత చాలామంది రోగులు మరణించారు.

కాలేయ మార్పిడి :

1 లైవ్ ఆటో ట్రాన్స్‌ప్లాంటేషను నిర్వహించడమయింది.

5 కెడావర్ మార్పిడీలను నిర్వహించడమయింది. ప్రతి కేసులోను 30 రోజుల ఆపరేటివ్ మోర్టాలిటీ ఉన్నాయి.

క్లోమ గ్రంధి మార్పిడి :

- 1 కెడావర్ మూత్రపిండ, క్లోమ గ్రంధి మార్పిడిని నిర్వహించడమయింది. ప్రతీ కేసులోను 30 రోజుల ఆపరేటివ్ మోర్టాలిటీ ఉంటుంది.

(ఇ) అవునండీ.

ప్రభుత్వ ఆసుపత్రులలో (4) నాలుగు గుండె మార్పిడిలను అంటే మూడు నిమ్స్‌లోను, ఒకటి గాంధీ ఆసుపత్రిలోను చేయడమయింది.

4(నాలుగు) కాలేయ మార్పిడిలను హైదరాబాదులోని నిమ్స్ ఆసుపత్రిలో చేయడమయింది.

10.40 ఉ. శ్రీ పాతూరి సుధాకర్ రెడ్డి : (ఉపాధ్యాయ నియోజకవర్గం – మెదక్, నిజామాబాద్, ఆదిలాబాద్ మరియు కరీంనగర్) అధ్యక్షా, ఇంతవరకు ధనిక వర్గాలకు మాత్రమే ఈ ట్రాన్స్‌ప్లాంటేషన్ జరుగుతుండేది. అవయవ మార్పిడి అంటే మాములు విషయం కాదు అధ్యక్షా? కానీ, బీద, మధ్యతరగతి ప్రజలకు మాత్రం ఈరోజున తెలంగాణ రాష్ట్రంలో ఈ విధమైనటువంటి చికిత్సలు ఉస్మానియా జనరల్ ఆసుపత్రిలో జరుగుతున్నాయంటే, ఒక చరిత్రాత్మకమైనటువంటి విషయం. నిజంగా ఎవరూ ఊహించలేదు. తమిళనాడులో, బెంగుళూరులో ఉండే, మధ్య, బీద తరగతి ప్రజలందరూ కూడా ఈరోజున తెలంగాణ రాష్ట్రం వైపు చూస్తున్నారు. కాబట్టి, ఆ రకమైన వైద్యులు మన తెలంగాణ రాష్ట్రంలో ఉండడం ఎంతో గర్వకారణమైనటువంటి విషయం.

ఈరోజున తమరి ద్వారా గౌరవ మంత్రిగారిని నేరుగా రెండే ప్రశ్నలు అడగదలచాను. ఒకటి, ప్రైవేటు ఆసుపత్రులలో ఇటువంటి ట్రాన్స్‌ప్లాంటేషన్ చేస్తే సుమారు రూ.30.00 లక్షల నుంచి రూ.40.00 లక్షల వరకు ఖర్చు అవుతుంది. కాబట్టి, మన దగ్గర ఉస్మానియా, నిమ్స్, గాంధీ ఆసుపత్రులలో కూడా ఈ విధమైన చికిత్సలు చేస్తున్నారు కాబట్టి, సుమారు రూ.10.00 లక్షల వరకు ఖర్చు అయ్యే పరిస్థితి ఉండవచ్చు. ఇవన్నీ కూడా ఆరోగ్యశ్రీ పథకం క్రింద వర్తిస్తాయా? ఎందుకంటే, మాలాంటి వారికి కూడా ఆరోగ్యశ్రీ క్రింద వచ్చినట్లయితే, ఈ ట్రాన్స్‌ప్లాంటేషన్ చేసుకోవడానికి అవకాశం ఉంటుంది. కాబట్టి, ఇది ఆరోగ్యశ్రీ క్రిందకు వస్తుందా, రాదా అనే విషయాన్ని స్పష్టం చేయాలని తమరి ద్వారా గౌరవ మంత్రిగారిని కోరుతున్నాను.

ఒకవేళ ఉస్మానియా ఆసుపత్రిలో కానీ, నిమ్స్‌లో కానీ, గాంధీ ఆసుపత్రిలో కాకుండా, ఇంకా జిల్లా ఆసుత్రులలో కూడా ఇటువంటి మార్పిడి చేసే వైద్యులు ఎవరైనా ఉన్నారా? ఆ విధమైనటువంటి విస్తరణ చేసే కార్యక్రమం ఏమైనా జరిగితే, వాటికి సంబంధించిన వివరాలను తెలియజేయాలని కోరుతున్నాను.

డా. సి. లక్ష్మా రెడ్డి : అధ్యక్షా, గౌరవ సభ్యులు చెప్పినట్లుగా మన ప్రభుత్వ సెక్టారులో ఆసుపత్రులలో మంచి నిష్ణాతులైన, సుశిక్షితులైన డాక్టర్లు ఉన్నారు. మన ఆసియాలోనే మొట్టమొదటి ఆటో లివర్ ట్రాన్స్‌ఫ్లాంటేషన్‌ను ఉస్మానియా ఆసుపత్రిలో విజయవంతంగా చేయడం జరిగింది. ఈ సందర్భంగా ఆ డాక్టర్ల టీం అంతటికీ కూడా సభ ద్వారా అభినందనలను తెలియజేస్తున్నాను.

అట్లాగే, ఇటువంటి ట్రాన్స్‌ప్లాంటేషన్లు కేవలం డబ్బు ఉన్న వారికే ఎక్కువగా జరిగేవి. ఇప్పుడు బీద ప్రజలకు కూడా ప్రభుత్వ సెక్టారులో చేయడానికి అన్ని రకాలైన కార్యక్రమాలను చేయడం జరుగుతోంది. ప్రైవేటు ఆసుపత్రులలో చేయించుకుంటున్న వారికి ఆరోగ్యశ్రీ ద్వారా చేయించే అవకాశం ఉందా అని సభ్యులు అడిగారు. ఇప్పటికే ఈ కార్యక్రమాన్ని ఆరోగ్యశ్రీలో చేర్చడం జరిగింది. దాదాపుగా రూ.10.50 లక్షలు వారికి ఇస్తున్నాము. ఇప్పటికే కొన్ని కేసులను చేశాము. ఇక ఉస్మానియా ఆసుపత్రిలో ఫర్దర్‌గా ఈ లైవ్ ట్రాన్స్‌ప్లాంటేషన్ సర్జరీలు కూడా అంటే, గతంలో లివర్ వరకే సర్జరీలు చేయడం జరిగింది.

భవిష్యత్తులో లైవ్ ట్రాన్స్‌ప్లాంటేషన్ సర్జరీ చేయడానికి కూడా అన్ని రకాల సదుపాయాలను కల్పిస్తున్నాము. ఆ ఆపరేషన్ థియేటర్లన్నింటిని కూడా మాడ్యులర్ థియేటర్లుగా ఇంప్లిమెంటేషన్ చేస్తున్నాము. దాంతో, వచ్చే రెండు, మూడు నెలల్లో ఉస్మానియా ఆసుపత్రిలో ఈ లైవ్ లివర్ ట్రాన్స్‌ప్లాంటేషన్ సర్జరీ చేయడానికి అవకాశం ఏర్పడుతుంది.

అలాగే, వీటితోపాటు ఉపయోగించే లైఫ్ సేవింగ్ డ్రగ్స్ ఏవైతే ఉన్నాయో, అవి కూడా చాలా కాస్ట్‌లీగా ఉంటాయి. గతంలో వీటికి డబ్బులు కేటాయించలేదు. ఈ ప్రభుత్వం అధికారంలోకి వచ్చిన తరువాత, ట్రాన్స్‌ప్లాంటేషన్ సర్జరీ అయిన తరువాత, బీద ప్రజలకు లైఫ్ సేవింగ్ డ్రగ్స్‌ను కూడా ఉచితంగా అందించే ప్రయత్నం చేస్తుంది. తప్పనిసరిగా ఈ మందులను ప్రభుత్వ ఆసుపత్రులలో ఇవ్వడం జరుగుతుంది. పూర్తిస్థాయిలో వీటిని అభివృద్ధి చేస్తాము. వీటితోబాటు ఉస్మానియా, గాంధీ, నిమ్స్‌తోపాటు రాష్ట్రంలోని మిగతా ముఖ్యమైన ఆసుపత్రులలో కూడా ఇటువంటి ఆపరేషన్లు చేయడానికి ప్రయత్నాలు చేస్తున్నాము.

రాష్ట్రంలో మానసిక వైకల్యం కేసులు

ప్రశ్న నెం.1768 (135)

శ్రీ ఉల్లోళ్ళ గంగాధర గౌడ్, ఎం.ఎల్.సి.:- గౌరవనీయులైన వైద్య, ఆరోగ్య శాఖ మంత్రిగారు దయచేసి ఈ క్రింది సమాచారం తెలియజేస్తారా?

(అ) రాష్ట్రంలోని పిల్లలు మానసిక వైకల్యం, గాయిటర్‌తో బాధపడుతున్న అనేక కేసులు నమోదైన విషయం వాస్తవమేనా?

(ఆ) ఈ వ్యాధికి కారణం అయోడిన్ లోపం అనే విషయం కూడా వాస్తవమేనా?

(ఇ) అయితే, ఈ విషయంలో తీసుకుంటున్న చర్యలేమిటి?

గౌరవనీయులైన వైద్య, ఆరోగ్య శాఖ మంత్రి (డా. సి. లక్ష్మారెడ్డి):- (అ) అవునండీ.

రాష్ట్రంలో 06-12 సంవత్సరాల వయస్సు గల పిల్లలకు సంబంధించి నమోదైన గాయిటర్ కేసులు ఈ క్రింది విధంగా ఉన్నాయి.

సర్వే చేసిన నివేదిక : 10800 మంది పిల్లలను సర్వే చేయడమయింది.

గ్రేడ్ – 1: 395 (3.65 శాతం)

గ్రేడ్ – 2: 198 (1.83 శాతం)

(ఆ) అవునండీ.

(ఇ) అయోడిన్ లోపం, గాయిటర్‌కు సంబంధించి :

- సర్వేలను నిర్వహించి, రాష్ట్ర ఐడిడి సెల్ ద్వారా ఉప్పు నమూనాలను పరీక్షించడమయింది.
- అయోడిన్ లోపం రుగ్మతలపై చెడు ప్రభావాల గురించి ఎఎన్ఎంలు, ఆశా వర్కర్లకు శిక్షణ నివ్వడమవుతున్నది.
- అయోడిన్ లోపం రుగ్మతలను నివారించడానికి అయోడైజ్డ్ ఉప్పు వినియోగం గురించి గర్భవతులు, పాలిచ్చే తల్లులకు అవగాహన కల్పించడమవుతున్నది.
- ఈ విషయంలో ఐడిడి సర్వేలను నిర్వహించి, సర్వేలు, సమాచార విద్య, కమ్యూనికేషన్ (ఐఇసి), బిహేవియర్ కమ్యూనికేషన్ ఛేంజ్ (బిసిసి) ద్వారా అవగాహన కార్యక్రమాన్ని నిర్వహించడమవుతున్నది.
- ప్రజా పంపిణీ వ్యవస్థ ద్వారా అయోడైజ్డ్ ఉప్పును సరఫరా చేయడానికి పౌరసరఫరాల శాఖతో సమన్వయం.
- ఈ కార్యక్రమం క్రింద ఉప్పు ఉత్పత్తి, పర్యవేక్షణపై రాష్ట్ర, జిల్లా స్థాయిలలో హెల్త్, ఫుడ్ మరియు డ్రగ్ ఇన్‌స్పెక్టర్లకు శిక్షణ నివ్వడం.

శ్రీ ఉల్లోళ్ళ గంగాధర్ గౌడ్: (శాసనసభ నియోజకవర్గం) అధ్యక్షా, దేశంలో 2011 జనాభా లెక్కల ప్రకారం దాదాపు రెండు కోట్ల మంది ప్రజలు తెలంగాణ రాష్ట్రంలో ఉన్నారు. రూరల్ డెవలప్‌మెంట్ వారి ద్వారా మరియు సెర్ప్ ద్వారా సర్వే చేయిస్తే మన తెలంగాణ జిల్లాలో దాదాపు 5 లక్షల పైన ప్రజలు ఉన్నారు. అయోడిన్ లోపం వల్లనే జరుగుతోంది. ఉప్పును తయారు చేసే సంస్థలు ఏవైతే ఉన్నాయో, అవన్నీ కల్తీ కలిగిన ఉప్పును బజారులో అమ్ముతున్నారు. అయోడిన్ ఉన్న ఉప్పును మనం ప్రోత్సహిస్తే బాగుంటుంది. తద్వారా అయోడిన్ లోపంతో అంగవైకల్యం కూడా వస్తోంది. వాటన్నింటిని నివారించడానికి అవకాశం ఉంటుంది. మానసికవైకల్యం గల పిల్లలకు ప్రైవేటులో కొన్ని పాఠశాలలు ఉన్నాయి కానీ, ప్రభుత్వపరంగా పాఠశాలలు లేనటువంటి పరిస్థితి ఉన్నది.

తమ ద్వారా గౌరవ మంత్రిగారిని అడిగేదేమిటంటే, ప్రభుత్వ రంగంలో కూడా మానసిక వైకల్యం గల పిల్లలకు పాఠశాలలను ఏర్పాటు చేస్తే బాగుంటుంది. ఎందుకంటే, ఒకసారి మానసికవైకల్యం వచ్చిందంటే, అక్కడున్న తల్లిదండ్రుల బాధ మొదలైనవన్నీ కనిపిస్తాయి. ప్రస్తుతం తెలంగాణ రాష్ట్రం వచ్చింది కాబట్టి, ఈ ప్రభుత్వం అటువంటి వారికి సంబంధించి తగిన చర్యలు తీసుకుని,

అన్ని వర్గాల ప్రజలకు తగిన వసతులు కల్పిస్తున్న సమయంలో ఇటువంటి అంగవైకల్యం కలిగే పిల్లలు పుట్టకుండా ముందస్తుగానే వాటిని నిరోధించడానికి బడ్జెట్‌లో కొంత సొమ్మును కేటాయించాలని కోరుతున్నాను.

అదేవిధంగా, మానసిక వికలాంగులైన పిల్లలకు పాఠశాలలను కూడా పెడితే వారు తిరిగి మంచివారుగా తయారవడానికి ఆస్కారం ఉంటుంది. ఆ విధమైన చర్యలు ప్రభుత్వం తీసుకోవాలని తమరి ద్వారా గౌరవ మంత్రిగారిని కోరుతున్నాను.

డా. సి. లక్ష్మా రెడ్డి : అధ్యక్షా, గౌరవ సభ్యులు చెప్పినట్లుగా ఈ మానసిక వికలాంగత అనేది కేవలం అయోడిన్ లోపం వల్ల మాత్రమే రాలేదు. ఈ అయోడిన్ లోపం వల్ల కొద్ది శాతం మాత్రమే వచ్చే అవకాశం ఉంటుంది. అయినా సరే ఈ అయోడిన్ లోపాన్ని నివారించడానికి శాఖాపరంగా పూర్తి చర్యలు చేపడుతున్నాం. పుట్టిన పిల్లలకు రాకుండా ఉండడానికి గర్భవతులకు మందులను సరఫరా చేయడమే కాకుండా, వారిలో అవగాహనను కూడా కల్పించే ప్రయత్నాలు చేస్తున్నాము. దానితోపాటు, గర్భిణీ స్త్రీలు బలవర్ధకమైన ఆహారాన్ని తీసుకునే విధంగా ప్రభుత్వ పరంగా తగిన ఏర్పాట్లు కూడా చేయడం జరిగింది. అయోడిన్ ఉప్పును ప్రభుత్వ ఆసుపత్రులలో అందించే విధంగా ఇప్పటికే అన్ని చర్యలు చేపట్టడం జరిగింది.

దాంతోపాటుగా, పాఠశాలలకు వెళ్ళే పిల్లల కోసం కేంద్రప్రభుత్వం ఆర్బీఎస్ అనే ఒకపథకాన్ని తీసుకొచ్చింది. ఆ పథకం ద్వారా పాఠశాలల్లోని పిల్లలకు తరచుగా ఆరోగ్య పరీక్షలు చేసి, వారిలో ఉన్న మిగతా రుగ్మతలను కూడా గుర్తించి, వెంటనే వారికి ట్రీట్‌మెంట్ కూడా చేస్తున్నాము. అలాగే మన రాష్ట్ర ప్రభుత్వ పరంగానూ, మన శాఖా పరంగాను ఒక నిర్ణయాన్ని తీసుకోవడం జరిగింది. అంతేగాకుండా, బర్త్ డిఫెక్ట్ రిజిస్ట్రేషన్‌ను కూడా మేము తప్పనిసరిగా రిజిస్టర్ చేయాలి. ఎందుకంటే, అప్పుడే పుట్టిన పిల్లలకు పుట్టుకతోనే కొన్ని రోగాలు ఉండే అవకాశం ఉంటుంది. అవి వారికి తెలియక, ఆ పిల్లలు పెరిగిన తరువాత, ఇంకా అవి ఎక్కువయ్యి, ట్రీట్‌మెంట్లు చేయలేని పరిస్థితి ఏర్పడుతుంది. అటువంటి వారి పరంగా కూడా ఈ బర్త్ డిఫెక్ట్ రిజిస్ట్రేషన్లను తప్పనిసరిగాను, చట్టరీత్యా చేస్తున్నాము కాబట్టి, పుట్టిన పిల్లలలో ఉండే లోపాలను వెంటనే గుర్తించి అందుకు అనుగుణంగా ట్రీట్‌మెంట్ చేయడానికి అవకాశం ఉంటుంది. ఎందుకంటే, పుట్టిన వెంటనే వారికి ట్రీట్‌మెంట్ చేసినట్లయితే, నూరుశాతం మెరుగవడానికి అవకాశం ఉంటుంది.

పిల్లలు పెరిగిన తరువాత ట్రీట్‌మెంట్ చేయలేకపోతాము కాబట్టి, ఆ రకంగా ప్రభుత్వం పుట్టిన పిల్లలకు బర్త్ డిఫెక్ట్ రిజిస్ట్రేషన్ అనే కార్యక్రమాన్ని కూడా చేపడుతున్నది. అంతేగాకుండా, తల్లిదండ్రులలో కూడా అవగాహనా కార్యక్రమాలను కూడా కలిగించే ఏర్పాట్లు చేస్తున్నాము. భవిష్యత్తులో ఇటువంటి ఇబ్బందులు తలెత్తకుండా ఉండడానికి ప్రయత్నం చేస్తున్నాము. అదేవిధంగా వికలాంగులైన పిల్లలకోసం ప్రభుత్వ పరంగా కొన్ని పాఠశాలలను కూడా ఏర్పాటు చేసే ప్రయత్నం చేస్తున్నాము. అవే కాకుండా, వాటిని ఇంకా బలోపేతం చేసే ప్రయత్నం కూడా చేస్తామని తమరి ద్వారా గౌరవ సభ్యులకు తెలియజేస్తున్నాను.

జైళ్ల శాఖచే పెట్రోలు బంకుల నిర్వహణ

ప్రశ్న నెం.1733 (136)

శ్రీ ఎన్. రామచంద్రరావు, ఎం.ఎల్.సి.:– గౌరవనీయులైన హోం శాఖ మంత్రి గారు దయచేసి ఈ క్రింది సమాచారం తెలియజేస్తారా?

(అ) రాష్ట్రంలో జైళ్ళ శాఖ నిర్వహిస్తున్న పెట్రోలు బంక్‌ల వివరాలేమిటి?

(ఆ) సదరు పెట్రోలు బంకులను నేరస్తులు నిర్వహిస్తున్న విషయం కూడా వాస్తవమేనా?

(ఇ) అయితే, ఈ విషయంలో తీసుకుంటున్న భద్రతా చర్యల వివరాలు ఏమిటి?

(ఈ) సదరు పెట్రోలు బంకులలో నగదు రహిత లావాదేవీల విధానాన్ని అమలు చేయడమవుతున్నదా?

గౌరవనీయులైన హోం శాఖ మంత్రి (శ్రీ నాయిని నర్సింహా రెడ్డి):– (అ) జైళ్ళ శాఖ హైదరాబాదు, వరంగల్, చర్లపల్లి, ఉప్పల్, నల్గొండ, మహబూబ్‌నగర్ వద్ద ఆరు పెట్రోలు బంకులను నిర్వహిస్తున్నది.

(ఆ) అవునండీ.

(ఇ) పెట్రోలు బంకులలో నియుక్తులైన నేరస్తులందరినీ, జైళ్ళలో వారి ప్రవర్తన ఆధారంగా ఒక కమిటీ ఎంపిక చేసింది. అంతేకాక, సిసి టీవీల నిఘా క్రింద సదరు పెట్రోలు బంకులలో రేయింబగళ్ళు భద్రతా ఏర్పాట్లను చేయడమయింది. డిప్యూటీ జైలరు, హెడ్ వార్డర్, వార్డర్లు రీటైల్ అవుట్‌లెట్ల భద్రతా నిర్వహణలను చేపడతారు.

(ఈ) ఖాతాదారుల నగదు రహిత లావాదేవీల కోసం స్వైపింగ్ మిషన్ల (పిఒఎస్)ను వినియోగించడమవుతున్నది. ఇ–వాలెట్లు, పేటిఎంలను ఏర్పాటు చేయడమవుతున్నది.

శ్రీ ఎన్. రామచంద్ర రావు : అధ్యక్షా, ఈ జైళ్ళ వ్యవస్థ అనేది ఒక రిఫార్మేటరీ వ్యవస్థ. ఎందుకంటే, ఇందులో మనిషికి పనిష్‌మెంట్లు

ఇచ్చేదానిలో వాళ్ళు మారడానికి అవకాశం ఉంటుంది. ఇందులో ఓపెన్ జైళ్ళల్లో ఉన్నటువంటి ఒక పెట్రోలు బంకులు ప్రారంభించడమనేది సంతోషకరం. అలాగే, జైళ్ళల్లో ఉండే వారికి కూడా కన్వియన్స్‌కు సంబంధించి బయట ప్రపంచంతో ఒక మంచి జీవితం గడపడానికి కూడా అవకాశం ఉంటుంది.

ఈ పెట్రోలు బంకుల ద్వారా వచ్చిన లాభాలను ఖైదీల సంక్షేమం కోసం ఏమైనా పెడుతున్నారా? ఎటువంటి క్యాటగిరీస్ ఆఫ్ ప్రిజన్స్ అంటే ఈ జైలు జీవితం చివరలో ఉన్న వారినా లేక చాలామంది పారిపోతున్న వారికి సంబంధించా, లేక ఖైదీలకు సంబంధించి ఎటువంటి వారిని ఈ పెట్రోలు బంకులలో నియమిస్తున్నారు? ఎవరెవరిని ఎన్నుకుంటున్నారు? రాబోయే రోజులలో ఎక్కడెక్కడ ఈ పెట్రోలు బంకులను ఏర్పాటు చేస్తున్నారు? ఎందుకంటే, ఇంకా పెట్రోలు బంకులు పెట్టే ప్రతిపాదనలు ఉన్నాయని నేను ఒకచోట చూశాను. ప్రభుత్వం దగ్గర ఎన్ని ప్రతిపాదనలు ఉన్నాయి? వీటన్నింటి గురించి గౌరవ మంత్రిగారు తెలియజేయవలసిందిగా తమరి ద్వారా కోరుతున్నాను.

డా. పల్లా రాజేశ్వర్ రెడ్డి : (పట్టభద్రుల నియోజకవర్గం – వరంగల్, ఖమ్మం మరియు నల్గొండ) అధ్యక్షా, ఇప్పుడు మన తెలంగాణలో ఉన్న జైళ్ళల్లో కొన్ని సంస్కరణలు తీసుకువచ్చినట్లు మరియు పరిశ్రమల ద్వారా కూడా జైళ్ళల్లో ఉండే వారి ఆదాయం పెరిగినట్లు తెలిసింది. ఈ ఆదాయ వ్యయాల వివరాలు ఏమైనా ఉన్నాయా? ఈ పెట్రోలు బంకులకు సంబంధించి గానీ, పరిశ్రమలకు సంబంధించిన ఆదాయాలు గానీ ఏమైనా ఉన్నాయా? అలాగే, జైళ్ళల్లో ఉండే ఖైదీల మరణాలు కూడా కొంతవరకు తగ్గినట్లు వార్తలు వచ్చాయి. నిజంగా తగ్గాయా? లేకపోతే ఏమిటనే సమాచారం గౌరవ మంత్రిగారి వద్ద ఏమైనా ఉన్నదా? ఎందుకంటే, జైళ్ళల్లో ఉండే ఖైదీలు అనేక రకాలైన వస్తువులు తయారుచేస్తున్నారు. ఆ వస్తువులను అమ్మడం గానీ, లేకపోతే వాటికి సంబంధించి అదనంగా ఏమైనా చర్యలు తీసుకుంటున్నారా? వీటి గురించి తెలియజేయాలని తమరి ద్వారా గౌరవ మంత్రిగారిని కోరుతున్నాను.

శ్రీ నాయిని నర్సింహా రెడ్డి : అధ్యక్షా, గౌరవ ముఖ్యమంత్రి శ్రీ కల్వకుంట్ల చంద్ర శేఖర్ రావు గారి నాయకత్వంలో జైళ్ళల్లో ఎన్నో సంస్కరణలను తీసుకురావడం జరిగింది. ఇది అందరికీ తెలుసు. ఎందుకంటే, పలు సంస్కరణలు, అభివృద్ధి కార్యక్రమాలను ఈ ప్రభుత్వం చేపట్టింది. ఖైదీలను సంస్కరించి, వారు విడుదలైన తరువాత, ప్రధాన జన జీవన స్రవంతిలో కలిసేందుకు సహకరించి, వారి కాళ్ళపై వాళ్ళు నిలబడడానికి అనేక చర్యలు తీసుకుంటున్నాము. ఖైదీలను సేఫ్ కస్టడీలలో ఉంచడము, వారికి మంచి భోజనం, బట్టలు, వైద్యం, ఇతర మౌలిక వసతులను కల్పించడానికి మరియు వారి సంక్షేమానికి అనేక చర్యలను ఈ ప్రభుత్వం తీసుకుంటోంది.

తెలంగాణ రాష్ట్రంలోని జైళ్ళలో ప్రభుత్వం కల్పిస్తున్న సౌకర్యాలు, సదుపాయాలు దేశంలోనే అత్యున్నతంగా ఉన్నాయి. ఇప్పుడున్న జైళ్ళు పూర్వం జైళ్ళు ఉన్నట్లుగా మురికి కూపాలు లాగా కాకుండా, సంస్కరణల నిలయాలుగా ఉన్నాయి. ఇవన్నీ మన రాష్ట్రంలోని జైళ్ళను సందర్శించిన వివిధ నాయకులు, ఉన్నతాధికారులు ఈ విషయాన్ని వెల్లడించారు. ఈ మధ్యనే తీహార్ జైలు అధికారులు, ఇతరులు చర్లపల్లి జైలును సందర్శించి, తీహార్ జైలు కన్నా చాలా బాగుందని, ఇక్కడ సదుపాయాలు చాలా బాగున్నాయని ప్రశంసించడం జరిగింది.

జైళ్ళల్లో స్టీలు ఫర్నీచర్, కార్పెట్లు, దుప్పట్లు, సబ్బులు, ఫినాయిలు తయారు చేయడం, టైలరింగ్, గార్మెంట్లు తదితర వస్తువుల తయారీలో శిక్షణనిస్తున్నాము. గౌరవ సభ్యులు కూడా జైళ్ళల్లో తయారయ్యే వివిధ ఉత్పత్తులను కొనుగోలు చేసి, జైళ్ళ శాఖ ప్రభుత్వానికి ఆదాయం పెంచగలరని తమరి ద్వారా కోరుతున్నాను. ఈ మధ్యనే మన ముఖ్యమంత్రి గారి నియోజకవర్గం నుంచి దాదాపు రెండు కోట్ల రూపాయల వరకు ఆర్డర్ వచ్చింది. మేము పాఠశాలల్లో బెంచీలు మొదలైనవి తయారు చేయడానికి వాటిని కూడా సప్లయ్ చేస్తున్నాము. ఇంకా ఎక్కడెక్కడ ఎవరైనా స్కూలు బెంలు, కుర్చీలు కావాలంటే వాటిని కూడా మేము తయారు చేయడానికి సిద్ధంగా ఉన్నాము.

జైళ్ళ శాఖ ఆధ్వర్యంలో మొత్తం ఆరు పెట్రోలు బంకులు నిర్వహించడం జరుగుతోంది. వీటిల్లో ఐదు బంకులు ప్రభుత్వ శాఖలకు చెందిన భూములలో నడుస్తుంటే, ఒకటి ఉప్పల్‌లోని ప్రైవేటు స్థలంలో ఉన్నది. ఈ ఐదు పెట్రోలు బంకులలో జైళ్ళల్లో శిక్షలు అనుభవిస్తున్న ఖైదీలను వినియోగిస్తూ, ఉప్పల్ పెట్రోలు బంకులో విడుదలైన ఖైదీలను వినియోగించి, వారికి జీవనోపాధిని కల్పిస్తున్నాము. ఈ పెట్రోలు బంకులలో పనిచేసే ఖైదీలకు ఖైదీల కమిటీ సెలెక్షన్ చేస్తుంది. హీనమైన నేర చరిత్ర ఉన్నవారిని అనగా టెర్రరిస్టులను, మావోయిస్టులను ఇతరులను ఈ పనికొరకు తీసుకోవడం జరగదు. ఎక్కువ కాలం శిక్షను అనుభవించి, సత్ప్రవర్తన కలిగిన ఖైదీలను మాత్రమే నియమిస్తున్నాము.

ఈ పెట్రోలు బంకులలో కొలత, నాణ్యత, ఖచ్చితంగా ఉండడం వల్ల, ఈ బంకులు విజయవంతంగా నడుస్తుండడమే కాకుండా, సర్వత్రా ప్రశంసలు అందుతున్నాయి. జైళ్ళ పరిశ్రమల

ఆదాయం 2014వ సంవత్సరంలో దాదాపు రూ.3.00 కోట్ల వరకు ఉండగా, 2016వ సంవత్సరంలో దాదాపు రూ.7.00 కోట్లకు పైగా, అంటే 100 శాతం పైగా ఆదాయాలు పెరిగాయి. ఈ పెట్రోలు బంకుల నిర్వహణ ద్వారా 2014వ సంవత్సరంలో దాదాపు రూ.2.83 కోట్లు, , 2015వ సంవత్సరంలో రూ.4.15 కోట్లు, 2016వ సంవత్సరంలో రూ.5.16 కోట్ల ఆదాయం వచ్చింది.

ఇంకా వివిధ జైళ్ళ దగ్గర ఉండే పెట్రోలు బంకులను నియమించడానికి తగిన చర్యలు తీసుకుంటున్నాము. ప్రస్తుతం తీసుకున్న వివిధ చర్యల వల్ల డాక్టర్లు, డెప్యుటేషన్‌లో ఉండే వివిధ ఖైదీల మరణాలు కూడా గణనీయంగా తగ్గాయి. 2013వ సంవత్సరంలో 53 మంది, 2014వ సంవత్సరంలో 56 మంది, 2015వ సంవత్సరంలో 32 మంది మరణించగా, 2016లో 24 మంది చనిపోయారు. వీరిలో ఎక్కువ మంది బయట ఆసుపత్రులలో చనిపోయిన వారే ఉన్నారు. జైలు లోపల ఉన్న ఆసుపత్రిలో ఏ ఖైదీ కూడా మరణించలేదు.

నిజానికి, ఇక్కడ వేకెన్సీ డాక్టరు పోస్టులుంటే, నేను మంత్రి లక్ష్మారెడ్డి గారితోను, డిఎంఎస్‌తో మాట్లాడి, డెప్యుటేషన్ల మీద ఆయా జైళ్ళలోని ఆసుపత్రులలో డాక్టర్లను నియమించడం కూడా జరిగిందని నేను మనవి చేస్తున్నాను. 2016వ సంవత్సరంలో జైలులోని వారికి విద్యను అందించడం ద్వారా మొత్తం 68,000 ఖైదీలను అక్షరాస్యులుగా మార్చాము. హరితహారం ద్వారా దాదాపు రెండు లక్షలకు పైగా మొక్కలను నాటి, నిర్దేశించిన దానికంటే కూడా 300 శాతం అధికంగా సాధించామని చెప్పడానికి మేము గర్వపడుతున్నాము.

11.00 ఉ. నేను కూడా ఈ జైళ్లశాఖను చాలా సార్లు తనిఖీ చేసాను. వారికి న్యాయ పరంగా వచ్చే భోజన వసతులు అందేలా చూస్తున్నాము. ఖైదీ జైలు నుంచి బయటకి పోయే వరకు సంతకం చేసి, పేపర్ చదివేంతటి స్టాండర్స్ ఉండే విధంగా వారిని తయారు చేస్తున్నాము. అందులో వారికి యోగా, ఎక్సర్‌సైజులు వంటి మంచి కార్యక్రమాలతోపాటు ఆ ఖైదీల ప్రవర్తనలో మంచి మార్పులు తీసుకురావడానికి ప్రయత్నిస్తున్నాము. నేను కూడా చాలాసార్లు ఉద్యమాల సమయంలో జైళ్ళకు వెళ్ళాను. తెలంగాణ ఉద్యమ సమయంలో దాదాపు 30 సార్లు నేను జైలుకు వెళ్ళాను. అది కాకుండా, ఎమర్జెన్సీ సమయంలో నన్ను చంచలగూడ జైల్లో 18 నెలలు ఉంచడం జరిగింది. అందువల్ల నాకు జైళ్ళ మీద ఉన్న ఇంట్రెస్టుతోటి ఈ జైళ్ళ శాఖను పునరుద్ధరించే ప్రయత్నం చేస్తున్నాము. ఖైదీల సంక్షేమానికి సంబంధించి ప్రిజన్ డెవలప్‌మెంట్ బోర్డుకు కూడా ఈ ఆదాయం వెళుతుంది. అది వారికోసం ఖర్చు చేయడం జరుగుతుంది.

రంగారెడ్డి జిల్లాలోని ఫిరంగి నాలా ఆధునికీకరణ

ప్రశ్న నెం.1750(137)

శ్రీ పట్నం నరేందర్ రెడ్డి, ఎం.ఎల్.సి.:-గౌరవనీయులైన సాగునీటి శాఖ మంత్రి గారు దయచేసి ఈ క్రింది సమాచారం తెలియజేస్తారా:

(అ) రంగారెడ్డి జిల్లాలో షాబాదు నుండి ఇబ్రహీంపట్నం పెద్ద చెరువు వరకు ఉన్న ఫిరంగి నాలాను ఆధునీకరించి, విస్తరింప చేసే ప్రతిపాదన ఏదైనా ఉందా?

(ఆ) ఫిరంగి కాలువ వెంబడి గల భూమి ఆక్రమణకు గురైన విషయం వాస్తవమేనా?

(ఇ) అయితే, సదరు ఆక్రమణదారులపై తీసుకున్న చర్య ఏమిటి?

గౌ. సాగునీరు, మార్కెటింగు, శాసన వ్యవహారాల శాఖ మంత్రి (శ్రీ టి. హరీష్‌రావు):- (అ) లేదండీ.

(ఆ) అవునండీ.

(ఇ) కొన్ని నిర్దిష్ట కేసులలో క్రిమినల్ కేసులను దాఖలు చేయడమయింది. ఈ కాలువ వ్యవసాయ క్షేత్రాల నుండి మరియు అధిక జనసాంద్రత కలిగిన పట్టణ ప్రాంతాలైన శంషాబాదు, సరూర్‌నగర్, ఇబ్రహీంపట్నం మండలాల గుండా వెళుతున్నదని గమనించడమయింది. 1908వ సంవత్సరం నుండి ఈ కాలువ వినియోగంలో లేకుండా పోయినందువల్ల ఆక్రమణలు జరిగాయి మరియు ఈ విషయం సర్వే ఆఫ్ ఇండియా వారి టోపో షీట్లలో కూడా నమోదు అయింది.

శ్రీ పట్నం నరేందర్ రెడ్డి: (స్థానికసంస్థలు – రంగారెడ్డి) అధ్యక్షా, తెలంగాణ రాష్ట్రం ఏర్పడిన తరువాత మిషన్ కాకతీయ కార్యక్రమం భారత దేశంలో ఏ రాష్ట్రంలో లేని విధంగా ఇతర రాష్ట్రాల ప్రజలు వచ్చి మన రాష్ట్రంలో చూసే విధంగా మన ముఖ్యమంత్రి శ్రీ కల్వకుంట్ల చంద్రశేఖర రావుగారు ఈ కార్యక్రమాన్ని ఏర్పాటు చేశారు. దానిలో మన నీటిపారుదల శాఖ మంత్రి శ్రీ టి. హరీష్‌రావుగారి నేతృత్వంలో ఎప్పటికప్పుడు పకడ్బందీగా అన్ని కార్యక్రమాలను అమలు చేసుకుంటూ వచ్చారు. అందులో భాగంగానే చెరువులను పునరుద్ధరించుకోవడం, ఫీడర్ ఛానళ్ళను ఏర్పాటు చేశారు. ఈ సంవత్సరం కూడా బాగా వర్షాలు పడి, గత 10, 15 సంవత్సరాల నుంచి ఎప్పుడూ నిండని చెరువులు కూడా ఈ సంవత్సరం మిషన్

కాకతీయ పనుల వలన నిండు కుండల్లాగా ఉన్నాయి. రైతులందరూ చాలా సంతోషంగా ఉన్నారు.

అందులో భాగంగానే దాదాపు 100 సంవత్సరాల చరిత్ర కలిగిన ఫిరంగి నాలా ఇది. అప్పటి నిజాం ప్రభుత్వం 1872వ సంవత్సరంలో ఫ్రెంచి ఇంజనీరింగ్ రంగ నిపుణులతో ఫిరంగి నాలాను నిర్మించారు. ఆ ఫిరంగి నాలా షాబాద్ మండలం నుంచి దాదాపు 45 గొలుసుకట్టు చెరువులను నింపుకుంటూ దాదాపు 150 గ్రామాల ద్వారా ఇబ్రహీంపట్నం పెద్ద చెరువు వరకు దాదాపు 85కి.మీ. పొడవునా ఆ నాలా విస్తరించి ఉన్నది. వాటి ద్వారా ఇబ్రహీంపట్నం పెద్ద చెరువు నిండితే, దాదాపు 3,600 ఎకరాల ఆయకట్టుకు గతంలో నీరు ఇచ్చేవారు. తద్వారా చుట్టుపక్కల 50కి.మీ. వరకు భూగర్భ నీటిమట్టం పెరిగేది. అలాంటి ఈ ఫిరంగి నాలా అక్రమాలకు, కబ్జాలకు గురయింది. ఆ నాలాలకు సంబంధించి ప్రభుత్వ పరంగా సర్వే చేయించి, ఎక్కడైతే కబ్జాలు ఉన్నాయో, వాటిని తొలగించి, దానికి నిధులు ఇచ్చి, పెద్ద ఎత్తున మిషన్ కాకతీయ కార్యక్రమాలను ఏ విధంగా చేపడుతున్నారో, ఆ విధంగానే ఈ నాలాకు సంబంధించి కూడా తగిన నిధులు ఇచ్చి ఈ ఫిరంగి నాలాను పునరుద్ధరించాలని తమ ద్వారా గౌరవ మంత్రివర్యులను కోరుతున్నాను.

శ్రీ కచ్చె ప్రభాకర్ (నామినేటెడ్) అధ్యక్షా, గౌరవ సభ్యులు అడిగిన ప్రశ్నకు కొనసాగింపుగానే ఇబ్రహీంపట్నం చెరువు వరకు ఆ ఫిరంగి నాలా వస్తుంది. దానికి కొనసాగింపుగా ఏమో నల్గొండ జిల్లాలోని మల్కాపురం, దండుమైలారం ప్రాంతాల వరకు వెడుతుంది. నాలా పైన ఏ విధంగా ఆక్రమణ జరిగిందో, నాలా చివర వరకు ఆ కాలువ అంతా ఆక్రమణకు గురయింది. ఆ ఆక్రమణలను తొలగించి, నాలాని పునరుద్ధరించే అవకాశం ఏమైనా ఉందా? అసలు అటువంటి ప్రతిపాదన ఏమైనా ప్రభుత్వం వద్ద ఉందా? ఒకవేళ ఆ కార్యక్రమాలను చేసినట్లయితే, మా నియోజక వర్గంలోని వెనకబడ్డ ప్రాంతమైన మునుగోడు ప్రాంతంలోని చౌటుప్పల్ మండలానికి ఉపయోగపడుతుంది కాబట్టి, తమ ద్వారా ప్రభుత్వానికి తెలియజేస్తున్నాను. అదే విధంగా ఈ విషయాన్ని గౌరవ మంత్రిగారిని నోట్ చేసుకుని పరిశీలించవలసిందిగా తమ ద్వారా కోరుతున్నాను.

శ్రీ టి. హరీష్‌రావు : అధ్యక్షా, ఇబ్రహీం పట్నం చెరువు అనేది చాలా ప్రశస్తమైనటువంటిది. అది మీకు కూడా తెలుసు. ఆర్థిక శాఖ మంత్రిగారు కూడా ఆ విషయమే చెబుతున్నారు. ఆ చెరువు నిండితే దాదాపు 50 కి.మీ.లు నల్గొండ జిల్లా వరకు భూగర్భ జలాలు ఎక్కువగా ఉంటాయని అన్నారు. ఇది కొంచెం ఇంపార్టెంట్ క్వశ్చన్. దీని గురించి గౌరవ సభ్యులకు కూడా కొంత అవగాహన కల్పించవలసిన అవసరం ఉంది.

అధ్యక్షా, ఈ ఫిరంగి నాలాకు సంబంధించి ఇబ్రహీంపట్నం పెద్ద చెరువు నింపడం కోసం, ఒకవంద క్యూసెక్కుల నీటిని తీసుకురావడం కోసం 1868వ సంవత్సరంలో ప్రారంభమై, 1872వ సంవత్సరంలో పూర్తయ్యి, 1877వ సంవత్సరం నుంచి ఆ నాలా వినియోగంలోకి రావడం జరిగింది. అయితే, ఇబ్రహీంపట్నం పెద్ద చెరువు నింపడానికి రెండు మార్గాలు ఉన్నాయి. అందులో ఒకటి ఫిరంగి నాలా అయితే, ఇంకొకటి ఎలిమినేడు వాగు. ఈ రెండూ కూడా ఇబ్రహీం పట్నం చెరువులోకి నీళ్ళు తెచ్చేటటువంటి వాగులు.

అయితే, ఈ ఫిరంగి కాలువ 1877వ సంవత్సరంలో ప్రారంభమైన తరువాత, 1908వ సంవత్సరంలో విపరీతమైన వరదలు వచ్చి, ఈశా నదికి ఈ నీటిని మళ్ళించడానికి చందనవల్లి గ్రామం షాబాద్ మండలం మీదుగా ఒక ఆనకట్ట కట్టారు. చందనవల్లి గ్రామం వద్ద ఈశా నది మీద కట్టిన ఆనకట్ట ద్వారా నీటిని ఈ ఫిరంగి కాలువ ద్వారా తీసుకురావడం వలన దాదాపు 100 క్యూసెక్కుల నీరు ఈ ఇబ్రహీంపట్నం చెరువు వరకు వచ్చాయి.

అయితే, 1877వ సంవత్సరంలో వినియోగంలోకి వచ్చిన ఈ ఫిరంగి నాలా 1907వ సంవత్సరంలో విపరీతమైన వరదలు రావడం వలన, ఈ చందనవల్లి గ్రామం దగ్గర కట్టిన ఆనకట్ట కొట్టుకుపోయింది. అలా కొట్టుకుపోయిన తరువాత, అప్పటి నిజాం నవాబు గారు మోక్ష గుండం విశ్వేశ్వరయ్యగారిని సంప్రదించి దీనిని ఏం చేయవచ్చో ఆలోచించి చెప్పమని కోరారు. అప్పుడు 1908వ సంవత్సరంలో మోక్షగుండం విశ్వేశ్వరయ్య గారు ఒక ప్రతిపాదన తెచ్చారు. వారు ఇచ్చిన ప్రతిపాదన ఏమిటంటే, ఈ చందనవల్లి గ్రామంలో తెగిపోయిన ఆనకట్టను మళ్ళీ బాగుచేయమని అనకుండా, దిగువన ఉన్న 15వ కిలోమీటరు దగ్గర హిమాయత్ సాగర్‌ను కట్టాలని ఆ రోజుల్లో శ్రీ మోక్షగుండం విశ్వేశ్వరయ్య గారు ప్రతిపాదనలు చేశారు. అప్పటి నిజాం నవాబు శ్రీ మోక్షగుండం విశ్వేశ్వరయ్య గారు ఇచ్చిన ప్రతిపాదనల ప్రకారంగా, హిమాయత్ సాగర్ ప్రాజెక్టును కట్టారు.

ఆ ప్రాజెక్టు కట్టినప్పుడు ఆనాటి ఉద్దేశాలు ఏమిటంటే, వరదలు వచ్చినప్పుడు హైదరాబాదు నగరాన్ని వరదల నుంచి రక్షించడానికి హిమాయత్ సాగర్ ప్రాజెక్టును నిర్మించారు. వాస్తవానికి హిమాయత్ సాగర్‌కు మూడు టిఎంసిల నీటి సామర్థ్యం ఉన్నా, వరదలు అంత రావు. అయితే, ఎప్పుడన్నా అధికంగా వరదలు వచ్చినప్పుడు కూడా హిమాయత్ సాగర్‌లో నీరు ఆగి, హైదరాబాదు నగర ప్రజలకు ఇబ్బందులు రావద్దనే ఉద్దేశంతో ఆ రోజుల్లోనే హిమాయత్ సాగర్ ప్రాజెక్టును కట్టారు.

అయితే, అప్పుడే వంద యేళ్ళ క్రిందనే ఏం జరిగింది? ఈ ఫిరంగి కాల్వను రిఫంత్ కాలువ క్రింద ప్రకటించి, ఆ ఫిరంగి కాలువకు సంబంధించి చందన కట్టు ఆనకట్టను మరమ్మత్తులు చేయకుండా నీరు మొత్తం హిమాయత్ సాగర్‌కు వెళ్ళేట్లుగా ఆ రోజుల్లోనే ప్రాజెక్టును కట్టడం జరిగింది. అయితే, ఈ వంద సంవత్సరాల కాలంలో ఏం జరిగిందంటే, ఆ ఫిరంగి కాలువ పరిధిలో ఆక్రమణలు, కబ్జాలు జరిగాయి.

ఇది కేవలం ఒక రోజులో జరిగింది కాదు, వంద సంవత్సరాల నుంచి జరుగుతున్నది. ఇప్పుడు ఆ కాలువ మొత్తం కూడా నాదర్‌గూల్, శంషాబాద్, బాలాపూర్, సరూర్ నగర్ మొత్తం అంతా అర్బనైజేషన్ అయిపోయి, అన్నీ ఇళ్ళు ఉన్న పరిస్థితులుగా ఉన్నాయి. ఈ ఆక్రమణలు దాదాపు వంద యేళ్ళ నుంచే మొదలయినాయి. దీనికి ప్రత్యామ్నాయం ఏమిటి? వంద సంవత్సరాల నుంచి ఉన్న పరిస్థితులు ఏమిటి? ఇబ్రహీంపట్నం చెరువును నింపడానికి ఈ ఫిరంగి కాలువ కేవలం 100 క్యూసెక్కుల నీటిని తెస్తుంది. ఎలిమినేడు వాగు ఇంకా ఎక్కువ నీటిని తీసుకువస్తుంది.

గౌరవ ముఖ్యమంత్రి శ్రీ కల్వకుంట్ల చంద్రశేఖర రావుగారు ఇబ్రహీంపట్నం వెళ్ళినప్పుడు అక్కడ ఎం.ఎల్.ఎ. శ్రీ కిషన్ రెడ్డి గారు ముఖ్యమంత్రిగారిని కలిసి మా ఇబ్రహీంపట్నం చెరువును పూర్తి స్థాయిలో మరమ్మత్తులు చేయాలని అందుకు తగ్గ నిధులు కావాలని కోరితే, ముఖ్యమంత్రిగారి ఆదేశాల మేరకు వెంటనే రూ.14.22కోట్లను తక్షణమే ఇబ్రహీంపట్నం చెరువుకు మంజూరు చేశాము. ఈ డబ్బులలో దాదాపు రూ.13 కోట్లకు పైగా, ఎలిమినేడు వాగుకు సంబంధించి అంటే, రూ.13.79 కోట్లతో మనం ఎలిమినేడు వాగును పూర్తిస్థాయిలో మరమ్మత్తులు చేసి నీళ్ళు తెస్తున్నాము. సాధారణంగా మనం ఫీడర్ ఛానళ్ళను మరమ్మత్తులు చేస్తూ ఉంటాము.

మొట్టమొదటిసారిగా ఈ తెలంగాణ ప్రభుత్వం అధికారంలోకి వచ్చిన తరువాత, ఇబ్రహీం పట్నం చెరువు యొక్క ప్రాశస్త్యాన్ని, దాని ప్రాముఖ్యతను గుర్తించిన ఈ తెలంగాణ ప్రభుత్వం మొత్తం వాగునంతటిని స్ట్రీమ్‌లైన్ చేసి, ప్రతి చుక్క నీరు చెరువులోకి వచ్చేవిధంగానే ఈ రూ.13.79కోట్లను మంజూరు చేశాము. మరి ఫిరంగి కాలువను ఏం చేయాలి? అప్పుడే అది ఏమయిపోయిందంటే, 1908వ సంవత్సరంలోనే ఇందాక నేను చెప్పినట్లుగా సర్వే ఆఫ్ ఇండియా మాప్స్‌లో చూసినట్లుగా ఎప్పుడో 1956వ సంవత్సరంలో ప్రచురించిన ఆ మాప్స్‌లో డిఫంక్ట్ కెనాల్ అని ఆ మ్యాపులలో కూడా చాలా స్పష్టంగా కనపడుతూ ఉంటుంది.

తెలంగాణ ప్రభుత్వం వచ్చిన తరువాత, దానిని కూడా కాపాడాలనే ఉద్దేశంతో మేము ప్రయత్నాలు చేస్తున్నాం. దానిలో భాగంగానే మనకు రెండు ఇష్యూలు ఉన్నాయి. అందులో ఒకటి చందనవల్లి గ్రామంలోనే ఆనకట్టను కట్టి, పూర్తి చేద్దామంటే హిమాయత్‌సాగర్‌కు చుక్క నీరు రాదు. ఇన్ని వర్షాలు పడ్డా హిమాయత్‌సాగర్‌కు పూర్తిగా నీరు రాలేదు. ఇప్పుడు చందనవల్లి ఆనకట్టను తిరిగి మరమ్మతు చేసి, ఫిరంగి కాలువ ద్వారా నీళ్ళను తెస్తే, ఆ వచ్చే ఒక టిఎంసి నీరు కూడా హిమాయత్‌సాగర్‌కు రాదు. దానివల్ల అది పూర్తిగా ఎండిపోయే ప్రమాదం ఉంది. వాటివలన అక్కడ ఇళ్ళు, కాలువ ఆనవాలు కూడా లేకుండా ఉండే పరిస్థితి వస్తుంది.

అయినా కూడా దానిని ప్రొటెక్ట్ చేసి, ముందుకు తీసుకువెళ్ళే ప్రయత్నాన్ని ప్రభుత్వం చేస్తోంది. అంతేగాకుండా, వాటిపైన చాలావరకు క్రిమినల్ కేసులు పెడితే, అక్కడి ప్రజలు కోర్టుకు కూడా వెళ్ళి స్టే తీసుకువచ్చారు. ప్రస్తుతం అవి వివిధ స్థాయిలలో వివిధ కోర్టులలో అనేక కేసులు ఉన్నాయి. అయితే, తెలంగాణ ప్రభుత్వం వచ్చిన తరువాత, పరిస్థితి ఏమి కనపడిందంటే, కొంత డిస్టెన్స్ అంటే 16 కిలోమీటర్లు మాత్రం అంటే 67వ కిలోమీటరు నుంచి 87వ కిలోమీటరు వరకు ఆ నాలా కబ్జాకాకుండా ఉంది. చివరికి దానినన్నా కాపాడదామని చెప్పి, దానికి సంబంధించి మేము దాదాపు రూ.43 లక్షలను కేటాయించి, ఆ 16 కిలోమీటర్ల ఫిరంగి కాలువకు మరమ్మత్తులు చేసి, రెస్టోర్ చేసే ప్రయత్నం చేస్తున్నాము. ఇంక ఆ పై భాగాన్ని ఏమి చేయాలి? ఎటిలీస్ట్ కాలువ రాకపోయినా, లోకల్ స్ట్రీముల ద్వారా పడ్డ వర్షపు నీరు అయినా వచ్చేందుకు అవకాశం ఉంటుంది కనుక, దానిని ప్రొటెక్ట్ చేయడం కోసం ప్రభుత్వం అన్ని రకాలుగా ప్రయత్నం చేస్తుందని తమ ద్వారా గౌరవ సభ్యులకు తెలియజేస్తున్నాను.

అధ్యక్షా, మరొక అంశం కూడా గౌరవ సభ్యులకు తెలియవలసిన అవసరం ఉంది. ఈ ఫిరంగి కాలువ వందేళ్ళ క్రమంలో ఏమయిపోయిందంటే, ఒకచోట 67వ కిలోమీటరు దగ్గర ఓఆర్ఆర్ (ఔటర్ రింగ్‌రోడ్డు) వచ్చింది. దానికేమి పెట్టలేదు, రోడ్డు వేసేశారు, దాంతో అది క్లోజ్ అయిపోయింది. అక్కడితో ఆ ఫిరంగి కాలువ కట్ అయిపోయి, నీళ్ళు క్రిందకి వచ్చే పరిస్థితి లేదు. మూడు చోట్ల బెంగుళూరు జాతీయ రహదారి క్రాస్ అవుతోంది. రెండుచోట్ల రాజేంద్ర నగర్ మండలంలో క్రాస్ అవుతోంది. మరొకటి శంషాబాద్ మండలంలో క్రాస్ అవుతోంది. ఈ మూడు చోట్ల క్రాస్ అయ్యే క్రమంలో ఫిరంగి కాలువకు పెట్టవలసిన వెంట్స్ ఏర్పాటు చేయకపోవడం వల్ల అవకాశం పోయింది.

ఒకటి అవుటర్ రింగ్ రోడ్డు, మూడు చోట్ల జాతీయ రహదారి, మిగిలిన చోట్ల ఇళ్ళు ఉన్నాయి. మొత్తం మీద ఈ ఫిరంగి కాలువ పరిస్థితి ఇలా ఉంది. మొత్తం 100 క్యూసెక్కుల నీరు వచ్చినా కూడా ఇబ్రహీంపట్నం చెరువులో అంత నీరు వచ్చే పరిస్థితి లేదు. అయినా ఆ చెరువుకు నీరు తెచ్చే ప్రయత్నం చేద్దామంటే హిమాయత్ సాగర్‌కు నీరు అందకపోయే ప్రమాదం ఉంది. ఇటువంటి పరిస్థితులలో ఆ చెరువుకు ప్రధానంగా నీరు అందించే ఎలిమినేడు వాగును రూ.13.79 కోట్లతో దానిని పూర్తిస్థాయిలో నిర్మాణం చేస్తున్నాము. ఈ సంవత్సరం జూన్ మాసం లోపల ఆ పనిని పూర్తిచేసి, ఎలిమినేడు వాగు ద్వారా ప్రతి చుక్క నీరు ఇబ్రహీంపట్నం చెరువుకు వచ్చే విధంగా ప్రయత్నం చేస్తాము.

ఇదేకాకుండా గౌరవ సభ్యులు శ్రీ కర్నె ప్రభాకర్ గారు చెప్పినట్లుగా ఈ రోజున కరవు ప్రాంతాలైన మునుగోడు, దేవరకొండ నియోజక వర్గాలకి నీరు తేవడానికి దిండి ఎత్తిపోతల పథకాన్ని కూడా ప్రారంభించాము. ఈ పథకం ద్వారా ఇంకా దగ్గరగా నీళ్ళు వస్తాయి కనుక, ఆ నీటిని ఇబ్రహీంపట్నం నియోజకవర్గానికి కూడా తీసుకువచ్చే ప్రయత్నం చేస్తున్నాము. అదేవిధంగా, మహేశ్వరం ప్రాంతం కూడా చాలా కరవు ప్రాంతం. ఆ ప్రాంతాలలో ఒక చిన్న లిఫ్ట్ ఏదైనా పెట్టి, ఈ పెద్ద చెరువును నింపాలి. ఇబ్రహీంపట్నంలోని మంచాల మొదలైన ప్రాంతాలకు నీరును తెచ్చే ఆలోచన ప్రభుత్వ పరిశీలనలో ఉంది. దానికి ఇంజనీర్లు సర్వే చేస్తున్నారు. కాబట్టి, ఈ ప్రభుత్వం ఇటు ఎలిమినేడు వాగును బాగుచేసుకోవడంతో పాటు లిఫ్ట్ ఇరిగేషన్ ద్వారా కృష్ణా నది నీటిని తీసుకువచ్చి, శాశ్వతంగా ఈ ప్రాంతంలో కరవును నివారించే విధంగా మరియు ఇబ్రహీంపట్నం పెద్ద చెరువును నింపేవిధంగా కూడా ప్రభుత్వం పరిశీలిస్తుందని చెప్పి తమ ద్వారా గౌరవసభ్యులకు తెలియజేస్తున్నాను.

ప్రభుత్వ ఆసుపత్రుల నిర్వహణ

ప్రశ్న నెం.1489(138)

శ్రీ డా॥ ఆర్. భూపతి రెడ్డి, ఎం.ఎల్.సి.:– గౌరవనీయులైన వైద్య, ఆరోగ్య శాఖ మంత్రిగారు దయచేసి ఈ క్రింది సమాచారం తెలియజేస్తారా:

(అ) ప్రభుత్వ ఆసుపత్రులలో పారిశుద్ధ్యం, నిర్వహణలు అతి పెద్ద సమస్యలుగా మారిన విషయం వాస్తవమేనా?

(ఆ) అయితే, ఇట్టిపరిస్థితిని మెరుగుపర్చడానికి తీసుకుంటున్న చర్యలేమిటి?

(ఇ) ప్రభుత్వ ఆసుపత్రుల నిర్వహణను ప్రయివేటీకరణ చేయాలనే ప్రతిపాదన ఏదైనా ఉందా?

(ఈ) అయితే, ఆ వివరాలు ఏమిటి?

గౌరవనీయులైన ఆరోగ్య, వైద్య, కుటుంబ సంక్షేమ శాఖ మంత్రి (డా. సి. లక్ష్మారెడ్డి):– (అ) అవునండీ. నిర్వహణ కోసం నెల ఒక్కంటికి ప్రతి పడకకు రూ.5,000/-ల మంజూరును ప్రభుత్వం క్రియాశీలకంగా పరిశీలిస్తున్నది.

(ఆ) రోగి సంరక్షణ, పారిశుద్ధ్యం, భద్రత, కీటకాల నియంత్రణతో పాటు "ఏకీకృత ఆసుపత్రుల సదుపాయ నిర్వహణ సేవలు" అనే పేరు గల కొత్త విధానం క్రియాశీలక పరిశీలనలో ఉంది.

(ఇ) లేదండీ.

(ఈ) ఈ ప్రశ్న ఉత్పన్నం కాదు.

డా॥ ఆర్. భూపతి రెడ్డి: (స్థానిక సంస్థలు – నిజామాబాద్) అధ్యక్షా, ప్రయివేటు ఆసుపత్రులకు దీటుగా ప్రభుత్వ ఆసుపత్రులను కూడా అభివృద్ధి చేయాలి. ప్రతి పేషెంటు కూడా ప్రభుత్వ ఆసుపత్రులకే వెళ్ళాలి. అంతకు ముందు ఒక నానుడి ఉండేది అది – "నేను ప్రభుత్వ ఆసుపత్రికి రాను" అని. ఇప్పుడు ప్రభుత్వ ఆసుపత్రులకే వెళ్ళాలనే పరిస్థితులలో ప్రభుత్వం పెద్దఎత్తున ఆసుపత్రిలో సిబ్బంది నియామకం, ఎక్విప్‌మెంట్‌ను కొనుగోలు చేయడంతోపాటు అతి ముఖ్యమైన మరొక అంశం పారిశుద్ధ్య నిర్వహణ కార్యక్రమాలను చేపట్టాలి. నేను ఒక 10 మందితో కలసి మాట్లాడి సర్వే చేశాను. వారిని ఎందుకు ప్రభుత్వ ఆసుపత్రులకు వెళ్ళరని అడిగితే, అందులో నలుగురు అక్కడ హెల్త్ సర్వీసెస్ బాగుండలేదని, ఆరుగురేమో అక్కడ పరిస్థితులు, వాతావరణం, పరిశుభ్రత, పారిశుద్ధ్యం బాగా లేవని చెపుతున్నారు.

అధ్యక్షా, నేనేది ఏమిటంటే, ప్రభుత్వ రంగంలోని ఆసుపత్రుల నిర్వహణ కోసం టెండర్లను పిలిచారు. బొంబాయికి సంబంధించి వాళ్ళు గంపగుత్తగా టెండర్లు వేస్తున్నారు. వాటి నిర్వహణను ఆసుపత్రి సూపరింటెండెంట్లకు అప్పచెపుతున్నారు. శుభ్రత చేసేవారు 100 మందిని పెట్టవలసిన చోట 50 మందిని మాత్రమే నియమిస్తున్నారు. అలా నియమించిన వారికి కనీస జీతాలు కూడా చెల్లించడం లేదు. ఈ పరిస్థితి దాదాపు అన్ని ఆసుపత్రులలో ఉంది. ఆసుపత్రులలో పెద్ద ఎత్తున ఖర్చు పెట్టి, హైలీ క్వాలిఫైడ్ డాక్టర్లను పెట్టి, లేటెస్ట్ ఎక్విప్‌మెంట్లను కూడా ఏర్పాటు చేస్తున్నామని గౌరవ మంత్రిగారు చెప్పారు. ప్రస్తుతం మనం ఆర్గాన్ ట్రాన్స్‌ప్లాంటేషన్ చేసే పరిస్థితులలో కూడా ఉన్నాం కాబట్టి, ఆసుపత్రి పరిసరాల్లో మరియు వాటి చుట్టుప్రక్కల అంటే హౌస్‌కీపింగ్, బెడ్ క్లీనింగ్, ఫ్లోర్ కీపింగ్, పారిశుద్ధ్యం మొదలైనవన్నీ పరిశుభ్రంగా ఉండాలి.

అలాగే, పారిశుద్ధ్యానికి సంబంధించి ప్యూర్ క్వాలిటీ డ్రగ్స్ ప్రొవైడ్ చేసినట్లు ఈ టెండర్ విధానం పెట్టి, ఆ పద్ధతి తెలియని వారికి టెండర్లను ఇస్తున్నారు. కాబట్టి, అటువంటి పద్ధతిని మార్చి, ప్రైవేటు ఆసుపత్రులలో ఏ విధంగా శుభ్రం చేస్తున్నారో అదే విధానాన్ని ప్రభుత్వ ఆసుపత్రులలో ఏర్పాటు చేయాలని తమ ద్వారా ప్రభుత్వాన్ని కోరుతున్నాను. ప్రస్తుతం మన తెలంగాణ ప్రభుత్వం అధికారంలోకి వచ్చిన తరువాత, ప్రభుత్వ ఆసుపత్రులలో చేసే ఆపరేషన్లు సమర్థవంతంగా చేస్తున్నారు. అలాగే ఇన్‌పేషెంట్లు, అవుట్ పేషెంట్ల సంఖ్య కూడా పెరిగింది. అదేవిధంగా, చాలా ప్రైమరీ హెల్త్ సెంటర్లలో చాలా ప్రాంతాలలో పారిశుద్ధ్య పరిశుభ్రత ఏ మాత్రం బావుండలేదు. వారిని అడిగితే, వాటి మెయింటెనెన్సుకు డబ్బులు లేవని చెపుతున్నారు. ఆ పనులను మండల పరిషత్తుల వాళ్ళకు అప్పచెప్పారు. వాళ్ళు కూడా చేయించడం లేదు. అలాగే, గ్రామ పంచాయతీలకు అప్పచెప్పినా వాళ్ళు కూడా చేయడం లేదు. ఈ విషయాలకు సంబంధించి గౌరవ మంత్రిగారు వివరించవలసిందిగా తమరి ద్వారా కోరుతున్నాను.

అంతేగాకుండా, తమిళనాడు ప్రాంతానికి తెలంగాణ రాష్ట్రం నుంచి ఈ మధ్యనే ఒక టీం వెళ్ళినట్లుగా తెలిసింది. ఆ టీం వాళ్ళు ఏమన్నా రికమెండేషన్లు ఇచ్చారా? ఇస్తే, ప్రభుత్వం వాటిని అమలు చేసే ఆలోచనలో ఉన్నదా? వాటిని అమలు చేస్తే, ఆ వివరాలను తెలియజేయాలని తమ ద్వారా గౌరవ మంత్రిగారిని కోరుతున్నాను.

డా. సి. లక్ష్మారెడ్డి: అధ్యక్షా, గౌరవ సభ్యులు చెప్పినట్లుగా, గతంలో పరిశుభ్రతకు సంబంధించిన పాలసీలో కొన్ని ఇబ్బందులున్న మాట వాస్తవం. ఇప్పటికే వాటికి సంబంధించి ఉమ్మడి రాష్ట్రంలో టెండర్లను పిలవడం జరిగింది. దాని అమలుకు ఇంకా కొంత సమయం ఉంది. అయితే, ప్రస్తుతం ఆ సమయం కూడా అయిపోవస్తోంది. ఆ తరువాత మనం క్రొత్త పాలసీని ఏదైతే తీసుకురావడం జరిగిందో, దానిని అమలులోకి తెచ్చి, ఆ టెండరు బాధ్యతలను కూడా జిల్లా కలెక్టర్లకే అప్పచెపుతున్నాము. తద్వారా అవన్నీ పకడ్బందీగా అమలు చేసే అవకాశం కనపడుతోంది. ఇంతకు ముందు ఎస్ఎఫ్‌టి ఇంత అని చెల్లింపులు ఉండేవి. ఇప్పుడు వాటిని మార్చి బెడ్‌కు కేటాయింపులు చేయడం జరిగింది. ఆ ప్రకారం గతంలో నిధులు ఒక బెడ్‌కి సంబంధించి రూ.2,500 మాత్రమే ఉండేది. ఇప్పుడు వాటిని రూ.5,000లకు పెంచడం జరిగింది. ఇప్పుడు క్రొత్తగా ఈ-పేషెంట్ కేర్ సర్వీసులను కూడా ఇందులో ఇన్‌క్లూడ్ చేస్తున్నాము. దానితో మెరుగైన సేవలు అందించడానికి అవకాశం ఉంటుంది. అదేవిధంగా పేషెంట్లకు సంబంధించి మరియు శానిటేషన్లలో కూడా ఇంకా మార్పులు తీసుకువచ్చే అవకాశం ఉంది. ఆ పాలసీనీ ఈ మధ్యనే ఆర్థికశాఖ వారు కూడా క్లియర్ చేశారు. త్వరలోనే వాటికి సంబంధించిన టెండర్లను పిలిచి, పూర్తిస్థాయిలో శానిటేషన్ విధానాన్ని అమలుపరచడం జరుగుతుంది.

అంతేగాకుండా, అధ్యక్షా, గౌరవ సభ్యులు చెప్పినట్లుగా ప్రైమరీ హెల్త్ సెంటర్లకు సంబంధించి తగిన చర్యలు తీసుకుంటాము. అంతేగాకుండా, కొత్తగా జిల్లాలు ఏర్పడిన తరువాత, అందరితో ఒకసారి సమావేశాన్ని ఏర్పాటు చేసి, ఖచ్చితంగా అన్ని పిహెచ్‌సిలను మెరుగుపరచాలని నిర్ణయం తీసుకోవడం జరిగింది. వాటికి నిధులను కూడా కేటాయించడం జరిగింది. ఆల్‌రెడీ పిహెచ్‌సిలలో గతంలో ఉన్న నిధులను కూడా వాళ్ళు ఖర్చుపెట్టలేని పరిస్థితులలో ఉన్నారు. అయితే, వారికి కూడా కొన్ని ఇన్‌స్ట్రక్షన్లను ఇవ్వడం జరిగింది. రెండు నెలలలో పూర్తిస్థాయిలో పిహెచ్‌సిలు అన్నీ కూడా శానిటేషన్, సివిల్‌వర్క్స్, ఎక్విప్‌మెంట్లు కానీ, ఇతరత్రా ఏవైనా అన్ని పనులను కూడా త్వరితగతిన సప్లయ్ చేయడం జరుగుతుంది. ఇప్పుడు 1, 2 నెలలో పూర్తి స్థాయిలో అప్‌గ్రేడ్ అవుతాయి. వీటి పని తీరును త్వరగా మెరుగుపరుస్తామని తెలియజేస్తున్నాను. అలాగే, తమిళనాడు రాష్ట్రానికి కూడా ఈ మధ్యనే మన రాష్ట్రం తరఫున ఒక బృందం పరిశీలనకు వెళ్ళి రావడం జరిగింది. వాళ్ళు కూడా కొన్ని సూచనలు చేశారు. వాటిని కూడా త్వరలోనే అమలులోకి తీసుకురావడం జరుగుతుంది.

పౌర సరఫరాల శాఖచే పెట్రోలు బంకుల నిర్వహణ

ప్రశ్న నెం.1737 (139)

శ్రీ నారదాసు లక్ష్మణ రావు, ఎం.ఎల్.సి.:- గౌరవనీయులైన ఆర్థిక, ప్రణాళిక & పౌర సరఫరాల శాఖ మంత్రి గారు దయచేసి ఈ క్రింది సమాచారం తెలియజేస్తారా;

(అ) హైదరాబాదు నగరంలో పౌర సరఫరాల శాఖ నిర్వహిస్తున్న పెట్రోలు బంకుల వివరాలేమిటి?

(ఆ) రాష్ట్రమంతటా వాటిని ఏర్పాటు చేసే ప్రతిపాదన ఏదైనా ఉందా?

(ఇ) అయితే, ఎప్పటిలోగా వాటిని ఏర్పాటు చేయడమవుతుంది?

గౌ. ఆర్థిక, ప్రణాళిక, చిన్న మొత్తాల పొదుపు, రాష్ట్రలాటరీలు, వినియోగదారు వ్యవహారాలు, లీగల్ మెట్రాలజీ & పౌర సరఫరాల శాఖ మంత్రి (శ్రీ ఈటల రాజేందర్):- (అ) హైదరాబాదు నగరంలో

తెలంగాణ పౌర సరఫరాల సంస్థ నిర్వహిస్తున్న పెట్రోలు బంకుల వివరాలు ఈ క్రింది విధంగా ఉన్నాయి.

వరుస సంఖ్య	జిల్లా పేరు	అవుట్‌లెట్ పేరు	ఆయిల్ మార్కెటింగ్ కంపెనీ పేరు
1.	హైదరాబాదు	సచివాలయం	హెచ్‌పిసిఎల్
2.	హైదరాబాదు	ఎల్.బి.నగర్	హెచ్‌పిసిఎల్
3.	రంగారెడ్డి	హఫీజ్‌పేట	ఐఒసిఎల్

(ఆ) రాష్ట్రమంతటా కొత్త పెట్రోలు బంకులను ఏర్పాటు చేసే ప్రతిపాదనలు ఏవీ లేవు.

(ఇ) ఈ ప్రశ్న ఉత్పన్నం కాదు.

11.20 ఉ. శ్రీ నారదాసు లక్ష్మణరావు: (స్థానికసంస్థలు – కరీంనగర్) అధ్యక్షా, టిఆర్ఎస్ ప్రభుత్వం సివిల్‌సప్లైస్ శాఖ ఆధ్వర్యంలో పెట్రోల్ బంకులు నిర్వహించడం అనేది మంచి ఆలోచన. ఇది అభినందనీయమైన విషయం. అక్కడ దొరికే పెట్రోలు నాణ్యమైనది, కల్తీలేనిది కావడం కూడా ఎక్కువ సంఖ్యలో వినియోగదారులు ప్రభుత్వ పెట్రోల్ బంకుల పట్ల ఆదరణ చూపుతున్నారు. హైదరాబాద్‌లో మూడు చోట్ల ఇటువంటి పెట్రోల్ బంకులు ఉన్నాయి. అందులో ఒకటి సెక్రటేరియట్ దగ్గర ఉంది. అక్కడ రద్దీ చాలా ఎక్కువగా ఉంటుంది. అక్కడ స్వైపింగ్ మిషన్ పెట్టలేదు. చిల్లర సమస్య పరిష్కరించాలంటే ఇటువంటి స్వైపింగ్ మిషన్ చాలా అవసరం. కాబట్టి అన్ని పెట్రోల్ బంకుల్లో కూడా ఈ విధంగా స్వైపింగ్ మిషన్లు చేయవలసి ఉంటుంది.

అదే విధంగా రాష్ట్రంలో కొత్త పెట్రోల్ బంకులు ఏర్పాటు చేసే ప్రతిపాదన ఏదీ లేదని మంత్రిగారు సాఫ్ సీదాగా చెప్పేశారు. ప్రస్తుతం మనకు 31 జిల్లాలు ఉన్నాయి. ముందస్తుగా కనీసం 10 జిల్లాల్లో ప్రభుత్వ ఆధ్వర్యంలో ఈ పెట్రోల్ బంకులు ఏర్పాటు చేస్తే బాగుంటుంది. ఎందుకంటే నగరంలో ఈ పథకం విజయవంతమైంది. వినియోగదారులకు అనుకూలంగా, లాభదాయకంగా ఉంది. ముఖ్యంగా వరంగల్, ఖమ్మం, కరీంనగర్, నిజామాబాద్ వంటి జిల్లాలకు మొదటి విడతలో ఈ సౌకర్యం విస్తరించినట్లయితే బాగుంటుందని మీ ద్వారా గౌరవ మంత్రిగారికి విజ్ఞప్తి చేస్తున్నాను.

శ్రీ ఈటల రాజేందర్: అధ్యక్షా, గౌరవ సభ్యులు ప్రజల అవసరం గురించి చెప్పారు. అది వాస్తవం కూడా. ప్రభుత్వ పెట్రోల్ బంకుల్లో కల్తీ ఉండదు, కొలత కూడా బాగుంటుందనేది యదార్థం. మనకు ప్రస్తుతం 31 జిల్లాలు ఉన్నాయి కాబట్టి, ప్రభుత్వపరమైన భూములు అందుబాటులో ఉన్నట్లయితే తప్పకుండా ఆలోచన చేస్తామని తమరి ద్వారా విజ్ఞప్తి చేస్తున్నాను. అంతేకాకుండా, రాష్ట్రంలో ఉన్న అన్ని పెట్రోల్ బంకుల్లో, దాదాపు 2,000 స్వైపింగ్ మిషన్లు పెట్టించే కార్యక్రమం ఈ ప్రభుత్వం చేపడుతుందని మీ ద్వారా మనవి చేస్తున్నాను.

ఎం.ఎన్.జె. క్యాన్సర్ ఆసుపత్రిచే రేడియేషన్ పరికరం కొనుగోలు

ప్రశ్న నెం.1401(140)

సర్వశ్రీ పొంగులేటి సుధాకర్ రెడ్డి, మహమ్మద్ అలీ షబ్బీర్, ఎం. రంగారెడ్డి, ఎం.ఎల్.సి.లు:– గౌరవనీయులైన వైద్య & ఆరోగ్య శాఖ మంత్రిగారు దయచేసి ఈ క్రింది సమాచారం తెలియజేస్తారా:

(అ) ఎం.ఎన్.జే. క్యాన్సర్ ఆసుపత్రి ఆటమిక్ ఎనర్జీ రెగ్యులేటరీ బోర్డు నుండి అనుమతి పొందకుండా, రూ.22 కోట్లకు రేడియేషన్ మెషిన్‌ను ఇటీవలే కొనుగోలు చేసిన విషయం వాస్తవమేనా;

(ఆ) అయితే, ఈ విషయంలో ప్రభుత్వం తీసుకున్న చర్య ఏమిటి?

గౌరవనీయులైన వైద్య, ఆరోగ్య శాఖ మంత్రి (డా. సి. లక్ష్మా రెడ్డి):– (అ) లేదండీ. ఎం.ఎన్.జె. ఇన్‌స్టిట్యూట్ ఆఫ్ ఆంకాలజీ & రీజినల్‌క్యాన్సర్ సెంటర్, మెసర్స్ వెరియన్‌మెడికల్‌సిస్టం ఐజిఆర్‌టితో రూ.14,51,19,000/-ల విలువ గల రేడియేషన్ మెషిన్ హై ఎనర్జీ లైనర్ యాక్సిలేటర్‌ను కొనుగోలు చేసింది. ఈ సంస్థ 20-07-2015 తేదీ గల అనుమతి నెం. ఏఇఆర్‌బి/415/ ఎన్ఓసి– ఆర్ఎస్‌డి/ ఆర్‌టి– డిస్పై–901/ 2015/4066 ద్వారా రేడియేషన్ మెషిన్‌ను కొనుగోలు చేయడానికి ఆటోమిక్ ఎనర్జీ రెగ్యులేటరీ బోర్డు అనుమతిని పొందింది.

(ఆ) ఈ ప్రశ్న ఉత్పన్నం కాదు.

శ్రీ పొంగులేటి సుధాకర్ రెడ్డి: (శాసనసభ నియోజకవర్గం) అధ్యక్షా, ఎం. ఎన్.జె. క్యాన్సర్ ఆసుపత్రి ఆటమిక్ ఎనర్జీ రెగ్యులేటరీ బోర్డు అనుమతి పొందిన విషయంలో కాంట్రడిక్షన్లు ఉన్నాయి. ఈ విషయంలో జరిగిన అవకతవకల గురించి ఒక ఎంక్వైరీ రిపోర్టు ఉంది. ఈ పరికరాన్ని True beam అంటారు. అడ్వాన్స్ టెక్నాలజీతో ట్రీట్‌మెంట్ ఇస్తారు. కార్పొరేట్ ఆసుపత్రులలో ట్రీట్‌మెంట్ కొరకు ఉపయోగించే ఎక్విప్‌మెంట్ ఇది. ఆటమిక్ ఎనర్జీ రెగ్యులేటరీ బోర్డు అనుమతి పొందకుండా ఈ పరికరాన్ని ఏర్పాటు చేసే అవకాశం లేదు. ఈ పరికరాన్ని సప్లై చేసిన సంస్థ ఏదైతే ఉందో అది మొదట 2.5 M.M. పరికరాన్ని సప్లై చేస్తామని చెప్పింది. కాని సప్లై చేసింది 5 M.M. కాబట్టి దీని గురించి ఒక సమగ్ర దర్యాప్తు చేసి, కమిటీ ఒక రిపోర్టు ఇచ్చింది. ఇందులో అనేక అంశాలు ఉన్నాయి.

Dr.D. Shankar Mahadev, Head of the Department & Professor, Nuclear Medicine, అధ్యక్షతన ఈ వేరియన్ కంపెనీ సప్లై చేసిన ఎక్విప్‌మెంట్ గురించి వారు ఒక నివేదిక ఇచ్చారు. అందులో వారు చెప్పినది ఏమిటంటే "Due to technical mismatch between the machine ordered and the machine supplied, you could not facilitate necessary cooperation to our officials for Type Approval Testing."

అధ్యక్షా, చాలా క్లియర్‌గా మనకు ఆటమిక్ ఎనర్జీ రెగ్యులేటరీ బోర్డు, ముంబై, ఈ లెటర్ పంపించింది. 'grave violation & cheating' జరిగిందని వారు పేర్కొన్నారు. ప్రభుత్వాన్ని మభ్యపెట్టారు. వాస్తవాలు మరుగునపరిచారు. సంస్థలోని ఇన్‌చార్జి డైరెక్టర్ మీద కూడా ఆరోపణలు ఉన్నాయి. ఇది చాలా వివరంగా చర్చించవలసిన అంశం. కాని ప్రశ్న చివరలో వచ్చింది. ప్రభుత్వం అంతా బాగానే ఉందనుకుంటున్నప్పుడు ఈ సభలో ఏసిబి విచారణకు ఆదేశించి, ఎందుకు కంపెనీ వాళ్లు లో గ్రేడ్ మిషన్ ఇచ్చారు? ఎందుకు వాళ్లు సూపర్ స్పెషల్ మిషన్ సప్లై చెయ్యలేదు అనేది తేల్చండి. మేము అధికారంలో ఉన్నప్పుడు ఈ పరికరాన్ని ఆర్డరిచ్చినా, పంపిణీ చేసింది ఈ ప్రభుత్వ హయాంలో. ఏ ప్రభుత్వం తప్పు చేసినా, అది తప్పే. వేరియన్ కంపెనీ మీద అనేక ఆరోపణలున్నాయి. నేను ఎక్కువ సమయం తీసుకోను. ఇది చాలా సీరియస్ ఇష్యూ. ప్రభుత్వం చిత్తశుద్ధితో వ్యవహరించాలని కోరుతున్నాను. ఒక్క ఎం.ఎన్.జే. అనే కాకుండా, కెమో చికిత్స విషయంలో ఇంకా విస్తరించే ఆలోచన ఉందా? జిల్లా హెడ్‌క్వార్టర్సు ఆసుపత్రులలో కూడా ఇది ఉండవలసిన అవసరం ఉంది. నా దగ్గరున్న సమాచారం మంత్రిగారికి కూడా అందజేస్తాను. ఎవరో చెబితే నేను మాట్లాడను. పూర్తిగా స్టడీ చేసి, మాట్లాడతాను. ఎంక్వైరీ కమిటీ, డాక్టర్లు ఇచ్చిన రిపోర్టు ప్రకారం మాట్లాడుతున్నాను. అనేక వయొలేషన్సు, డీవియేషన్సు ఉన్నాయి. కాబట్టి సమగ్ర దర్యాప్తు జరిపించండి. ఏసిబికి కేసుని అప్పగించండి. ఏజెన్సీ మీద చర్యలు తీసుకోండి. రీప్లేస్‌మెంటు కూడా అడగండి. 5 M.M. ఎందుకు ఇచ్చారు, 2.5 M.M. ఎందుకు సప్లై చెయ్యలేదో తేల్చండి.

డా. సి. లక్ష్మారెడ్డి: అధ్యక్షా, గౌరవ సభ్యులు శ్రీ సుధాకర్‌రెడ్డిగారు ఆరోపించినట్లు ఇందులో ఎటువంటి అవకతవకలు జరగలేదు. కంపెనీ వాళ్లు 2.0 వర్షన్ బదులు 2.5 వర్షన్ సప్లై చేయడం జరిగింది. అంటే మనం ఆర్డరిచ్చిన దానికంటే నాణ్యమైన, ఎక్కువ క్వాలిటీ కలిగిన పరికరాన్నే వాళ్లు మనకు ఇచ్చారు. మామూలుగా ఈ పరికరాలు 1.8, 2.0, తరువాత ఈ 2.5 వర్షన్. ఈ 2.5 అనేది చాలా లేటెస్ట్ అండ్ అప్‌డేటెడ్ అన్నమాట. దీనితో మరింత మెరుగైన వైద్యం చేయడానికి అవకాశం ఉంది. పర్చేజ్ ఆర్డర్‌లోనే క్లియర్‌గా ప్రభుత్వం పొందుపరచడం జరిగింది.. మీరు సప్లై చేసేనాటికి ఏది అప్‌డేటెడ్‌గా ఉంటుందో దానిని సప్లై చెయ్యాలని. బ్రెయిన్‌లో ఉండే చిన్నచిన్న ట్యూమర్లను ఆ ప్రాంతం వరకే రేడియేషన్ ఇవ్వడానికి ఈ 2.5 వర్షన్ ద్వారా మాత్రమే సాధ్యమవుతుంది. కాబట్టి దీని ద్వారా ఇంకా మంచి చికిత్స చేయడానికి అవకాశం ఉంటుంది. కాబట్టి ఇందులో ఎటువంటి అవకతవకలు జరగలేదని మనవి చేస్తున్నాను. అనవసరమైన కాంప్లికేషన్స్ వల్ల సప్లైలో ఏడాది పాటు ఆలస్యం జరిగింది. దాని వలన పేషెంట్లకు ట్రీట్‌మెంట్ ఇచ్చే అవకాశం పోయింది.

గౌరవ సభ్యులు అడిగినట్లు జిల్లా స్థాయిలో కూడా క్యాన్సర్ ట్రీట్‌మెంటు సెంటర్లను మూడు జిల్లాల్లో ఏర్పాటు చేయడం జరిగింది. అలాగే ఈ ఎం.ఎన్.జె. క్యాన్సర్ ఆసుపత్రిని కూడా 250 బెడ్ల నుండి 450 బెడ్లకు పెంచడం జరిగింది. కేంద్ర ప్రభుత్వం ద్వారా రూ.120 కోట్ల ఫండ్ కూడా తీసుకోవడం జరిగింది. దాన్ని ఉపయోగించి త్వరలోనే అధునాతనమైన క్యాన్సర్ ఆసుపత్రిని నిర్మించడం జరుగుతుంది.

శ్రీ పొంగులేటి సుధాకర్ రెడ్డి: అధ్యక్షా, ఇది చాలా సీరియస్ ఇష్యూ. ఆటమిక్ ఎనర్జీ రెగ్యులేటరీ బోర్డు ఇచ్చిన నివేదికలో అనేక అవకతవకలు జరిగినట్లు చాలా స్పష్టంగా ఉంది.

మిస్టర్ చైర్మన్: మంత్రిగారు సమాధానం వివరంగా చెప్పారు. మీకు ఇంకా క్లారిఫికేషన్ ఏదైనా కావాలంటే వారిని స్వయంగా కలిసి, మాట్లాడండి. మీ అభ్యంతరాలని వ్రాత పూర్వకంగా వారికి ఇవ్వండి. మీరు వేరే ఫాం లో రండి. మాట్లాడుతాను. ఇప్పుడు క్వశ్చన్ అవర్‌లో మొత్తం ఆన్సర్ రావాలంటే రాదు. మీరు చెప్పిన అన్ని అంశాలు రికార్డయినాయి. నాకు మిగతా బిజినెస్ ఉంది.

SRI PONGULETI SUDHAKAR REDDY; If Member feels that there is gross violation, enquiry has to be conducted to sort out the issue. I am sorry to say that, but I wanted to straighten the records. కనీసం ప్రభుత్వం సమగ్ర దర్యాప్తుకైనా ఆదేశించకపోతే ఎలా? ఎవరో చెబితే మాట్లాడుతున్నాననేది కరెక్టు కాదు.

మిస్టర్ చైర్మన్ : ఆ మాట మిమ్మల్ని ఎవరన్నారు?

శ్రీ పొంగులేటి సుధాకర్‌రెడ్డి : మంత్రిగారు అన్నారు అధ్యక్షా. ఎవరో ఇచ్చిన రాంగ్ ఇన్ఫర్మేషన్ ఆధారంగా నేను మాట్లాడుతున్నానని చెప్పారు.

డా. సి. లక్ష్మారెడ్డి : అధ్యక్షా, గౌరవ సభ్యుడు ఇచ్చిన ప్రశ్నలోనే రూ.22 కోట్లు అని ఉంది. ఇరవై రెండు లక్షల డాలర్లు అని ఉంటే, ఎవరో గౌరవ సభ్యుడికి 22 కోట్లు అని చెప్పి ఉంటారు. వాస్తవానికి ఈ పరికరానికి రూ.14.50 కోట్లు మాత్రమే ఖర్చయింది.

(అంతరాయం)

మిస్టర్ చైర్మన్ : మీకు ఆన్సర్ కావాలంటారు. మంత్రిగారు మాట్లాడుతుంటే మధ్యలో డిస్టర్బ్ చేస్తారు.

డా. సి. లక్ష్మారెడ్డి : అధ్యక్షా, సుధాకర్‌రెడ్డిగారు ఏదైతే కమిటీ రిపోర్టు అని చూపిస్తున్నారో, అది ఇంటర్నల్ కమిటీ రిపోర్టు. అది తప్పు. గవర్నమెంటు సైడ్ నుంచి ఎక్స్‌పర్ట్ కమిటీని వేయడం జరిగింది. ఇందులో టాటా మెమోరియల్ స్పెషలిస్టు మెంబర్‌గా ఉన్నారు. అటువంటి నిపుణులంతా కలిసి ఈ పరికరంలో ఎటువంటి లోపం లేదు, చాలా అప్‌డేటెడ్ మిషన్ అని తేల్చి చెప్పారు. వారు చేసిన ఇంకొక కామెంటు ఏమిటంటే ఇంత మంచి మిషన్‌ను బీద ప్రజలకు అందించకుండా, ఆలస్యం చేశారని కూడా కమిటీ సభ్యులు పేర్కొన్నారు. ఇందులో ఎటువంటి అవకతవకలు జరగలేదు. వారి దగ్గర ఏదైనా రిపోర్టు ఉంటే, నాకు పంపినట్లయితే, తప్పకుండా చర్యలు తీసుకోవడం జరుగుతుందని మీ ద్వారా వారికి తెలియజేస్తున్నాను.

(అంతరాయం)

మిస్టర్ చైర్మన్ : సమయాభావం వల్ల ప్రశ్న నెం. 1760ను వాయిదావేయడమైనది.

(అంతరాయం)

శ్రీ నాయిని నర్సింహారెడ్డి: అధ్యక్షా, సభ్యుడు సమాధానంతో సంతృప్తి చెందకపోయినట్లయితే, వేరే రూపంలో రమ్మనండి. తప్పకుండా చర్చిద్దాం.

మిస్టర్ చైర్మన్: నిన్న జరిగిన సింగరేణి కాలరీస్ లఘు చర్చపై సమాధానం ఇవ్వవలసిందిగా గౌరవ మంత్రివర్యులు శ్రీ జి.జగదీష్ రెడ్డిగారిని కోరుతున్నాను.

శ్రీ జి.జగదీష్ రెడ్డి: ప్రగతి పథంలో సింగరేణి కాలరీస్, మరియు కార్మికుల సంక్షేమం అనే అంశం పై నిన్న జరిగిన లఘు చర్చలో గౌరవ సభ్యులు శ్రీ పొంగులేటి సుధాకర్ రెడ్డి, శ్రీ ఎన్. రామచంద్రరావు, సయ్యద్ అల్తాఫ్ హైదర్ రజ్వీ, శ్రీ పూల రవీందర్, శ్రీ సబావత్ రాములు నాయక్, శ్రీ కె. రాజగోపాల్ రెడ్డి, శ్రీ బలసాని లక్ష్మీనారాయణ, శ్రీ పి. సతీష్‌కుమార్‌గార్లు మాట్లాడ్డం జరిగింది. ఈ విషయం గురించి వారు కొన్ని ప్రశ్నలు కూడా వేయడం జరిగింది.

శ్రీ పొంగులేటి సుధాకర్ రెడ్డిగారు 59 సంవత్సరాల నుండి 60 సంవత్సరాలకు కార్మికులకు వాలంటరీ రిటైర్‌మెంటు తీసుకునే అవకాశాన్ని పొడిగించాలని కోరారు. ఈ విషయం గౌరవ ముఖ్యమంత్రిగారి దృష్టికి తీసుకురావడం జరిగింది. వాస్తవానికి దేశంలో మన దగ్గరే ఈ 59 సంవత్సరాల వరకు అవకాశం కల్పించాము. ఒక్క రైల్వేలో మాత్రం 60 సంవత్సరాలు ఉంది. దేశంలో ఇతర రాష్ట్రాల్లో కనీసం ఐదు సంవత్సరాలు ఉంటేనే వాలంటరీ రిటైర్మెంటుకి అనుమతించేవారు. చివరి సంవత్సరం వరకు అవకాశం ఇచ్చినట్లయితే మిగతా వాళ్లు ఆ అవకాశం కోల్పోవడమే కాకుండా, రిటైర్మెంటుకి వారం, పదిరోజుల ముందు వాలంటరీ పెట్టుకునే అవకాశం కూడా ఉంటుంది. సర్వీసు ఉన్నప్పుడు మాత్రమే తీసుకుంటే అది VRS అవుతుంది. ఇప్పుడు మేము 59 సంవత్సరాల వరకు కూడా దరఖాస్తులను తీసుకుంటున్నాము. గతంలో58 ఉండేది. ఇప్పుడు 59 సంవత్సరాలు చేశాము. 60 సంవత్సరాలు చేయడానికి లీగల్‌గా కూడా సమస్యలు వచ్చి, మొత్తం ఆగిపోయే అవకాశం ఉంది.

అదే విధంగా శ్రీ ఎన్. రామచంద్రరావు గారితో పాటు మరికొందరు సభ్యులు కూడా మెడికల్ ఇన్‌వాలిడేషన్ కారణంగా కుటుంబ సభ్యులకు ఉద్యోగాలు ఇవ్వాలని కోరారు. ఇప్పటివరకు మేము 3,200 మందికి ఆ విధంగా ఉద్యోగాలు ఇచ్చాము. మరొక 900 మంది మిగిలి ఉన్నారు. వారికి కూడా 2017 మార్చి వరకు ఉద్యోగాలు ఇస్తామని మనవి చేస్తున్నాను. శ్రీ సుధాకర్‌రెడ్డిగారు CSR అంశాన్ని కూడా ప్రస్తావించారు. సింగరేణి సంస్థ ఆ చుట్టుపక్కల గల గ్రామాల్లో పాఠశాల భవనాలు నిర్మించడం, మెడికల్ క్యాంపులు నిర్వహించడం, తాగునీరు ఏర్పాటు చేయడం, రోడ్లు వంటి సౌకర్యాలను ఏర్పాటు చేయడం జరుగుతున్నది.

11.40 ఉ. అదే విధంగా కోమటిరెడ్డి రాజగోపాల్ రెడ్డి గారు ల్యాండ్ అక్విజిషన్ గురించి అడిగారు. ల్యాండ్ అక్విజిషన్‌కి సంబంధించి జిల్లా కలెక్టర్లకే అధికారాలు ఇచ్చాం. జిల్లా కలెక్టర్లే ల్యాండ్ అక్వైర్ చేసి ఇవ్వడం జరుగుతోంది. భూములు కోల్పోయిన వారికి ఉన్న చట్టాల మేరకు ఆర్ అండ్ ఆర్ తో సహా అన్నీ వర్తింపజేస్తున్నాం. టైటిల్ డీడ్ వివాదాలు, కోర్టు కేసులు ఉన్న చోట్ల మాత్రమే భూసేకరణ పనులు ఆగిపోతున్నాయి, వాటిని కూడా లోక్ అదాలత్‌లు నిర్వహించి సెటిల్ చేస్తున్నాం. ఎక్కడైనా ఒకటి, రెండు కేసులుంటే వాటిని గౌరవ సభ్యులు మాదృష్టికి వస్తే పరిశీలిస్తాం. రాజగోపాల్‌రెడ్డి గారు పిఆర్‌పి గురించి కూడా అడిగారు. ఇది ఎగ్జిక్యూటివ్‌కి సంబంధించింది. కోల్ ఇండియాలో కూడా ఈమధ్యన దీన్ని అమలు చేస్తున్నారు. మన దగ్గర కూడా దాన్ని పరిశీలించి అమలు చేద్దాం.

గౌరవ సభ్యులు పొంగులేటి సుధాకర్ రెడ్డిగారు సత్తుపల్లి, మేడిపల్లిలో జరిగిన కుంభకోణం గురించి అడిగారు. ఎంక్వైరీలు జరుగుతున్నాయి, చర్యలు తీసుకోవడం జరిగింది. కాంట్రాక్టర్ల నుంచి రికవరీ కూడా జరిగింది. అధికారుల మీద కూడా చర్యలు తీసుకోవడం జరిగింది. ఎంక్వైరీలు పూర్తి అయ్యాయి. జైపూర్ ప్లాంటులో ఉత్పత్తి అయ్యే విద్యుత్‌రేటు గురించి అడిగారు. అడహాక్ రేటును ప్రస్తుతం నిర్ణయించింది, ఫైనల్ రేటును ఇఆర్‌సి నిర్ణయిస్తుందనే విషయం తమందరికీ తెలుసు. ఇఆర్‌సి ఏది ఫైనల్ చేస్తే దాన్నే మనం ఒప్పుకోవలసి ఉంటుంది. ఫైనల్‌రేటును ఇఆర్‌సి త్వరలోనే నిర్ణయిస్తుందని తెలియజేస్తున్నాను. రాజగోపాల్‌రెడ్డిగారు ఎటియంల గురించి అడిగారు. రెండు చోట్ల మొబైల్ ఎటియంలు ఏర్పాటు చేయడం జరిగింది. మిగతా చోట్ల కూడా వాటిని ఏర్పాటు చేయడానికి తగిన చర్యలు తీసుకుంటాం.

వైద్య సదుపాయాల గురించి పెద్దలు రామచంద్రరావుగారు అడిగారు. మన ప్రభుత్వం వచ్చిన తర్వాత వైద్యానికి సంబంధించి చాలా సౌకర్యాలు పెంచాం. అక్కడ ఒక హాస్పిటల్‌ని ఏర్పాటు చేస్తే బాగుంటుందని అన్నారు. దాని మీద కూడా గౌరవ ముఖ్యమంత్రిగారు చెప్పడం జరిగింది. రామగుండంలో ఒక హాస్పిటల్ పెడితే బాగుంటుందనేఆలోచన ఉంది. దాని మీద ప్రభుత్వం కూడా సానుకూలంగా పరిశీలన చేస్తున్నదని గౌరవ సభ్యులకు తెలియజేస్తున్నాను.

కోల్‌వాషర్స్ టెండర్ల గురించి అడిగారు. దానికి సంబంధించి ఇప్పటికే రామగుండంలో మూడు, సత్తుపల్లిలో రెండు ఔత్సాహిక సంస్థలు పాల్గొన్నాయి. ఓపెన్ టెండర్ల విధానంలో అర్హతలు, నిబంధనలను అనుసరించి, తక్కువ ధర కోట్ చేసిన వారిని మాత్రమే యల్-1గా ప్రకటించడం జరుగుతుంది. టెండరు నిబంధనలు ఖరారు చేయడానికి ముందు అనేకసార్లు వెండర్ మీటింగులు, ప్రీ బిడ్ మీటింగులు నిర్వహించి, పూర్తిగా పారదర్శక విధానాన్ని పాటించి చేస్తున్నాం. కంపెనీ యాక్టుకి సంబంధించి, సింగరేణి కాలరీస్‌లో ఇండిపెండెంట్ డైరెక్టర్లున్నారా, లేకపోతే కారణాలేమిటని అడిగారు. ఇండిపెండెంట్ డైరెక్టర్లకు సంబంధించి నోటిఫికేషన్ నెం. జియస్ఆర్ 163,తేదీ : 15.6.2015 ప్రకారం ఎమ్‌సిఎ శాఖ జారీ చేసింది. దీనిపై సింగరేణి సియండి ఎనర్జీశాఖ ప్రిన్సిపల్ సెక్రటరీకి చెప్పడం జరిగింది. తదుపరి ఆదేశాలు త్వరలోనే ఇస్తాం.

విజయవాడ, విశాఖపట్నంలో ఎపిహెచ్ఎయంఎ ఆస్తులకు సంబంధించి సింగరేణి యాజమాన్యం చేస్తున్న ప్రయత్నాల గురించి అడిగారు. ఈ రెండు చోట్లా సింగరేణి కాలరీస్ ఆస్తులు కలిగిన వున్న మాట వాస్తవం. దీనికి సంబంధించి సింగరేణికి హక్కు ఉంటుంది, ఇందులో వివాదం ఏమీ లేదు. మన హక్కులను ఎక్కడా వదులుకునే ప్రశ్నే లేదు. ఆ ఆస్తులను తీసుకోవడం జరుగుతుంది. ప్రభుత్వం ఏవిధంగా చర్యలు తీసుకొని సింగరేణి సంస్థను లాభాల బాట పట్టించడం జరిగిందో, ఏ కార్మికుల శ్రమతో సింగరేణి బాగు పడిందో ఆ కార్మికులకు న్యాయం చేయాలని, వారి ఫిట్‌మెంటు విషయంలో గానీ, డిపెండెంట్ ఉద్యోగాల విషయంలో గానీ ప్రభుత్వం తీసుకున్న నిర్ణయాలను – చర్చలో పాల్గొని అభినందించిన గౌరవ సభ్యులందరికీ ప్రభుత్వం తరఫున ధన్యవాదాలు తెలియజేస్తున్నాను.

శ్రీ మహమ్మద్ అలీ షబ్బీర్: అధ్యక్షా ధన్యవాదాలు. మన ఎనర్జీ అండ్ కోల్ మినిస్టర్ గారు రిప్లై ఇచ్చారు. నిన్న ముఖ్యమంత్రిగారు కూడా ఆ సభలో చాలా వివరంగా రిప్లై ఇచ్చారు. ఆయనే చాలా వరకు వివరాలు చెప్పారు. అయితే రికార్డు స్ట్రెయిట్ చేయడం కోసం కొన్ని విషయాలు ఈ సందర్భంగా చెప్పదలుచుకున్నాను. గౌరవ ముఖ్యమంత్రిగారు ఆనాడు టిఆర్‌యస్ పార్టీ ప్రెసిడెంటుగా ఉండి, ఎలక్షన్స్ సమయంలో ప్రసంగిస్తూ ఏమన్నారంటే – ఓపెన్ కాస్ట్ మైనింగు వద్దు, దాని వల్ల మనకి నష్టం వస్తుంది, అండర్ గ్రౌండ్ మైనింగ్‌కే ప్రాధాన్యత ఇవ్వాలి, ఓపెన్ కాస్ట్ మైనింగ్‌ని వ్యతిరేకిస్తున్నామని చెప్పారు. కానీ ప్రస్తుత పరిస్థితి చూస్తే, ఓపెన్ కాస్ట్ మైనింగ్ తప్పకుండా కావాలని మాట్లాడుతున్నారు. వారికి అవగాహన ఉందో లేదో, లేకపోతే రాజకీయ ప్రయోజనాలకోసం ఆవిధంగా చెప్పారా? అన్నది ఆయన విజ్ఞతకే వదలేస్తున్నాను.

ఓపెన్ కాస్ట్ మైనింగ్ జరుగుతున్న రామగుండం, గోదావరిఖని ప్రాంతాలు మున్సిపల్ కార్పోరేషన్స్ అయిపోయాయి. చుట్టుప్రక్కల కాలనీలున్నాయి. గ్రామాలున్నాయి, మున్సిపల్ ఏరియా ఉంది. అలాంటి ప్రాంతాలలో ఓపెన్ కాస్ట్ మైనింగ్ చేస్తే దాని మూలంగా వచ్చే దుమ్ము వల్ల లక్షల మంది ఆరోగ్యానికి ప్రమాదం వాటిల్లే అవకాశం ఉంది. అక్కడి ప్రజల ఆరోగ్యం పాడు కాకుండా ఉండడానికి ఏమి చర్యలు తీసుకుంటున్నారని అడిగితే ప్రభుత్వం నుంచి కరెక్టు ఆన్సర్ రాలేదు. ఓపెన్ కాస్ట్ మైనింగ్ చేసే ప్రాంతంలో ఎంత శాతం చెట్లను నాటే కార్యక్రమం చేపడుతున్నారు, ఆమేరకు అడవులను అభివృద్ధి చేస్తున్నారో చెప్పాలి, ఎందుకంటే రేపు పర్యావరణ సమస్య వస్తుంది. చాలా చోట్ల పర్యావరణ పరిరక్షణకి సంబంధించి కోర్టులకు వెళ్లి స్టేలు తెస్తారు, కార్యక్రమం ఆగిపోతుంది. అలా గాకుండా మైనింగ్ మొదలు పెట్టడానికి ముందే మీరొక యాక్షన్ ప్లాన్ తయారుచేసుకోండి. ఓపెన్ కాస్ట్ మైనింగు మొదలైతే అక్కడ పర్యావరణాన్ని ఎలా కాపాడుతారు,

ప్రజలకు ఆరోగ్య సమస్యలు వస్తే ఏమి చేస్తారు? హాస్పిటల్ ఎక్కడ పెడతారు? ఎంత వరకు చెట్టు నాటే కార్యక్రమం చేపడతారు? ఒక సమగ్రమైన ప్లాన్‌తో ముందుకెళ్లండి. హడావుడిగా పోతే భూసేకరణకి సంబంధించిన 123 జీ.ఓ.విషయంలో ఏమైందో ఇక్కడ కూడా అదే జరుగుతుంది. అలా గాకుండా అన్ని జాగ్రత్తలు తీసుకొని చేయండి.

శ్రీ పొంగులేటి సుధాకర్ రెడ్డి: అధ్యక్షా, జీ.ఓ.యం.యస్. నెం. 34 ప్రకారం Project displaced families కి 585 పోస్టులు రికమెండై, మినిట్స్ అయి, బోర్డు కూడా యాక్సెప్ట్ చేసి, నేషనల్ కమిషన్ ఫర్ ట్రైబ్స్ తన విజిట్‌లో కూడా చెప్పారు. లెజిస్లేచర్ కమిటీ ముందుకి సింగరేణి యాజమాన్యం వచ్చి ఒప్పుకున్న సబ్జెక్టు ఇది. మీరు దాన్ని ఏమి చేస్తున్నారు? వాళ్లంతా పూర్తిగా గిరిజనులే. Project displaced families భవిష్యత్తు ఏమిటి? వాళ్లను ఎప్పటి లోగా రిక్రూట్ చేస్తున్నారు? మణుగూరులో బండ్ నిర్మాణంలో అవసరం లేకపోయినా పైలింగ్ కాంట్రాక్ట్‌కి ఎందుకు పోవలసి వచ్చింది? టెక్నికల్‌గా చాలా ఇన్ఫర్మేషన్ తీసుకున్నాం. అక్కడ అనవసరంగా రూ.180కోట్లు పోతోంది. 40 నుంచి 60 శాతం ఫిక్స్‌డ్ డిపాజిట్లు, subject to correction, మీరు ఖర్చు చేయవలసిన అవసరం ఏమి వచ్చింది? రూ.5వేల కోట్లకు పైగా ఉన్న బకాయిల స్టేజ్ ఏమిటి? మహారాష్ట్ర, కెపిసియల్, ఎపి జెన్కో ల నుంచి బకాయిల వసూలు ప్రోగ్రెస్ ఏమిటి? దయచేసి మంత్రిగారు వీటిమీద స్పెసిఫిక్‌గా సమాధానం ఇవ్వవలసిందిగా కోరుతున్నాను.

SRI SYED ALTAF HYDER RAZVI: Sir, I have only two quick points to ask the Hon'ble Minister. Like I said yesterday, since Singareni Collieries Company Ltd, (SCCL) is entering into Power Generation sector also, the State of Telangana requires huge power generation. The requirement is such that the projects which are in pipeline for irrigation mostly on Godavari alone, 8401 MW required. I want to ask the Hon'ble Minister whether priority would be given to the projects in Telangana, the kind of power requirement Telangana has, the first priority should be given to Telangana for power generation when you come with the power plant.

Another thing I want to ask, Sir, because the profitability of entire SCCL operations is opencast. Whether the Government is open to newer ideas of having more Opencast mining than Underground mining.

Thirdly, Hyderabad, as you know, is the hub for all the economical activities. The entire State depends on in and around Hyderabad's output as far as economic development is concerned. Like yesterday I said and our party also had proposed earlier that there is a requirement of dedicated power plant for Hyderabad either in GHMC limits or in HMDA limits because major industries viz., IT and Pharma are in and around in Hyderabad. Even if the environment is the criteria or issue, power plant can be set up little away from Hyderabad. But, a dedicated power plant should be given to Hyderabad. So, on these three points I want clarification from the Hon'ble Minister.

శ్రీ సభావత్ రాములు నాయక్: (నామినేటెడ్) అధ్యక్షా, ఈ ప్రభుత్వం వచ్చిన తర్వాత సింగరేణి కార్మికులకు పెద్దమొత్తంలో బోనస్ ఇవ్వడం జరిగింది. మంత్రివర్యులు చెప్పినట్లు వారసత్వ ఉద్యోగాలకు సంబంధించి వయోపరిమితిలో సడలింపు కూడా ఇవ్వడం జరిగింది. కార్మికులుగా పని చేసి రిటైర్ అయిన వారికి హౌసింగ్ స్కీముని వర్తింపజేసే విధంగా చర్యలు తీసుకోవాలని కోరుతున్నాను.

శ్రీమతి ఆకుల లలిత: (శాసనసభ నియోజకవర్గం) అధ్యక్షా, ఈ వారసత్వ ఉద్యోగాలు కొడుకుకి, తమ్ముడికి కాకుండా మహిళలకు కూడా కేటాయించాలని నేను విజ్ఞప్తి చేస్తున్నాను. గోల్డెన్ హ్యాండ్ షేక్ స్కీము క్రింద వెళ్లిపోయిన 22వేల మందికి కూడా ఉద్యోగ అవకాశాలు కల్పించాలని కోరుతున్నాను. మీ కేబినెట్‌లో ఎలాగూ మహిళలు లేరు, కనీసం వారసత్వ ఉద్యోగాలలోనైనా మహిళలకు ప్రాధాన్యత ఇవ్వాలని కోరుతున్నాను.

శ్రీ జి. జగదీష్‌రెడ్డి: అధ్యక్షా, యల్‌ఓపి గారు చెప్పినట్లు ఓపెన్ కాస్ట్ మైనింగుకు సంబంధించి గతంలో రకరకాల అపోహలున్న మాట వాస్తవం. అందులో డౌటు లేదు. ప్రతి ఒక్కరూ కూడా దానికి సంబంధించి ఆలోచన చేశారు. వాస్తవానికి ఓపెన్ కాస్ట్ మైనింగు మొదలైంది 1975లో, ఇప్పుడు కాలేదు. ఇప్పుడు ఎన్ని ఓపెన్ కాస్ట్ మైన్స్ ఎన్ని ఉన్నాయో లెక్క చెప్పాం. మొత్తం అండర్ గ్రౌండ్ మైనింగ్ తీసేసి భవిష్యత్తులో కేవలం ఓపెన్ కాస్ట్ మైనింగుకే పోతామని చెప్పలేదు. అండర్‌గ్రౌండ్‌మైన్స్ 11, ఓపెన్‌కాస్ట్ మైన్స్ 20 ఉన్నాయని చాలా స్పష్టంగా చెప్పాను. అందులో దాపరికం ఏమీ లేదు. అండర్ గ్రౌండ్ మైనింగు ద్వారా ఎన్ని ఉద్యోగాలు వస్తున్నాయి, ఎంత ఆదాయం వస్తోంది? ఓపెన్ కాస్ట్ మైనింగు ద్వారా ఎన్ని ఉద్యోగాలు వస్తున్నాయి, ఎంత ఆదాయం వస్తోంది? అన్నది చూస్తే ఒక విషయం

స్పష్టమవుతోంది. ఓపెన్ కాస్ట్ మైనింగుతో వచ్చే డబ్బుతోతే అండర్ గ్రౌండ్ మైన్స్‌ని నడుపగలుగుతున్నామన్నది స్పష్టంగా కనబడుతోంది.

పర్యావరణానికి సంబంధించి గతంలో ఏ నిబంధనలున్నాయో ఇప్పుడు కూడా అవే ఉన్నాయి. గతంలో ఈ నిబంధనలు ఉన్న సమయంలోనే 25 సంవత్సరాల క్రితం ఈ ఓపెన్ కాస్ట్ మైనింగు చేశారు. ఇప్పుడు కొత్తగా వచ్చిందేమీ లేదు. పర్యావరణ పరిరక్షణ కోసం గతంలో కూడా అక్కడ అడవులు పెంపకం చేపట్టారు. ఎక్కడైనా చిన్న చిన్న లోపాలుంటే వాటిని కూడా సరిజేసి ఎట్టి పరిస్థితుల్లో పర్యావరణ ఇబ్బందులు రాకుండా చేస్తాం. ఎందుకంటే మనం చేసేదే డెవలప్‌మెంటు కోసం. ఎంప్లాయిమెంటు కల్పిస్తున్నామంటే మనుష్యులు బతకడం కోసం చేస్తున్నాం. అలాంటప్పుడు పర్యావరణాన్ని పాడు చేసి మనుష్యులను చంపుకునే ప్రయత్నం ఏ ప్రభుత్వం చేయదు. గతంలో కూడా అలా చేయలేదు. కొన్ని చోట్ల అధికారుల నిర్లక్ష్యం వల్ల, ఇతర ఇబ్బందుల వల్ల తప్పులు జరిగింటే జరిగి ఉండవచ్చు. సింగరేణికి సంబంధించి గతంలో కూడా చాలా చర్యలు తీసుకున్నారు, ఇంకా ఏమైనా చిన్న చిన్న లోటుపాట్లుంటే వాటిని సవరించి, సింగరేణి సంస్థని ఏవిధంగా నిలబెట్టుకోవాలి, ఎలా ముందుకు తీసుకెళ్లాలనే విషయంలో తప్పకుండా అన్ని రకాల చర్యలు తీసుకుంటామని యల్‌ఓపి గారికి తెలియజేస్తున్నాను.

యస్టీ సోదరులకు సంబంధించిన ఉద్యోగాల గురించి సభ్యులు అడిగారు. అందులో కొంత మంది కన్‌ఫ్యూజ్ అయి కోర్టుకెళ్లడం వల్ల ఆ ప్రాసెస్ ఆగిపోయింది. మొన్ననే అది క్లియర్ అయింది. త్వరలో వారందరికీ ఉద్యోగాలు ఇవ్వడం జరుగుతుందని తమరి ద్వారా గౌరవ సభ్యులకు తెలియజేస్తున్నాను.

బకాయిలకు సంబంధించి సభ్యులు అడిగారు. అది వాస్తవమే. ప్రారంభంలో కరెంటు, పేమెంట్లకు సంబంధించి మనకి, ఆంధ్రప్రదేశ్‌కి కొన్ని గొడవలుండేవి. మనం వాళ్ల బకాయిలు ఆపడం, వాళ్లు మన బకాయిలు ఆపడం జరిగింది. గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారు నిన్న అక్కడ సభలో చెప్పారు. మంత్రులతో కమిటీ వేశాం. ఆంధ్రప్రదేశ్ ముఖ్యమంత్రి చంద్రబాబు నాయుడుగారు కలిసినప్పుడు, అన్నీ సెటిల్ చేసుకుందాం, గొడవలు మంచిది కాదనే చర్చ వచ్చినపుడు, సెటిల్ చేసుకుందామని చెప్పి ముగ్గురు మంత్రులతో కమిటీ వేశాం. త్వరలో ఆ అంశాలన్నీ కూడా సెటిలై బకాయిలు వసూలు అవుతాయని తెలియజేస్తున్నాను. మిగతా రాష్ట్రాల నుంచి కూడా బకాయిలున్నాయి. బిజినెస్ అన్నప్పుడు సహజంగానే మనం కొంచెం ఆపుతుంటాం, వాళ్లు కొంత ఆపుతుంటారు, అయినా అంతా సజావుగానే జరుగుతోంది. ఎక్కడా కూడా బ్యాడ్ డెట్స్ ఏమీ లేవు. అవన్నీ ప్రభుత్వ రంగ సంస్థలే కాబట్టి ఇబ్బంది లేదు. సియండి గారు ప్రతి నెలా సమీక్షచేస్తున్నారు, వాళ్లకి రిమైండర్స్ పంపిస్తున్నారు. మనం బొగ్గు పంపిస్తున్నాం, వాళ్లు కూడా ఎంతో కొంత ఇస్తూనే ఉన్నారు. కొన్ని చోట్ల బకాయిలున్న మాట వాస్తవం. వీలైనంత వరకు బకాయిలు వసూలు చేయడానికి ప్రయత్నం చేస్తున్నాం.

రజ్వీ గారు మాట్లాడుతూ – సింగరేణి సంస్థ పవర్ జనరేషన్‌లో కూడా ప్రవేశించింది కదా, వాళ్లు ఉత్పత్తి చేసే పవరంతా మనకే ఇస్తారా అని అడిగారు. వంద శాతం తెలంగాణాకే వస్తుంది. అందులో అనుమానం లేదు. అందులో మన స్టేట్ షేర్ ఉంది, మన స్టేట్ అవసరాలున్నాయి, మనకే ఇస్తారు. ఇప్పటికే 1200 మెగావాట్లకి సంబంధించి నిర్మాణం పూర్తయి సిఓడి అయింది. ఇంకొక 800మెగావాట్ల ప్లాంటుకి ప్లాన్ చేస్తున్నాం. దాని ఉత్పతి కూడా పూర్తిగా తెలంగాణాకే వస్తుంది. హైదరాబాదుకి సంబంధించిన విద్యుత్ సరఫరా విషయం అడిగారు. గౌరవ ముఖ్యమంత్రిగారు ఇప్పటికే ఆలోచన చేసి, హైదరాబాదులో ఎట్టి పరిస్థితుల్లో ఒక్క నిముషం కూడా విద్యుత్ పోకుండా ఉండడానికి కావలసిన పద్ధతిలో హైదరాబాదు చుట్టూ ఎలక్ట్రిసిటీ సర్కిల్‌ను ఏర్పాటు చేయడం జరిగింది. రాష్ట్రంలో ఎక్కడ విద్యుత్ ఉత్పత్తి అయినా సరే, ప్రతి ఉత్పత్తి స్టేషన్ నుంచి హైదరాబాదుకి కనెక్షన్ ఉండాలని హైదరాబాదు చుట్టూ బయట ఒక రింగు ఏర్పాటు చేసి, చుట్టూ 400కెవి సబ్‌స్టేషన్స్ ఏర్పాటు చేసి, ఎక్కడైనా ఒక జనరేటింగ్ స్టేషన్ ఫెయిల్ అయినా, ఒక్కటి కాదు, రెండు ఫెయిలైనా ఒక్క నిముషం కూడా పవర్ పోకుండా, ఏ ప్రాంతం నుంచైతే పవర్ జనరేట్ అయి ఇక్కడికి వస్తుందో, ఆ ప్రాంతానికి కూడా సబ్‌స్టిట్యూట్ అయ్యే విధంగా మొత్తం హైదరాబాదు చుట్టూ ఎలక్ట్రిసిటీ సర్కిల్‌ను ఏర్పాటు చేశాం. ఎక్కడా కూడా ఒక్క నిముషం కూడా కరెంటు పోకుండా ఉండడానికి కావలసిన చర్యలు తీసుకుంటామని గౌరవ సభ్యులకు తెలియజేస్తున్నాను.

మిస్టర్ ఛైర్మన్: యస్సీ, యస్టీ ఉప ప్రణాళిక మరియు వారి సంక్షేమం కోసం అమలుపరచబోతున్న ఆర్థిక సహాయ పథకాలపై లఘు చర్చకి సంబంధించి గౌరవ మంత్రివర్యులు శ్రీ జగదీష్‌రెడ్డి గారిని వివరించవలసిందిగా విజ్ఞప్తి చేస్తున్నాను.

శ్రీ మహమ్మద్ అలీ షబ్బీర్: అధ్యక్షా, SC,ST Sub-plan is very important. ఇక్కడ స్టేటుమెంటు ఇచ్చి మళ్లీ ఆ హౌస్‌కి వెళ్లిపోయి తర్వాత నేను నోట్ చేసుకున్నాను అనకుండా ఏదైనా పరిష్కారం చూడాలి. సంబంధిత ఉన్నతాధికారులందరూ కూడా అక్కడే ఉంటున్నారు. ఇక్కడికి ఎవరినో జూనియర్ ఆఫీసర్స్‌ని పంపిస్తున్నారు.

అధ్యక్షా, మీరు కొంచెం హౌస్‌కి బ్రేక్ ఇచ్చి తర్వాత మొదలు పెట్టండి. మీరు ఇంతకు ముందు అన్నట్లుగా మంత్రులందరికీ హక్కు ఉంటుంది సమాధానం ఇవ్వడానికి. కానీ సంబంధిత శాఖకి చెందిన జూనియర్ ఆఫీసర్స్‌ని ఇక్కడికి పంపిస్తున్నారు. ప్రిన్సిపల్ సెక్రటరీలు, సెక్రటరీ ర్యాంకు అధికారులు ఇక్కడకి రావడం లేదు. నా మనవి ఏమంటే – హౌస్‌కి కొంచెం బ్రేక్ ఇచ్చి మొదలుపెట్టండి, వాళ్లు అక్కడ సమాధానం ఇచ్చి తర్వాత ఇక్కడికి వచ్చినా ఫర్వాలేదు. కానీ ఏమీ లేకుండా మేము ఇక్కడ మాట్లాడిన తర్వాత ... మంత్రిగారు ఇక్కడికి వచ్చి, మీరు ఇది అడిగారట, దానికి నేను జవాబు ఇస్తున్నాను అంటే అది ఈ అప్పర్ హౌస్‌కి మర్యాదగా ఉంటుందా? పెద్దల సభకి గౌరవంగా ఉంటుందా? I am requesting the Chair to give direction.

శ్రీ జి. జగదీష్‌రెడ్డి: అధ్యక్షా, గౌరవ యల్ఓపి గారు ఇప్పుడు చెప్పిన విషయాన్ని మొన్న కూడా ప్రస్తావించారు. ఎవరు నోట్ చేసుకునా సంబంధిత మంత్రిగారే సమాధానం చెప్పాలని నిన్న కూడా నేను ఇక్కడికి వచ్చి చెప్పడం జరిగింది. ఈరోజు కూడా నేను వచ్చి చెప్పడం జరుగుతోంది. సభ్యులు అడిగిన ఏ ప్రశ్నకి కూడా సమాధానం మిస్ కాలేదని నేను భావిస్తున్నాను. సభ్యులు అడిగిన ప్రతి ప్రశ్నకీ సమాధానం వచ్చింది, సంతృప్తి పడ్డారని నేను అనుకుంటున్నాను. అధికారులు ఇక్కడ ఉంటున్నారు, రాసుకుంటున్నారు. మనకు ఇప్పుడున్న పరిస్థితుల్లో ప్రత్యేకంగా సభను మరొక రోజు పెంచడం సాధ్యం కాదనే విషయం మీకూ తెలుసు.

శ్రీ మహమ్మద్ అలీ షబ్బీర్: I am requesting the Chair to give direction. డైరెక్షన్ ఇచ్చి రెండు చోట్లా క్లాష్ కాకుండా చూడండి. మేము మాట్లాడిన తర్వాత సంబంధిత మంత్రి గారు సమాధానం చెబితే కొంచెం మర్యాదగా ఉంటుంది. నేను మంత్రిగారిని ఏమీ అనడం లేదు. ఆయన ఛైర్ ఆదేశాలు పాటిస్తారు. ఛైర్‌ని రిక్వెస్ట్ చేస్తున్నాను, డైరెక్షన్ ఇవ్వండి, మాకు మార్గం చూపించండి. రెండు చోట్లా క్లాష్ లేకుండా చూడండి. అక్కడ సియం గారు ఆన్సర్ చేస్తున్నపుడు సహజంగానే ప్రిన్సిపల్ సెక్రటరీలు, సెక్రటరీలు అందరూ అక్కడే ఉంటారు. మరి ఈ సభ పరిస్థితి ఏమిటి? ఈ సభ మర్యాద ఏమి కావాలి? ఎవరో జూనియర్ ఆఫీసర్స్ వచ్చి ఈ సభ కేబిన్‌లో కూర్చుంచే ఏమి గౌరవంగా ఉంటుంది? ఇద్దరు డెప్యూటీ సియంలు, హోం మినిస్టర్ ఈ సభకు చెందిన సభ్యులే. వారికి విజ్ఞప్తి చేస్తున్నాను, మీరు కూడా అక్కడ మాట్లాడి ఈ సభ గౌరవాన్ని పెంచండి.

12.00 మ. శ్రీ జి. జగదీశ్‌రెడ్డి: అధ్యక్షా, ఇక్కడ ఇబ్బంది ఏమీ లేకుండా ఎవరైనా ఒకరు ఉప ముఖ్యమంత్రి గారు ఉంటున్నారని గౌరవ ఎల్ఓపి గారే చెప్పారు. వారు సీనియర్ సభ్యులు, గతంలో ఎలా ఉండేది, ఇప్పుడు మార్పులు ఏమి వచ్చాయనేది కూడా వారికి తెలుసు. నేను దాని జోలికి పోను. గౌరవ సభ్యులు ఎటువంటి ప్రశ్నలు వేసినా, అనుమానాలు వ్యక్తం చేసినా, సూచనలు చేసినా వాటికి సమాధానం చెప్పేందుకు గౌరవ మంత్రివర్యులు, అధికారులు ఇక్కడ ఉంటున్నారు. వారు జూనియరా, సీనియరా అని కాదు. ఎవరైనప్పటికీ కూడా అధికారులు బాధ్యతారాహితంగానే ఉంటారు. వారు మాట్లాడింది, చెప్పింది చెప్పినట్లుగానే as it isగా ఇస్తున్నారు. ప్రభుత్వం కూడా వారిని సంతృప్తిపరిచేలా సమాధానం చెబుతోంది. రెండు సభలు నడుస్తున్నప్పుడు కొంత సమస్య తప్పకుండా ఉంటుంది. తరువాత ఇంకా మెరుగ్గా చేయడానికి అందరం కూర్చొని ఆలోచన చేద్దాం, అందులో తప్పేమీ లేదు. ఈరోజు వరకైతే ఇలా కానిద్దామని నా విజ్ఞప్తి.

అధ్యక్షా, తెలంగాణ రాష్ట్రం తెచ్చుకున్నదే ప్రత్యేకించి దళితులు, గిరిజనులు, మైనారిటీలు, బడుగు, బలహీన వర్గాల కొరకు. గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారు ఉద్యమ నాయకుడిగా ఉన్నటువంటి సందర్భంలోనే తెలంగాణ రాష్ట్రం వస్తే ఏం వస్తుంది. తెలంగాణ రాష్ట్రం వస్తే ఎవరెవరికి ప్రయోజనాలు ఎట్లా ఉంటాయనే విషయంలో వారు స్పష్టంగా చెప్పడం జరిగింది. మా మ్యానిఫెస్టోలో కూడా పెట్టడం జరిగింది. అటువంటి సందర్భంలో ప్రభుత్వం ఏర్పడిన తరువాత రెండున్నర సంవత్సర కాలంలో తెలంగాణ రాష్ట్ర ప్రభుత్వం ఏమేం చేసింది, వారి అభివృద్ధి కొరకు తీసుకున్న చర్యలన్నింటినీ కూడా చర్చ చేయడానికి తమరు అనుమతించినందుకు తమరికి మరియు సభకు ధన్యవాదాలు తెలియజేస్తున్నాను.

II. లఘు చర్చ

ఎస్సీ, ఎస్టీల అభివృద్ధి – ప్రభుత్వ చర్యలు

సామాజికంగా, ఆర్థికంగా అణచివేతకు గురైన ఎస్సీ, ఎస్టీ వర్గాల నిజమైన అభ్యున్నతి కోసం వాస్తవిక దృక్పథంతో ఆలోచించి, కార్యాచరణకు పూనుకోవాలని తెలంగాణ ప్రభుత్వం భావిస్తున్నది. అభివృద్ధికి అవసరమైన నిధులు కేటాయించడమే కాకుండా, ఆ అభివృద్ధి ఫలాలను పొందే చైతన్యాన్ని కూడా ఆ వర్గాల్లో పెంపొందించాలి. తద్వారా ఎస్సీ, ఎస్టీల జీవితాల్లో గుణాత్మకమైన మార్పును తీసుకురావాలి. ఇంతకాలంగా ఎన్నో ప్రభుత్వాలు ఎన్నో ప్రణాళికలు రచించినా, ఎంతో ధనం వెచ్చించినా, దళితవాడలు, ఆదివాసీ గూడేలు, గిరిజన తండాలు ఇంకా పేదరికానికి, వెనుకబాటుతనానికి గుర్తులుగానే మిగిలున్నాయి. తరతరాల వెనుకబాటుతనం కేవలం పైపై పూతలతో సమసిపోయేది కాదు. దేశమూ, రాష్ట్రమని

కాదు.. అన్ని వ్యవస్థలూ, అన్ని సమూహాలూ పూనుకుని దళితవాడల నుంచి దారిద్ర్యాన్ని తరిమికొట్టాలి అనే దృఢసంకల్పంతో కదిలినప్పుడే ఎస్సీ, ఎస్టీల జీవితాల్లో సమగ్ర వికాసం సాధ్యమవుతుంది.

తెలంగాణ బడుగు, బలహీన వర్గాల రాష్ట్రం. రాష్ట్ర జనాభాలో 85 శాతానికి పైగా ఎస్సీ, ఎస్టీ, బిసి, మైనారిటీ వర్గాల ప్రజలే ఉన్నారు. వీరిలో ఎక్కువ శాతం మంది నిరుపేదలే. సామాజిక అంతరాలలో ఎస్సీ, ఎస్టీ వర్గాలు చిట్ట చివరన ఉన్నారు. సమైక్య రాష్ట్రంలో కొనసాగిన దారుణమైన వివక్ష అన్ని వర్గాల ప్రజల జీవితాల్లో విధ్వంసం సృష్టించింది. సమాజం చివరి అంచున ఉండే ఎస్సీ, ఎస్టీ బతుకులను ఈ వివక్ష మరింత అల్లకల్లోలం చేసింది. వారు పొట్ట చేత పట్టుకుని చెట్టుకొకరు, పుట్టకొకరు అయి బతకాల్సిన దుస్థితి ఏర్పడ్డది. తెలంగాణ ఆవిర్భావంతోనే ఈ వర్గాల ప్రజల్లో తిరిగి ఆత్మవిశ్వాసం నెలకొల్పవచ్చని మేము ఉద్యమ సమయం నుంచి చెబుతూ వస్తున్నాం. విచ్ఛిన్నమయిన తెలంగాణ సమాజంలో అణగారిన వర్గాల జీవిక పూర్తిగా చెదిరిపోయింది. కాబట్టి సంక్షేమ రంగానికి ఎక్కువ ప్రాధాన్యం ఇవ్వాలని ప్రభుత్వం గట్టి నిర్ణయం తీసుకున్నది. అందుకే రాష్ట్ర బడ్జెట్లో సింహభాగం సంక్షేమ రంగానికే కేటాయించింది.

తెలంగాణ రావడానికి ముందు ఎస్సీ, ఎస్టీల విషయంలో అమలులో ఉన్న యాంత్రిక వైఖరికి భిన్నంగా మేము సృజనాత్మకమైన, ఆచరణయోగ్యమైన పంథాను అనుసరిస్తున్నాం. ఇదే ఉద్దేశ్యంతో ఎస్సీ, ఎస్టీ సంక్షేమ శాఖలను ఎస్సీ, ఎస్టీ అభివృద్ధి శాఖలుగా మార్చాం. సంక్షేమం పేరుతో అరకొర చర్యలు చేపట్టి, ఏదో చేశామనే పేరు పొందాలనే సంకుచిత వైఖరిని మేము అవలంభించదలుచుకోలేదు. రూపొందించిన ప్రతీ పథకం, ఇచ్చిన ప్రతీపైసా వారి అవసరాలను నిజంగా తీర్చాలి. వారి కడుపు నింపాలి. వారి బతుకు నిలబెట్టాలి. వ్యవసాయాధారిత దళిత కుటుంబాలకు మూడెకరాల పథకం ఈ స్ఫూర్తికొక మచ్చుతునక.

1983 నుంచి దళితులకు భూ పంపిణీ కార్యక్రమం జరుగుతున్నది. ఈ 32 ఏండ్లలో 16 ఏండ్లు కాంగ్రెస్ పార్టీ, 16 ఏండ్లు తెలుగుదేశం పార్టీ అధికారంలో ఉన్నాయి. అప్పటి నుంచి 2014 దాకా తెలంగాణలో 32,800 మందికి 39,798 ఎకరాల భూమిని పంచినట్లు రికార్డుల్లో ఉంది. ఒక్కొక్కరికి అర ఎకరం, ఎకరం, ఎకరం పావు చొప్పున భూమిని పంచారు. ఎక్కువ శాతం వ్యవసాయ యోగ్యం కాని భూమినే పంచిపెట్టారు. గుట్టలో, బోళ్లో, చెట్లున్నయో, పొదలున్నయో, చవుడో, బీడో ఏదో ఒకటి అన్నట్టుగా ఈ భూముల పంపిణీ తంతు జరిగింది. వీరు పంచినట్టు, వారు పొందినట్టు అయింది కానీ, ఎక్కడేసిన గొంగళి అక్కడే ఉంది. ఇలా పంచిపెట్టిన భూమి చాలా వరకు అయితే అక్కరకు రాకుండా పడిఉండడమో, లేదా అన్యాక్రాంతం అయిపోవడమో జరిగింది. మొత్తంమీద చూస్తే ఈ భూమి పంపిణీ ద్వారా దళితులు రైతులయిందీ లేదు. వ్యవసాయం చేసిందీ లేదు. వారి జీవితాలు బాగుపడింది అంతకంటే లేదు.

సామాజిక వేత్తల అంచనా ప్రకారం ఒక కుటుంబానికి మూడెకరాల భూవసతి కల్పిస్తే, అది వారు ఆ కుటుంబాన్ని పోషించుకోవడానికి అనువైన వనరుగా ఉపయోగపడుతుంది. అందుకే మా ఎన్నికల మానిఫెస్టోలో వ్యవసాయాధారిత పేద దళిత కుటుంబానికి మూడెకరాల చొప్పున భూమి పంపిణీ చేస్తామని మాటిచ్చాం. దాని ప్రకారమే తెలంగాణలో ఈ రెండున్నరేళ్లలో 3,671 మంది దళితులకు వ్యవసాయయోగ్యమైన భూమి ఒక్కొ క్కరికీ మూడెకరాల చొప్పున 9,663 ఎకరాలను పంపిణీ చేశాము. 32 సంవత్సరాల కాంగ్రెస్, టిడిపి ఏలుబడిలో దళితులకు ఏడాదికి సగటున 1,243 ఎకరాలు పంచితే, టిఆర్ఎస్ ప్రభుత్వం రెండున్నరేళ్ల కాలంలో ఏడాదికి సగటున 3,865 ఎకరాలు పంపిణీ చేసింది. దళితుల భూపంపిణీ కోసం కాంగ్రెస్ ప్రభుత్వం 16 ఏండ్లలో పెట్టిన ఖర్చు 2.65కోట్లు. టిడిపి ప్రభుత్వం 16 ఏండ్లలో పెట్టిన ఖర్చు రూ.71.01కోట్లు. టిఆర్ఎస్ ప్రభుత్వం రెండున్నరేళ్లలో పెట్టిన ఖర్చు రూ.405.66కోట్లు. వ్యవసాయయోగ్యమైన భూమి ఇవ్వడంతో సరిపుచ్చకుండా ఆ భూమిలో వారు వెంటనే వ్యవసాయం ప్రారంభించడానికి వీలుగా బోరు వేయించి, కరెంటు కనెక్షన్ ఇప్పించి, మోటారును కూడా బిగించి ఇస్తున్నాం. ఈ సదుపాయాలన్నిటితో పాటు మొదటి పంటకు అవసరమైన పెట్టుబడిని కూడా సమకూరుస్తున్నాం. దీన్ని బట్టి మేము అనుసరిస్తున్న దళితులకు భూమి పంపిణీ పథకం ఎంత సమగ్ర దృష్టితో కూడుకున్నదో ప్రజలు ఈరోజు తమ అనుభవం ద్వారానే తెలుసుకుంటున్నారు. భూపంపిణీ దళిత కూలీలను నిజంగానే వ్యవసాయం చేసే రైతులను చేసింది. ఇది మాకెంతో సంతృప్తిని, సంతోషాన్ని కలిగిస్తున్నది. శ్రమజీవులైన దళిత మహిళలకు సాధికారికతను కల్పించడంకోసం భూమి పట్టాను మహిళ పేరుతోనే అందిస్తున్నాం. దళితులకు భూపంపిణీ నిర్ణీత కాల వ్యవధిలో ముగిసే కార్యక్రమం కాదు. ఇది ఒక నిరంతర కార్యక్రమం. రానున్న సంవత్సరాలలో కూడా భూమి లభ్యతకు అనుగుణంగా భూపంపిణీ కొనసాగుతూనే ఉంటుంది.

ఎస్సీ, ఎస్టీ వర్గాలకు చెందిన రైతుల ఆర్థిక, సామాజిక ప్రగతికి ప్రభుత్వం మరిన్ని చర్యలు చేపట్టింది. ఎస్సీ, ఎస్టీలకు వందశాతం సబ్సిడీతో మైక్రో ఇరిగేషన్ పథకం అమలు చేస్తున్నది. ఎస్సీ, ఎస్టీ

రైతులకు రాజకీయావకాశాలు పెంచేందుకు చరిత్రలో ఎన్నడూ లేని విధంగా, దేశంలో ఏ రాష్ట్రంతో కూడా లేని విధంగా తెలంగాణ రాష్ట్రంలో మార్కెట్ కమిటీల్లో రిజర్వేషన్ విధానం ప్రవేశ పెట్టాం. దీనివల్ల తెలంగాణలో 25 మంది ఎస్సీ రైతులు, 10 మంది ఎస్టీ రైతులు మార్కెట్ కమిటీ ఛైర్‌పర్సన్లు కాగలిగారు. షెడ్యూల్డ్ ఏరియాలోని 13 వ్యవసాయ మార్కెట్లలో కూడా ఎస్టీలే మార్కెట్ ఛైర్‌పర్సన్లయ్యారు. ఎస్సీ, ఎస్టీ రైతులు నాయకులుగా ఎదగడానికి, మార్కెట్ వ్యవహారాల్లో ఎస్సీ, ఎస్టీల భాగస్వామ్యం పెరిగేందుకు ఈ రిజర్వేషన్లు ఎంతగానో దోహదపడతాయి.

దళితులు విద్యావంతులైనప్పుడే సామాజిక పరివర్తన సాధ్యమని అంబేడ్కర్ మహాశయుడు నిరంతరం బోధించాడు. ఈ రోజు తెలంగాణలో ఉన్న ఎస్సీ, ఎస్టీ వర్గాలలో ఒక తరాన్ని కనుక పట్టుపట్టి విద్యావంతులుగా మార్చగలిగితే తెలంగాణ సామాజిక స్వరూపమే మారిపోతుందని మేం విశ్వసిస్తున్నాం. అనేక కారణాల వల్ల ఎస్సీ, ఎస్టీలు చదువుకు దూరమవుతున్నారు. ఎస్సీ, ఎస్టీలలో నేటికీ అక్షరాస్యత శాతం అతితక్కువగా ఉంది. కొంత మంది చదువు ప్రారంభించినా పరిస్థితులు అనుకూలించక డ్రాపవుట్స్‌గా మిగిలిపోతున్నారు. నిజానికి వీరు డ్రాపవుట్స్ కాదు. సమాజం అందదొరకక పోవడం వల్ల విద్యకు దూరమైపోతున్న పుషవుట్స్. తెలంగాణ వచ్చిన తర్వాత ఈ పరిస్థితిని మార్చి తీరాలని మేము ఉద్యమ కాలంలోనే అనుకున్నాం. అందుకే తెలంగాణ రాష్ట్రంలో కెజి టు పిజి విద్యావిధానం అమలు చేస్తామని ప్రకటించాం. ప్రభుత్వ రంగంలోని విద్యాసంస్థలను బలోపేతం చేసినప్పుడే ఎస్సీ, ఎస్టీలకు చదువుకునే అవకాశం కలుగుతుంది. తమ పిల్లలను చదివించేందుకు శక్తి చాలక చాలామంది పిల్లల్ని బడిలో చేర్చడం లేదు. విద్యార్థుల సమగ్ర పోషణతో పాటు గ్లోబల్ ప్రమాణాలకు ధీటుగా ఇంగ్లీషు మీడియంలో విద్యను అందించాలంటే రెసిడెన్షియల్ విద్యావిధానాన్ని పెద్ద ఎత్తున ప్రోత్సహించాలని నిర్ణయం తీసుకున్నాం. అందులో భాగంగానే రాష్ట్రంలో పెద్ద సంఖ్యలో రెసిడెన్షియల్ స్కూల్స్ ఏర్పాటు చేస్తున్నాం. ఎస్సీ, ఎస్టీ గురుకులాలతోనే కెజి టు పిజి విద్యావిధానానికి తొలి అడుగులు పడ్డాయి. రాష్ట్రంలో కొత్తగా ఎస్సీల కోసం 103, ఎస్టీలకోసం 51 రెసిడెన్షియల్ పాఠశాలలు ఏర్పాటు చేశాం.

ఉన్నత చదువులు చదవడానికి ఎస్సీ విద్యార్థినులు పడే అగచాట్లు అన్నీ ఇన్నీ కాదు. ఈ విషయాన్ని దృష్టిలో పెట్టుకుని ఎస్సీ విద్యార్థినుల కోసం గతంలో ఎన్నడూ లేని విధంగా 30 రెసిడెన్షియల్ డిగ్రీ కాలేజీలు మంజూరు చేశాం. ఈ ఏడాది 23 ప్రారంభించాం. వచ్చే ఏడాది మిగతా ఏడు డిగ్రీ రెసిడెన్షియల్ కాలేజీలు ప్రారంభిస్తున్నాం. పిజీతో పాటు ఇతర కోర్సులు చదివే దళిత అమ్మాయిల కోసం రాష్ట్ర వ్యాప్తంగా ప్రత్యేక హాస్టళ్లు నెలకొల్పే ప్రయత్నాలు చేస్తున్నాం. వచ్చే విద్యాసంవత్సరం నాటికి పాతవి, కొత్తవీ కలిపి మొత్తం 413 ఎస్సీ, ఎస్టీ రెసిడెన్షియల్ స్కూళ్లలో 2లక్షల 58వేల మంది విద్యార్థులు చదువుకోగలుగుతారు.

ఉన్నత చదువుల కోసం విదేశాలకు వెళ్లే ఎస్సీ, ఎస్టీ పిల్లలకు ఓవర్సీస్ స్కాలర్‌షిప్ ద్వారా ఇచ్చే ఆర్థిక సహాయాన్ని మా ప్రభుత్వం గణనీయంగా పెంచింది. గతంలో ఒక్కో విద్యార్థికి 10 లక్షల రూపాయలు మాత్రమే ఇచ్చేవారు. ప్రస్తుతం టిఆర్ఎస్ ప్రభుత్వం ఒక్కొక్కరికి 20 లక్షల రూపాయలు ఇస్తున్నది. ఈ రెండున్నరేళ్లలో 283 మంది ఎస్సీ, 85 మంది ఎస్టీ విద్యార్థులు ఓవర్సీస్ స్కాలర్ షిప్ పొంది విదేశాల్లో ఉన్నత విద్యను అభ్యసిస్తున్నారు. ఓవర్సీస్ స్కాలర్ షిప్ పథకం ద్వారా తెలంగాణ వచ్చే నాటికి కేవలం 42 మంది ఎస్సీలు, నలుగురు ఎస్టీలకు మాత్రమే ఆర్థిక సహాయం అందింది. కానీ ఈ రెండేళ్లలో 283 మంది ఎస్సీలు, 63 మంది ఎస్టీలు ఈ పథకం ద్వారా లబ్ది పొందారు. తెలంగాణ వచ్చే నాటికి ఓవర్సీస్ స్కాలర్‌షిప్ పథకం మీద పెట్టిన ఖర్చు రూ.4.60కోట్లు. తెలంగాణ వచ్చిన తరువాత పెట్టిన ఖర్చు రూ.42.76కోట్లు. తెలంగాణ రాష్ట్రం ఆవిర్భావానికి ముందు రాష్ట్రంలో కేవలం ఒకే ఒక్క ఎస్సీ స్టడీ సర్కిల్ ఉండేది. టిఆర్ఎస్ ప్రభుత్వం కొత్తగా 9 స్టడీ సర్కిల్స్ మంజూరు చేసి, పాత పది జిల్లాల్లో జిల్లా కొకటి చొప్పున ఏర్పాటు చేశాం. ప్రస్తుతం రాష్ట్రంలో నాలుగు ఎస్టీ స్టడీ సర్కిళ్లున్నాయి. ఎస్టీ జనాభా ఎక్కువ ఉన్న జిల్లాల్లో కొత్తగా ఎస్టీ స్టడీ సర్కిళ్లు ప్రారంభించాలని అధికారులకు ఆదేశాలు జారీ చేశాం. వచ్చే విద్యా సంవత్సరం నుంచి కొత్తగా మరికొన్ని ఎస్టీ స్టడీ సర్కిళ్లు ప్రారంభమవుతాయని ఈ సభ ద్వారా ప్రకటిస్తున్నాను. ఎస్సీ, ఎస్టీ పిల్లలు చదువుకుని బాగా ఎదగాలని, భవిష్యత్ తెలంగాణ ప్రగతి రథ సారథులు వారే కావాలనే ఈ ప్రభుత్వం కోరుకుంటున్నది.

సమాజంలో ఆడపిల్ల అంటేనే గుండెలమీద కుంపటి అనే భావన ఉంది. పేద కుటుంబాలకు ఆడపిల్ల పెళ్లి ఒక ఆర్థిక భారంగా మారింది. ఎస్సీ, ఎస్టీ కుటుంబాలు ఆడపిల్ల పెళ్లితో మోయలేనంత అప్పుల బరువుతో కుంగిపోతున్నాయి. ఆడపిల్లలను పురిట్లోనే చంపేయడం, పుట్టిన పిల్లలను అమ్మేసుకోవడం వంటి అమానవీయ సంఘటనలు సమాజంలో చోటు చేసుకుంటున్నాయి. అందుకే పేదింటి ఆడపిల్ల పెళ్లి భారాన్ని పంచుకోవాలని ప్రభుత్వం భావించింది. కళ్యాణలక్ష్మి పథకం తెచ్చింది. గతంలో ఎప్పుడూ ఏ ప్రభుత్వం చేయని ఆలోచన. ఇప్పటి దాకా 51,287 మంది ఎస్సీలకు, 28,839 మంది ఎస్టీలకు కళ్యాణలక్ష్మి పథకం ద్వారా ఒక్కొక్కరికి

రూ.51,000/- చొప్పున మొత్తం రూ.408.64 కోట్లు అందించాం. 18 ఏండ్లు నిండిన అమ్మాయిలే ఈ పథకానికి అర్హులనే ప్రభుత్వ నిబంధన వల్ల, బాల్య వివాహాలు గణనీయంగా తగ్గిపోయాయి. కళ్యాణలక్ష్మీ పథకం ద్వారా ఆడపిల్లల పెండ్లి భారం తగ్గడమే కాకుండా బాల్య వివాహాలు తగ్గిపోవడమనే సామాజిక ప్రయోజనం కూడా నెరవేరుతున్నది.

ఎస్సీ, ఎస్టీ వర్గాలకు చెందిన ఔత్సాహిక పారిశ్రామిక వేత్తలను ప్రోత్సహించడానికి ప్రభుత్వం తెలంగాణ స్టేట్ ప్రోగ్రామ్ ఫర్ రాపిడ్ ఇంకుబేషన్ ఆఫ్ దళిత్ ఎంటర్ ప్రెన్యూర్స్ (TS PRIDE) అనే కొత్త కార్యక్రమం అమలు చేస్తున్నది. దీని ద్వారా తెలంగాణలో ఎస్సీ, ఎస్టీలు స్థాపించే పరిశ్రమలకు ఒక్కో యూనిట్‌కు ఇచ్చే పవర్ సబ్సిడీని రూపాయి నుంచి రూపాయిన్నరకు పెంచాము. చిన్నతరహా పరిశ్రమలు, ఫుడ్ ప్రాసెసింగ్ యూనిట్లు నెలకొల్పే ఎస్సీ, ఎస్టీలు రుణాలపై కేవలం పావలా వడ్డీ మాత్రమే చెల్లించే వెసులుబాటును కొనసాగిస్తున్నాం. ఇన్వెస్ట్‌మెంట్ సబ్సిడి కార్యక్రమం ద్వారా పరిశ్రమల స్థాపనకు అయ్యే వ్యయంలో ఎస్సీ, ఎస్టీలకు 35 శాతం సబ్సిడీని ప్రభుత్వం అందిస్తున్నది. ఎస్సీ, ఎస్టీ మహిళా పారిశ్రామికవేత్తలకిచ్చే సబ్సిడీని ఐదు శాతం పెంచి 45 శాతం ఇస్తున్నది. సేల్స్ టాక్స్ మినహాయింపును 50 నుంచి వంద శాతానికి పెంచాం. టిఎస్ ప్రైడ్ ద్వారా 2,875 మంది ఎస్సీలు, 1,280 మంది ఎస్టీలు ప్రభుత్వం అందించే ప్రయోజనం పొందారు. ఎస్సీ, ఎస్టీలు పారిశ్రామిక రంగంలో ఎదుగుతుండడం మనందరికీ గర్వకారణం. ఈ పథకం ద్వారా ప్రభుత్వం ఇచ్చిన రాయితీల వల్ల ఎస్సీలు రూ.125.46కోట్లు, ఎస్టీలు రూ.66.41కోట్లు ప్రయోజనం పొందారు. ఇంజనీరింగ్ పూర్తిచేసిన ఎస్సీ, ఎస్టీలకు తగు శిక్షణ ఇచ్చి ప్రభుత్వ అభివృద్ధి కార్యక్రమాల కాంట్రాక్టు పనులు అప్పగించాలని ప్రభుత్వం నిర్ణయించింది. ఎస్సీ, ఎస్టీలకు కాంట్రాక్టు పనుల్లో రిజర్వేషన్ కల్పించబోతున్నాం. దీనికి సంబంధించిన విధి విధానాలు తయారవుతున్నాయి.

ఎస్సీ ఎస్టీ వర్గాల్లోని యువకులు స్వయం ఉపాధి పొందేందుకు అమలు చేస్తున్న ఎకనామికల్ సపోర్టు స్కీమ్‌లో కూడా సబ్సిడీలు గణనీయంగా పెంచాం. గతంలో గరిష్టంగా లక్ష రూపాయలు, 60 శాతానికి మించకుండా ఉండేది. ఇప్పుడు గరిష్టపరిమితిని రూ.5 లక్షలకు పెంచాం. ఈ రెండున్నరేళ్లలో 32,041 మంది ఎస్సీలకు, 14,732 మంది ఎస్టీలకు స్వయం ఉపాధి కోసం రూ.380 కోట్లు సబ్సిడీగా అందించాం.

సమైక్య రాష్ట్రంలో తెలంగాణ ఎస్టీలకు 6 శాతం రిజర్వేషన్ మాత్రమే లభించింది. తెలంగాణ ఏర్పడడం వల్ల ఎస్టీల జనాభా 9 శాతానికి పెరిగింది. రాజ్యాంగం ప్రకారం ఎస్టీలకు జనాభా ప్రాతిపదికన రిజర్వేషన్లు అమలు కావాలి. తెలంగాణ వచ్చిన తర్వాత ఎస్టీలకు జనాభా ప్రకారం రిజర్వేషన్లు కల్పిస్తామని మేము ఎన్నికల సమయంలో హామీ ఇచ్చాం. దాని ప్రకారం ఎస్టీల రిజర్వేషన్ పెంచే విషయాన్ని పరిశీలించేందుకు, వారి సామాజిక, ఆర్థికస్థితిగతులను అధ్యయనం చేసేందుకు ప్రభుత్వం చెల్లప్ప కమిషన్‌ను నియమించింది. ఆ కమిషన్ రాష్ట్రమంతా పర్యటించింది. వివిధ వర్గాలను కలిసింది. అందరి అభిప్రాయాలు తీసుకుంది. ప్రభుత్వానికి నివేదిక సమర్పించింది. ఈ నివేదిక ప్రకారం ఎస్టీల జనాభాకు అనుగుణంగా రిజర్వేషన్ పెంచాలని ప్రభుత్వం నిర్ణయం తీసుకుంది. త్వరలోనే ఎస్టీ రిజర్వేషన్ పెంపు బిల్లు సభలో ప్రవేశ పెడతామని నేను సంతోషంగా ప్రకటిస్తున్నాను.

ప్రత్యేక గ్రామ పంచాయితీలుగా లేకపోవడం వల్ల గిరిజన తండాలు అభివృద్ధికి దూరంగా ఉన్నాయనే అభిప్రాయం ఎస్టీ వర్గాల్లో ఉంది. ఇది వాస్తవం కూడా. తండాలను గ్రామ పంచాయితీలుగా మార్చాలనే డిమాండ్ ఎన్నటి నుంచో వస్తున్నది. అనేక ఉద్యమాలు కూడా జరిగాయి. గతంలో పరిపాలించిన పార్టీలు ఎన్నికల సమయంలో హామీ ఇచ్చి, తర్వాత ఆ విషయాన్ని మరిచిపోయేవి. కానీ టిఆర్ఎస్ ప్రభుత్వం గిరిజన తండాలను గ్రామ పంచాయితీలుగా మార్చే విషయంలో చిత్తశుద్ధితో ఉంది. వచ్చే గ్రామ పంచాయితీ ఎన్నికల నాటికి తండాలను గ్రామ పంచాయితీలుగా మారుస్తామని ఈ సభ ద్వారా ఎస్టీ సోదరులకు తెలియచేస్తున్నాను.

తెలంగాణ రాష్ట్రసాధన ఉద్యమంలో కళాకారులది గొప్ప పాత్ర. వారిలో ఎస్సీలు, ఎస్టీలు, ఇతర బలహీన వర్గాల వారే ఎక్కువున్నారు. తెలంగాణ ఉద్యమంలో కళాకారుల పాత్రను గుర్తించి, గౌరవించేందుకు ప్రభుత్వం తెలంగాణ సాంస్కృతిక సారథిని ఏర్పాటు చేసింది. అందులో మొత్తం 550 మంది కళాకారులకు ఉద్యోగాలు వస్తే, వారిలో 319 మంది ఎస్సీలు, 38 మంది ఎస్టీలున్నారు.

నేను ముందే చెప్పినట్లు, తెలంగాణ రాష్ట్ర ప్రభుత్వం సంక్షేమ రంగానికి అత్యధిక ప్రాధాన్యం ఇస్తున్నది. దాదాపు రూ.30వేల కోట్లతో 33 పథకాలను సంక్షేమ పథకాలను ప్రభుత్వం అమలు చేస్తున్నది. పేదల సంక్షేమం కోసం అమలు చేస్తున్న ఈ కార్యక్రమాల ద్వారా ఎస్సీ, ఎస్టీలే ఎక్కువగా లబ్ధి పొందుతున్నారు. అంటే, పేదల కోసం పెట్టే ఖర్చులో ఎక్కువ మొత్తం ఎస్సీ, ఎస్టీ కుటుంబాలకు నేరుగా అందుతున్నది.

- ఆసరా పెన్షన్లు అందుకుంటున్న వారిలో 4,66,167 మంది ఎస్సీలు, 2,34,817 మంది ఎస్టీలున్నారు.
- పెన్షన్ పొందుతున్న బీడీ కార్మికుల్లో ఎస్సీలు 27,034 మంది, ఎస్టీలు 3,909 మంది ఉన్నారు.
- రుణమాఫీ పొందిన రైతుల్లో 6,01,024 మంది ఎస్సీలు, 4,57,474 మంది ఎస్టీలున్నారు.
- ఫీజు రీ-యింబర్స్‌మెంట్ పొందుతున్న విద్యార్థుల్లో 2,34,708 మంది ఎస్సీలు, 1,27,007 మంది ఎస్టీలున్నారు.
- ఆరుకిలోల బియ్యం అందుకుంటున్న వారిలో 63,39,709 మంది ఎస్సీలు, 19,56,805 మంది ఎస్టీలున్నారు.
- హాస్టళ్లు, స్కూళ్లలో సన్నబియ్యంతో అన్నం పెడుతున్న కారణంగా 6,56,509 మంది ఎస్సీ విద్యార్థులు, 2,03,205 మంది ఎస్టీ విద్యార్థులు ప్రయోజనం పొందుతున్నారు.
- ఆరోగ్యలక్ష్మి పథకం ద్వారా ప్రయోజనం పొందుతున్న వారిలో 5,51,747 మంది ఎస్సీలు, 3,87,190 మంది ఎస్టీలున్నారు.
- మిషన్ భగీరథ ద్వారా నల్లా ద్వారా మంచినీరందుకునే వారిలో ఎస్సీ కుటుంబాలు 1,68,281, ఎస్టీ కుటుంబాలు 71,604.
- పేద వృద్ధ కళకారులకందించే పెన్షన్ పథకంలో 25 శాతం ఎస్సీ, ఎస్టీలు ప్రయోజనం పొందుతున్నారు.

వివిధ సందర్భాల్లో ప్రత్యేకత చాటుకుంటున్న ఎస్సీ, ఎస్టీలకు అవసరమైన ప్రోత్సాహాన్ని అందిస్తున్నది. ఎవరెస్టు శిఖరాన్ని అధిరోహించి తెలంగాణ రాష్ట్రానికి గర్వకారణంగా నిలిచిన పూర్ణ, ఆనంద్ అనే విద్యార్థులను స్వాతంత్ర్య దినోత్సవం రోజున ఘనంగా సన్మానించడంతో పాటు చెరో రూ.25లక్షల చొప్పున ప్రోత్సాహం అందించాం. వారిద్దరి కుటుంబాలకు చెరో ఐదెకరాల స్థలం కూడా కేటాయిస్తున్నాం. ఆదిలాబాద్ జిల్లాకు చెందిన అజ్మీరా బాబి పైలట్ శిక్షణ కోసం రూ.25లక్షలు సహాయం అందించాం.

సమాజంలో అత్యంత వెనుకబడిన వర్గాలైన ఎస్సీ, ఎస్టీలకు జనాభా పరంగా నిధులు కేటాయించి, ఖర్చు చేయడానికి ఉద్దేశించిన ఎస్సీ, ఎస్టీ సబ్‌ప్లాన్ చట్టాన్ని మా ప్రభుత్వం సమర్థవంతంగా అమలు చేస్తున్నది. ఎస్సీ, ఎస్టీ సబ్‌ప్లాన్ కింద కేటాయించిన నిధులనే కాకుండా, అంతకన్నా ఎక్కువ మొత్తాన్నే ఆయా వర్గాల అభివృద్ధి కోసం వినియోగిస్తున్నదని సగర్వంగా ప్రకటిస్తున్నాము. గతంతో పోలిస్తే ఈ రెండున్నరేళ్లలోనే ఎస్సీ, ఎస్టీల అభివృద్ధికి ఎక్కువ సబ్‌ప్లాన్ నిధులు ఖర్చు చేశామనే వాస్తవాన్ని సభ దృష్టికి తెస్తున్నాము.

2011-12లో ఎస్సీలకు రూ.2,152 కోట్లు, ఎస్టీలకు రూ.929 కోట్లు ఖర్చు పెట్టారు.

2012-13లో ఎస్సీలకు రూ.2,127 కోట్లు, ఎస్టీలకు రూ.1023 కోట్లు ఖర్చు పెట్టారు.

2013-14లో ఎస్సీలకు రూ.2,042 కోట్లు, ఎస్టీలకు రూ.833 కోట్లు ఖర్చు పెట్టారు.

తెలంగాణ వచ్చిన తర్వాత లెక్కలు గమనిస్తే ఎస్సీలు, ఎస్టీలకు మా ప్రభుత్వం ఎంత ప్రాధాన్యత ఇస్తుందో అర్థం అవుతుంది.

2014-15లో ఎస్సీలకు రూ.2,913 కోట్లు, ఎస్టీలకు రూ.1,728 కోట్లు ఖర్చు చేశాం.

2015-16లో ఎస్సీలకు రూ.4,601 కోట్లు, ఎస్టీలకు రూ.3.187 కోట్లు ఖర్చు చేశాం. 2016-17లో ఇప్పటి దాకా రూ.4,515 కోట్లు, ఎస్టీలకు రూ.2,907 కోట్లు ఖర్చు చేశాం.

కాంగ్రెస్ ప్రభుత్వం రాష్ట్రంలో 2013-14 లోనే ఎస్సీ, ఎస్టీ సబ్ ప్లాన్ చట్టం చేసింది. దాని ప్రకారమే నిధులు కేటాయించి, ఖర్చు చేసింది. 2013-14 ఆర్థిక సంవత్సరం ప్లాన్ బడ్జెట్‌లో ఖర్చు చేసింది రూ.17,583కోట్లు. అందులో ఎస్సీల కోసం చేసిన ఖర్చు రూ.2,042కోట్లు, ఎస్టీల కోసంచేసిన ఖర్చు రూ.833కోట్లు. అంటే ప్రణాళికా వ్యయంలో ఎస్సీల కోసం 11.61 శాతం, ఎస్టీల కోసం 4.74 శాతం మాత్రమే ఖర్చు చేశారు.

తెలంగాణ వచ్చిన తరువాత, 2014-15 సంవత్సరంలో ప్రణాళిక వ్యయంలో ఎస్సీలకు 12.32 శాతం ఎస్టీలకు 7.30 శాతం నిధులు ఖర్చు చేశాము.

2015-16 సంవత్సరంలో 11.52 ఎస్సీలకు 7.98 ఎస్టీలకు ఖర్చు చేశాము.

2016-17లో ఇప్పటికి ఎస్సీలకు 13.20 శాతం, ఎస్సీలకు 9.18 శాతం ఖర్చు చేశాం.

మొత్తం బడ్జెట్ లెక్కలు పరిగణలోకి తీసుకుంటే ఎస్సీ, ఎస్టీల కోసం ఈ ప్రభుత్వం పెట్టిన ఖర్చు సబ్ ప్లాన్ కన్నా చాలా ఎక్కువ ఉంది. 2016-17 సంవత్సరంలో సబ్‌ప్లాన్ ద్వారా ఎస్సీల కోసం చేసిన ఖర్చు రూ.4,515కోట్లు. ఎస్టీల కోసం చేసిన ఖర్చు రూ.2,907కోట్లు. అదే సమయంలో మొత్తం బడ్జెట్లో ఎస్సీల కోసం చేసిన ఖర్చు

రూ.6,347కోట్లు. ఎస్టీల కోసం చేసిన ఖర్చు రూ.3,942కోట్లు. ఇదంతా 9 నెలల సమయలోనే చేసిన ఖర్చు. మిగిలిన మూడు నెలల్లో మరిన్ని నిధులు ఎస్సీ, ఎస్టీల కోసం ఖర్చయ్యే అవకాశం ఉంది.

ఎస్సీ, ఎస్టీల స్థితిగతులు మార్చేందుకు, వారిలో ఆత్మవిశ్వాసాన్ని నింపేందుకు మిగతా వారితో సమానంగా అవకాశాలు అందిపుచ్చుకునేందుకు అవసరమైన అన్ని చర్యలను ప్రభుత్వం చేపడుతుంది. ఇప్పటి వరకు చెప్పిన లెక్కలు, వివరాలు మా ప్రభుత్వం ఎస్సీ, ఎస్టీల అభివృద్ధి కోసం ఎంత చిత్తశుద్ధితో పనిచేస్తున్నదో చెప్పడానికి కొన్ని ఉదాహరణలు మాత్రమే. ఎస్సీ, ఎస్టీల అభివృద్ధి కోసం చేపట్టిన కార్యక్రమాలు గతంలో కన్నా మెరుగ్గా ఉన్నప్పటికీ, ఇంకా చేయాల్సింది చాలానే ఉన్నదని ఈ మా ప్రభుత్వం భావిస్తున్నది. ఈ రెండు వర్గాల పురోభివృద్ధికి మరిన్ని ప్రణాళికలు రచించి, వాటిని చిత్తశుద్ధితో అమలు చేస్తామని ఈ సభ ద్వారా తెలంగాణ ప్రజలకు తెలియచేస్తున్నాము. సమాజంలోని అన్ని వర్గాల ప్రజలు సమాన అభివృద్ధి పొందినప్పుడే బంగారు తెలంగాణ రూపుదిద్దుకుంటుంది.

12.40 మ. మిస్టర్ ఛైర్మన్ : ప్రత్యేక ప్రస్తావనలో ప్రసావించబడే అంశం సంబంధిత శాఖకు వెళుతుంది. కావున ఆ విషయాన్ని మాత్రమే ప్రస్తావించాలని గౌరవ సభ్యులందరికీ సూచిస్తున్నాను.

III. సభా కార్యక్రమం

1. ప్రత్యేక ప్రస్తావనలు

(A) డా. పల్లా రాజేశ్వర్ రెడ్డి : తెలంగాణ రాష్ట్రంలో గత మూడు సంవత్సరాలలో రోడ్డు ప్రమాదాలు క్రమంగా ప్రతి సంవత్సరం పెరుగుతున్నాయి. ముఖ్యంగా సైబరాబాద్, హైదరాబాద్ అగ్రభాగాన, దాని చుట్టుప్రక్కల జిల్లాల్లో మెదక్, నల్గొండ, మహబూబ్‌నగర్ వంటి జిల్లాల్లో కూడా ఈ యొక్క రోడ్డు ప్రమాదాలు పెరుగుతున్నాయి. మొత్తం మన రాష్ట్రంలో 1.17 కోట్లు వాహనాలు ఉన్నాయి. అందులో 26,837 కిలోమీటర్లు ఆర్ అండ్ బికి సంబంధించిన రోడ్లు కాగా మిగతా రోడ్లు కూడా ఉన్నాయి. అందులో నేషనల్ హైవేలలో గాని, రోడ్డు హైవేలలో గాని మన ప్రభుత్వం కొన్ని చర్యలు తీసుకోవలసిన అవసరమున్నది.

ఎందుకంటే గత సంవత్సరంలో 19,000 మంది రోడ్డు ప్రమాదంలో చనిపోతే, 2016 సంవత్సరం 20,291 మంది రోడ్డు ప్రమాదంలో చనిపోవడం జరిగింది. చనిపోయిన వారి సంఖ్య గత సంవత్సరం కంటే 2016 సంవత్సరం పెరిగింది. ఈ విషయాన్ని దృష్టిలో పెట్టుకొని హైదరాబాద్, సైబరాబాద్ పరిధిలోనే కాకుండా ఎక్కువగా హైవేలు ఉండి జన సాంద్రత ఉన్న ప్రాంతాలలో, వాహనాలు ఎక్కువగా ఉన్న ప్రాంతాలలో కూడా డ్రంక్ అండ్ డ్రైవ్ ఏవైతే చెక్కింగ్స్ ఉన్నాయో, అది చేయడం ద్వారా ఇక్కడ కొంత వరకు తగ్గడం జరిగింది. కాబట్టి అక్కడ కూడా ఇటువంటి పెడితే బాగుంటుందని తమరి ద్వారా గౌరవ హోంమంత్రి గారికి నేను విజ్ఞప్తి చేస్తున్నాను.

శ్రీ నాయిని నర్సింహా రెడ్డి : అధ్యక్షా, గౌరవ సభ్యులు చెప్పిన విషయాన్ని నోట్ చేసుకున్నాను. తప్పకుండా దీని నివారణ కొరకు తగిన చర్యలు తీసుకుంటాము.

(B) శ్రీ పాతూరి సుధాకర్ రెడ్డి : మన తెలంగాణ రాష్ట్రంలోని పోలీస్ శాఖలో ఎపియస్‌పి, సివిల్, ఏఆర్, సిపిఎల్ అనే శాఖలు పని చేస్తున్నాయి. ఆ శాఖలలో పని చేస్తున్న ఉద్యోగులందరినీ కూడా ఒకే గొడుగు క్రిందకు తీసుకువచ్చే ప్రతిపాదన ప్రభుత్వం చేస్తోందా? కాబట్టి అటువంటి ఆలోచనను ప్రభుత్వం పరిశీలిస్తుందా, లేదా? అని తమరి ద్వారా గౌరవ హోంమంత్రి గారికి విజ్ఞప్తి చేస్తున్నాను.

శ్రీ నాయిని నర్సింహా రెడ్డి : అధ్యక్షా, గౌరవ సభ్యులు శ్రీ పాతూరి సుధాకర్ రెడ్డి గారు చెప్పినట్లు, ఆ విషయం ప్రభుత్వ పరిశీలనలో ఉంది కానీ, ఇంకా ఫైనలైజ్ కాలేదు. అయినా, సభ్యులు ప్రస్తావించిన అంశాన్ని నోట్ చేసుకోవడం జరిగింది.

(C) శ్రీ నారదాసు లక్ష్మణ్ రావు : తెలంగాణ రాష్ట్ర టూరిజం కార్పోరేషన్‌లో గత 15 సంవత్సరాల నుండి దాదాపు 260 మంది ఉద్యోగులు కాంట్రాక్ట్ మరియు ఔట్‌సోర్సింగ్ పద్ధతిలో పని చేస్తున్నారు. వీరికి చెల్లిస్తున్న జీతాలు అరకొరగా మాత్రమే ఉన్నాయి. అయితే 15 సంవత్సరాల నుండి పని చేస్తున్నప్పటికీ ప్రభుత్వం వీరిని రెగ్యులరైజ్ చేయలేదు. అంతేకాదు టూరిజం కార్పోరేషన్ బోర్డు కూడా సమాన పనికి సమాన వేతనం చెల్లించాలని తీర్మానం చేసింది. అంతేకాకుండా ఇటీవల సుప్రీం కోర్టు కూడా సమాన పనికి సమాన వేతనం చెల్లించాలని జడ్జిమెంట్ కూడా ఇచ్చింది. కాబట్టి వీరందరినీ రెగ్యులరైజ్ చేయాలని తమరి ద్వారా మంత్రిగారిని కోరుతున్నాను.

శ్రీ ఈటల రాజేందర్ : అధ్యక్షా, గౌరవ సభ్యులు చెప్పిన విషయాన్ని నోట్ చేసుకోవడం జరిగింది. తప్పకుండా పరిశీలన చేస్తాము.

(D) శ్రీమతి ఆకుల లలిత : అధ్యక్షా, ఒకపక్క ఐ.టి. రంగాన్ని అభివృద్ధి చేయాలని, మరోపక్కన కాలేజీలలో బయోమెట్రిక్ విధానాన్ని అమలు చేయాలని చెబుతూనే మరోపక్కన 163 ఇంజనీరింగ్ కాలేజీల అఫిలియేషన్‌ను రద్దు చేయడంతో, వారు కోర్టుకి వెళ్లారు. స్టే ఆర్డర్సు కూడా తెచ్చుకున్నారు. శైలజా రామయ్యర్‌గారు ఈ 163 కాలేజీలకు సంబంధించిన కోర్టు కేసును విత్‌డ్రా చేసుకుంటే ఫీజు రీయింబర్స్‌మెంటు ఇస్తామని చెప్పడం జరిగింది. కాలేజీల

యాజమాన్యము మరియు ప్రభుత్వ వివాదాల మధ్య విద్యార్థులు నష్టపోతున్నారు. ఈ విద్యార్థులే ఉద్యమంలో పాల్గొని, మనకు తెలంగాణ రాష్ట్రాన్ని తీసుకువచ్చారు. వారిని చిన్నచూపు చూస్తూ, వారి నోట్లో మట్టి కొడుతున్నారని మనవి చేస్తున్నాను.

శ్రీ ఈటల రాజేందర్ : మట్టి కొడుతున్నారు అనే మాట తప్పుగాని, విషయాన్ని నోట్ చేసుకున్నాను, పరిశీలిస్తాము.

(E) శ్రీ పొంగులేటి సుధాకర్ రెడ్డి : అధ్యక్షా, నగరం నడిబొడ్డున అశోక్ నగర్ నాలా ఉంది. దాని గురించి మన గౌరవ హోం మంత్రిగారికి బాగా తెలుసు. ఒరిజినల్ నాలాను కబ్జా చేసి, లెజిస్లేటర్స్ కోపరేటివ్ సొసైటీ, తరువాత భాగ్యనగర్ కోపరేటివ్ సొసైటీ పేరుతో ఒక బిల్డర్‌కి అప్పగించి, ఆరువేల గజాల పైన కబ్జా చేసి, నిర్మాణాలు జరుపుతున్నారు. ఇందులో కొంతమంది అధికారుల ప్రోత్సాహం కూడా ఉంది. ఎందుకంటే జిహెచ్ఎంసికి కూతవేటు దూరంలోనే ఈ ప్రాంతం ఉంది. అరవింద నగర్ కాలనీ వైపుకి ఒరిజినల్ నాలాను జరిపేసి, నిర్మాణం చేస్తున్నారు. ఇది చాలా అక్రమ నిర్మాణం. సమగ్ర దర్యాప్తు చేసి, బాధ్యులపై చర్యలు తీసుకోవాలి. ట్యాంకుబండ్ నీళ్లు వదిలినప్పుడు కాలనీకి ముప్పు వాటిల్లే ప్రమాదం ఉంది కాబట్టి, ఆ ఒరిజినల్ నాలాను రిస్టోర్ చేయవలసిందిగా మీ ద్వారా ప్రభుత్వాన్ని కోరుతున్నాను.

శ్రీ నాయిని నర్సింహా రెడ్డి : అధ్యక్షా, సుధాకర్ రెడ్డిగారు చెప్పినట్లు అక్కడ అక్రమ నిర్మాణాలు జరుగుతున్నాయి. వాస్తవమే. ఆ విషయాన్ని ఎంక్వైరీ చేస్తున్నాము. దాన్ని అరికట్టే ప్రయత్నం చేస్తాము.

(F) శ్రీ పురాణం సతీష్‌కుమార్ : అధ్యక్షా, పాత ఆదిలాబాద్ జిల్లాలో 7.8.2015 రోజున పి.జి. హెడ్‌మాస్టర్స్‌కి ప్రమోషన్ కోసం కౌన్సిలింగ్ నిర్వహించబడింది. పదోన్నతికి అర్హత కలిగిన వారి లిస్టు తయారుచేసి, యూనియన్ లీడర్స్‌కి అందరికీ కాపీలు అందజేసి, తరువాత ఫైనల్ లిస్టు తయారుచేసి, వారిని కౌన్సిలింగ్‌కి పిలవడం జరిగింది. ఆ కౌన్సిలింగ్‌లో వారికి పోస్టింగ్స్ కూడా నిర్ణయించడం జరిగింది. అందులో కొంతమందికి ఆర్డర్సు వచ్చాయి, మరికొందరికి రాలేదు. అందులో కొంత మంది ఇప్పటికే రిటైర్ కూడా అయిపోయారు. మరికొందరు ఒకటి, రెండు నెలల్లో రిటైర్ కాబోతున్నారు. కౌన్సిలింగ్‌కి రానివాళ్లు కోర్టుకి పోవడం వల్ల, ఆ విధంగా కోర్టుకి పోయిన వారికి ఈ విధంగా ప్రమోషన్ ఇవ్వక పోవడం, స్కూల్ అసిస్టెంట్స్‌గానే వారిని కొనసాగిస్తూ, వారికి పోస్టింగ్ ఇచ్చిన చోటికి కూడా పంపకుండా ఉంచారు. దయచేసి, రెండు,మూడు నెలల్లో రిటైర్ కాబోయే వారికి, మానవతా దృక్పథంతో, ఎవరైతే కౌన్సిలింగ్‌కి హాజరైనారో, వారికి ప్రమోషన్లు ఇచ్చి, వారికి ఆ ప్లేసెస్‌లో పోస్టింగులు ఇవ్వవలసిందిగా కోరుతున్నాను.

శ్రీ ఈటల రాజేందర్ : అధ్యక్షా, గౌరవ సభ్యులు శ్రీ పురాణం సతీష్‌కుమార్‌గారు చెప్పింది నోట్ చేసుకున్నాము. పరిశీలిస్తాము.

(G) శ్రీ కొంపల్లి యాదవరెడ్డి : అధ్యక్షా, జూలై 14, 2014 లో మొదటి క్యాబినెట్‌లో తెలంగాణ ఉద్యమం సందర్భంగా నమోదైన కేసులన్నీ ఎత్తి వేయాలని నిర్ణయం తీసుకోవడం జరిగింది. చాలా వరకు జరుగుతున్నాయి. కొన్ని కేసులను ఎత్తి వేస్తున్నారు, కొన్ని కేసులు కొట్టేస్తున్నారు. కానీ వికారాబాద్ ఎస్‌పి పరిధిలో నమోదైన 62 కేసులలో కూడా కొన్ని కొట్టి వేయడం, కొన్ని ఎత్తి వేయడం జరిగింది. గౌరవ హోం మంత్రిగారు కేసుల గురించి ప్రత్యేకంగా ముగ్గురు ఎస్‌పిలకు చెప్పడం జరిగింది. వారికి ధన్యవాదాలు. కానీ ఇప్పటి వరకు వాటిపైన ఎలాంటి చర్యలు తీసుకోలేదు. ఆ ఇష్యూను ప్రభుత్వానికి పంపించమని రెండు నెలల క్రింద మేము హైవే పోలీస్‌స్టేషన్ ఇనాగ్యురేషన్‌కు పోయిన సందర్భంగా ఎస్‌పికినా ముందరే వారు చెప్పారు. వారు చెప్పి ఇప్పటికీ రెండు నెలలు అయిపోయింది. దానిమీద ఒక్క చిన్న యాక్షన్ కూడా తీసుకోలేదని వారిని అడగడం కూడా జరిగింది. అందుకు వారు నెక్స్ట్ డే నే ఆర్డర్స్ ఇష్యూ చేశానని అంటున్నారు. ప్రభుత్వానికి రావు.

ఇవ్వాళ ప్రత్యేక ప్రస్తావనలో కొన్ని వందల అంశాలను మనం ప్రస్తావిస్తున్నాము. With due respect to the chair and the Government, ఏ ఒక్క దానిమీద యాక్షన్ జరిగినట్లు ఇంతవరకు దాఖలాలు లేవు. అందుకొరకే నేను చాలా సీరియస్‌గా గౌరవ హోంమంత్రి గారిని అడుగుతున్నాను. ఆంధ్ర మేనేజర్ గో బ్యాక్, మేము స్థానికులం మా ఉద్యోగాలు మాకు రావాలన్నారు. దీనిమీద చార్జ్ పెట్టడం వల్ల 28 విద్యార్థులు కొన్ని సంవత్సరాల నుండి కోర్టుల చుట్టూ తిరుగుతున్నారు. అందులో నలుగురికి ఉద్యోగాలు కొరకు కాల్ లెటర్స్ వచ్చాయి. ఈ కేసు క్లోజ్ అయి 'బీ' షీట్ ఇస్తే తప్ప, వాళ్లకు ఉద్యోగాలు రావు. ఇంత సీరియస్ అంశాన్ని ప్రభుత్వం వెంటనే చర్య తీసుకోలేక పోతే వారి విజ్ఞతకే వదిలేస్తున్నాను.

శ్రీ నాయిని నర్సింహా రెడ్డి : అధ్యక్షా, గౌరవ సభ్యులు శ్రీ కొంపల్లి యాదవరెడ్డి గారు చెప్పిన విషయం వాస్తవం. ఆ విషయం గురించి వారి సమక్షంలోనే అధికారులకు చెప్పడం జరిగింది. అందులో ఎనిమిది మందికి సంబంధించిన కేసును కొట్టేసి వారికి ఉద్యోగాలు కూడా ఇవ్వడం జరిగింది. తప్పకుండా వికారాబాద్‌కు సంబంధించిన విషయాన్ని ఈరోజే సంబంధిత ఎస్పీ, డిజీ గార్లతో మాట్లాడి ఆ కేసులు విత్‌డ్రా అయ్యేవిధంగా చర్యలు తీసుకుంటామని మనవి చేస్తున్నాను.

MR. CHAIRMAN : All papers are deemed to have been laid on the table of the house.

IV. PAPERS LAID ON THE TABLE

A copy of the Notification issued in G.O.Ms.No.2, S.E. (Prog.II) Dept., dated 3.2.2016 regarding the Amendment to the Elementary Teacher Training Institutions/District Institutes of Education and Training (Regulation of Admissions into Diploma in Elementary Education Course through Common Entrance Test) Rules, 2013, as required under Section 15(2) of the Telangana Educational Institutions (Regulation of Admissions and Prohibition of Capitation Fee) Act, 1983 (Act 5 of 1983).

టీ విరామం కొరకు సభను 15 నిమిషాలపాటు వాయిదా వేయడమైనది.

(15 నిమిషాల టీ విరామం కొరకు సభ మధ్యాహ్నం 12.33 గంటలకు వాయిదా పడింది.)

1.00 మ. (తేనీటి విరామం అనంతరం సభ మధ్యాహ్నం 1.00 గంటలకు పునఃప్రారంభమైంది. గౌరవ ఛైర్మన్ అధ్యక్ష స్థానంలో ఉన్నారు.)

MR. CHAIRMAN: There is an announcement to be made.

"I am also to announce to the House that Lunch has been arranged for all the Hon'ble Members in the Dining Hall of Jubilee Hall. All the Members are invited for the Lunch. The Press is also invited for the lunch."

లఘు చర్చ (కొనసాగింపు)

శ్రీ పొంగులేటి సుధాకర్ రెడ్డిః అధ్యక్షా, ఎస్సీ, ఎస్టీల అభివృద్ధి - ప్రభుత్వ చర్యలు అనే లఘు చర్చ మీద మాట్లాడటానికి అవకాశం ఇచ్చినందుకు ధన్యవాదాలు తెలియజేస్తున్నాను. In its true letter and spirit, వాస్తవానికి ప్రగతి నివేదిక లాగా లఘు చర్చ కూడా ఒక అంశం. ఈ చర్చ ద్వారా ఎక్కడున్నా లోపాలుంటే సరిదిద్దుకొని, ప్రభుత్వం సమర్థవంతంగా న్యాయం చేస్తుందనే సదుద్దేశంతో చర్చలు జరపాలని కోరుతున్నాను.

అదే విధంగా వారు ఇచ్చిన స్టేట్‌మెంట్‌లో రాజకీయ ప్రకటన, రాజకీయ పరమైనవాఖ్యలు ఎక్కువగా ఉండటం కొద్దిగా బాధకరమైన విషయం. ఎస్సీ, ఎస్టీ సబ్-ప్లాన్ Enactment 2013 భారతదేశంలో మొట్టమొదటగా ఈ వర్గాలకు ఉద్దేశింపబడిన నిధులు, చేసే సంక్షేమ కార్యక్రమాలు, అభివృద్ధి కార్యక్రమాలు వారికి కేటాయించిన ప్రతి రూపాయి కూడా వారికే చెందాలని చట్టం చేసింది. Enactment 2013 to Andhra Pradesh SC/ST & Tribal Sub-Plan, Planning, Allocation & Utilization of Financial Resources Act, 2013. గౌరవ రెండు సభలు చట్టం చేసినప్పుడు, చట్ట పరిధిలో పనిచేయాలి. రాష్ట్ర ప్రభుత్వం ప్రజలకు ఒక దిక్సూచిగా, వెనుకబడిన వర్గాలను అన్ని రంగాలలో ముందుకు తీసుకురావాలని, మిగిలిన వర్గాలతో సమానంగా ఆర్థిక పరిపుష్టి, సామాజిక పరిపుష్టి కలిగించాలనే సదుద్దేశంతోనే ఎస్సీ, ఎస్టీ సబ్-ప్లాన్ యాక్ట్ తీసుకురావడం జరిగింది. తెలంగాణ గవర్నమెంట్ ఈ యాక్ట్ తెచ్చినప్పటికీ దాదాపు రూ.7,500 కోట్ల నిధులు దారి మళ్లించబడ్డాయి. అది చట్ట విరుద్ధం అధ్యక్షా.

ఈ చట్టంలో అనేక అంశాలను పొందుపరచడం జరిగింది. Monitoring mechanism, technical support, administrative support, nodal agency, periodical, Advisory Committee, Gram Sabha, implement మొదలైన విషయాలను పొందుపరిచారు కానీ, ఈ విధంగా జరగడం లేదు. ప్రతి శాఖను ఏ విధంగా నిర్వహించాలో వాటన్నింటిని చట్టంలో పొందుపరచడం జరిగింది. నోడల్ ఏజన్సీ, నోడల్ డిపార్ట్‌మెంట్ గానీ, Incentives & penalties, Annual Report to be placed before the State Legislature, power to make Rules, power to remove difficulties క్లియర్‌గా ఉన్న ఈ చట్టంలో Annual Report ను చట్ట పరిధిలో సమర్పించలేదు. ఇది చట్ట వ్యతిరేకం, రాజ్యాంగ వ్యతిరేకం. దీనికి ప్రభుత్వం సమాధానం చెప్పవలసి ఉంది. General scheme, general department లో అనేక తేడాలు ఉన్న నేపథ్యంలో ప్రభుత్వం తీసుకున్నటువంటి చర్యలు ఏమిటి? ఎస్సీ, ఎస్టీ sub-plan Actలోని Prescribed Rulesను State Council ద్వారా సరిదిద్దవలసినటువంటి దానిని సరిదిద్దకుండా ఉండటం చట్టాన్ని చాలా అగౌరపరచినట్లుగా ఉంది అధ్యక్షా.

తెలంగాణ ప్రభుత్వం వచ్చి రెండున్నర సంవత్సరాలైనది. దళిత చీఫ్ సెక్రటరీ ప్రదీప్ చంద్రగారు ఒక నెలకే రిలీవ్ అయ్యారు. వారి యొక్క పదవికాలంను పొడిగిస్తారని అనుకున్నాము కానీ అలా జరగలేదు. నేను ఈ విషయాల గురించి మాట్లాడకపోదును. కానీ ఎందుకు చెబుతున్నానంటే ఇంత పెద్ద పొలికల్ స్టేట్‌మెంట్ ఇచ్చి, కాంగ్రెస్‌పార్టీ గతంలో చేసిన ఘోరాలు, నేరాలను ఉటంకిస్తూ చెప్పారు కాబట్టి మేము కూడా చెప్పడం జరిగింది.. ఉలికిపాటు అవసరం లేదు. ఏం జరుగుతుందో ప్రజలందరికీ తెలుసు.

అలాగే, బడ్జెట్ Provision గానీ, strengthening, implementation, machinery గానీ చట్ట ప్రకారం జరగలేదు. ఎస్సీ కార్పోరేషన్‌లో రుణాలకు సంబంధించిన 2.72 లక్షల ధరఖాస్తులు ఉంటే, స్వయం ఉపాధి కింద కేవలం 4,000 మందికే రుణాలను మంజూరు చేశారు. 2014—15 లో 1.00 లక్షమరియు 2015—16 లో 1.23 లక్షల ధరఖాస్తులు ఉంటే, దానిలో ప్రభుత్వం 61,000 మంది ధరఖాస్తు దారులను సెలక్ట్ చేసి, కేవలం 4,000 ధరఖాస్తుదారులకు మాత్రమే మంజూరు చేసారు అధ్యక్షా. 2015—16 యాక్షన్ ప్లాన్‌లోని అర్హుల జాబితాలో వారు లేరు. ఎంపిక నిధులు కూడా క్యాటగిరీ-1లో రూ.1.00 లక్షడైరెక్టుగా కార్పోరేషన్‌కు ఇవ్వడం, క్యాటగిరీ-2కి రూ. 2.00 లక్షలు ఎస్సీ కార్పోరేషన్‌కు ఇవ్వడం, క్యాటగిరీ-3లో రూ.2.00 లక్షల నుండి రూ. 10.00 లక్షలు బ్యాంకుల ద్వారా ఇచ్చే పద్ధతిని ఏర్పాటు చేశారు.

శ్రీ మహమ్మద్ అలీ షబ్బీర్: అధ్యక్షా, ఎస్సీ, ఎస్టీలకు సంబంధించిన విషయాల మీద చర్చ జరుగుతుంటే పెద్దల సభలో ఒక్క హోంమినిష్టర్ తప్ప మిగతా మంత్రులు లేరు. కొంత మంది మంత్రులు ‘A’ గ్రూపులో మరికొంత మంది ‘B’ గ్రూపులో ఉంటారు. ఫైనాన్స్ మినిష్టర్‌గారు ఇప్పుడే వస్తున్నారు. వారికి దళితుల మీద ప్రేమ ఎంత ఉందో ఇక్కడే తెలుస్తుంది.

శ్రీ నాయిని నర్సింహా రెడ్డి: శాసన సభలో కూడా దళితుల మీద చర్చ జరుగుతుంది. శ్రీ జగదీష్‌రెడ్డిగారు అక్కడ ఉన్నారు.

శ్రీ మహమ్మద్ అలీ షబ్బీర్: అక్కడ గ్రూప్‌లో ఉండేవారు అక్కడ ఉంటారు. ఇక్కడ గ్రూపులో ఉండే మంత్రులు ఇక్కడ ఉండాలి.

శ్రీ పొంగులేటి సుధాకర్ రెడ్డి: అధ్యక్షా, రుణాల మంజూరుని కూడా సులభతరం చేయవలసిన అవసరం ఉంది. అనేక పరిమితులు విధించి 1:2 నిష్పత్తిలో ధరఖాస్తులను డ్రా తీస్తున్నారు. 1:2 నిష్పత్తి ప్రకారం అయితే అర్హులైన లబ్ధిదారులకు అన్యాయం జరుగుతుందని తమరి ద్వారా తెలియజేస్తున్నాను. దాదాపు రూ. 7,875కోట్ల ఎస్సీ, ఎస్టీల నిధులు మిషన్ కాకతీయకు, మిషన్ భగీరథకు మళ్లించడం జరిగింది.

ఆంధ్రప్రదేశ్ తెలంగాణనుండి విడిపోయిన తరువాత వారు Framed Rulesను ఈ సబ్‌ప్లాన్ ప్రకారం చేశారు. తెలంగాణ రాష్ట్రంలో ఎందుకు చేయలేదు. గౌరవ ఆర్థికమంత్రిగారు కూడా ఇక్కడే ఉన్నారు. Framed Rules ఉంటే చట్ట పరిధిలో నిధులను విడుదల చేయడం జరుగుతుంది. నోడల్ ఏజెన్సీ లేదు, నోడల్ డిపార్ట్‌మెంట్ లేదు. District Advisory Committee లేదు. దళితుల, గిరిజనుల నిధులు వారికే అనే నినాదాన్ని ఎన్నికల ముందు గౌరవ కేసీఆర్‌గారు చెప్పారు. అందరం చేశాము. దాని ప్రకారం వారికి కేటాయించిన నిధులను వారికే ఖర్చు పెట్టాలి.

Online Beneficiary Management & Monitoring Scheme అనేది ఆర్థిక శాఖలో తప్పనిసరిగా ఉండవలసిన అవసరం ఉందని తమరి ద్వారా మనవి చేస్తున్నాను. అలాంటప్పుడే కొంత న్యాయం జరుగుతుంది. కార్పోరేషన్ నిధులు డైవర్ట్ కాకుండా ఉంటాయి.

అదేవిధంగా, సాంఘిక సంక్షేమ హాస్టల్స్‌లో చాలా సమస్యలు ఉన్నాయి. ఏజన్సీ ప్రాంతాలలో అపరిశుభ్రతతో , సరైన మౌలిక సదుపాయాలు లేక ఒకే గదిలో 60 మంది పిల్లలు ఉంటున్నారు. వారికి మెస్‌ఛార్జీల సమస్య ఒకవైపు, మరొకవైపు సరైన మెడికల్ చెకప్ లేక ఆరోగ్యం దెబ్బతింటున్నది. ఎస్సీ, ఎస్టీ హాస్టల్స్‌లో దారుణమైన పరిస్థితులు నెలకొన్నాయి. Mobile Medical University ఏర్పాటు గురించి గతంలో చెప్పారు. గౌరవ ఆర్థికశాఖ మంత్రిగారు సభలోనే ఉన్నారు. ప్రభుత్వం ఆన్ రికార్డ్ చెప్పింది. సాంఘిక సంక్షేమ హాస్టల్స్‌లో 15 రోజులకు ఒకసారన్నా మెడికల్ చెకప్ చేయాలి. తెలంగాణ రాష్ట్రంలో గిరిజనుల విద్యార్థులలో దాదాపు 20,000 మందికి 13,059 మంది డ్రాపవుట్లు ఉన్నారు. ఇది రాజీవ్ విద్యామిషన్ గణాంకాల ద్వారా తెలుపుతున్నాము.

నాగర్‌కర్నూలు జిల్లాలో అనేక సంచార జాతుల సమస్యలు కూడా మా దృష్టిలో ఉన్నాయి. అసలికుంట, కొత్త కుంట పల్లి, శ్యామ్‌పేట మొదలైన ప్రాంతాలలో దుర్భరమైన పరిస్థితులు ఉన్నాయి. ఖమ్మం, కొత్తగూడెం, మహబూబ్‌నగర్ మొదలైన ప్రాంతాలలో ఎస్టీల పరిస్థితి దారుణంగా ఉంది. సర్వే ప్రకారం దాదాపు 3 లక్షల మంది లబ్ధిదారులు ఉంటే కేవలం 3671 మంది దళితులకు 9662 ఎకరాల భూమిని మాత్రమే పంపిణీ చేయడం జరిగింది. అంత మంది లబ్ధిదారులకు భూమిని పంపిణీ చేయడం ఎన్ని సంవత్సరాలు పడుతుంది? అధ్యక్షా.

అదే విధంగా ఎస్సీ భూమిల కొనుగోలు విషయంలో ఆదిలాబాద్, కరీంనగర్, వరంగల్, ఖమ్మం ప్రాంతాలలో ఎస్సీ కార్పోరేషన్, రెవెన్యూ అధికారులు భూములను తక్కువకు కొని ప్రభుత్వానికి ఎక్కువగా లెక్కలు చూపుతున్నారు. అదే విధంగా బుట్టాపూర్ ఊరిలో కడియం మండలం ఆదిలాబాద్‌లో భూమిని రూ.25,000, రూ.75,000లకు కొనుగోలు చేసి ప్రభుత్వానికి రూ.4.00 లక్షలకు లెక్క చూపిన స్కాముల గురించి అందరికీ తెలుసు. ఈ రెండున్నర సంవత్సరాలలో ఎస్సీ, ఎస్టీలకు ఎంత బడ్జెట్ కేటాయించారు? ఎన్ని నిధులను ఖర్చు పెట్టారు? ఎన్ని నిధులు నిరూపయోగంగా ఉన్నాయి? మొదలైన

కారణాలకు సంబంధించిన శ్వేత పత్రాన్ని విడుదల చేయాలని తమరి ద్వారా మంత్రిగారిని కోరుతున్నాను.

1.00 ప. ఇప్పటివరకు నిధుల మళ్లింపు ఎంత జరిగింది? ఒక శ్వేత పత్రం జారీచేయవలసిన అవసరం ఉంది. ఈ రెండున్నర సంవత్సరాలలో ఎస్సీ, ఎస్టీలకు కేటాయించిన బడ్జెటు ఎంత, అందులో ఖర్చు చేసినది ఎంత, ఖర్చు కాని డబ్బు ఎంత, అది నిరుపయోగంగా ఉండడానికి ఎవరు కారణం, డైవర్టు చేసిన మొత్తం ఎంత, దానిని డైవర్టు చేసే హక్కు మీకు ఎక్కడ ఉంది, చట్ట వ్యతిరేకంగా ఎందుకు చేయవలసి వచ్చింది అనేటటువంటి విషయాల గురించి మినిస్టర్ గారి సమాధానంలో వస్తుందని ఆశిస్తున్నాను. ఎస్సీ, ఎస్టీ సబ్‌ప్లాన్ చట్టబద్ధంగా అమలు చేయవలసి ఉంది. ప్రభుత్వం బిసి సబ్‌ప్లాన్ గురించి కూడా ఆలోచిస్తున్న సమయంలో, ఈ ఎస్సీ,ఎస్టీ సబ్‌ప్లాన్ రాజ్యాంగబద్ధంగా అమలు కావలసిన అవసరం ఉందని కాంగ్రెస్ పార్టీ తరుపున మేము డిమాండ్ చేస్తున్నాము. దీని మీద ఒక సమగ్ర నివేదిక రెండు సభల్లో కూడా పెట్టవలసిన అవసరం ఉందని కూడా మా డిమాండ్. ఇచ్చినటువంటి అవకాశానికి ధన్యవాదాలు తెలియజేసుకుంటూ,సెలవు తీసుకుంటున్నాను.

శ్రీ డి. రాజేశ్వర రావు: (నామినేటెడ్) అధ్యక్షా, ఎస్సీ, ఎస్టీ సబ్‌ప్లాన్ గురించి మాట్లాడే అవకాశం కల్పించినందుకు ధన్యవాదాలు. తెలంగాణలో ఎస్సీల్లో 61 కులాలు ఉన్నాయి. ఈ కులాలకు చెందిన ప్రజలందరి జీవితాలు బాగుచేయుట కొరకు, వారి ఆర్థిక పరిస్థితిని మెరుగు పరచడానికి, ఆ కుటుంబాలు సంతోషంగా ఉండాలని మన గౌరవ ముఖ్యమంత్రి శ్రీ కెసిఆర్‌గారు ప్రత్యేక శ్రద్ధ జరిగింది. మన తెలంగాణ రాష్ట్రంలో ఫార్వర్డు కులాల వారు కేవలం 20 శాతం ఉండగా, ఎస్సీ, ఎస్టీ, బిసిలు 80 శాతం వరకు ఉన్నారు. వారంతా వెనుకబడి ఉన్నారు కాబట్టి, వారి జీవితాల్లోవెలుగు రావాలని, వారి కుటుంబాలు అభివృద్ధి కావాలని ముఖ్యమంత్రిగారు ఒక నిర్ణయం తీసుకుని, వారిని ఆదుకోవడానికి అనేక రకాల సంక్షేమ పథకాలు అమలు చేస్తూ, ముందుకు వెళుతున్నారు. మనకు స్వాతంత్ర్యం వచ్చి ఇన్ని సంవత్సరాలు గడిచినా వారి జీవితాలు మెరుగుపడలేదు. డా. బాబాసాహెబ్ అంబేద్కర్‌గారి ఆలోచనల ప్రకారమే మన ముఖ్యమంత్రిగారు నిర్ణయాలు తీసుకుంటున్నారు.

గ్రామస్థాయి, జిల్లా స్థాయి లేదా పట్టణ స్థాయిలో అందరికీ మేలు జరిగే నిర్ణయాలు తీసుకుంటున్నారు. ఎస్సీ, ఎస్టీలకు భూములు లేవు, ఆస్తులు లేవు, పరిశ్రమలు లేవు. వారు బాగా చదువుకుంటే వారికి జ్ఞానం వస్తుంది. వారి ఆర్థిక పరిస్థితి కూడా బాగుపడుతుందని భావించి, వాళ్లకు విద్యను మించిన ఆస్తి లేదని భావించి, ముఖ్యమంత్రిగారు విద్యకు అత్యధిక ప్రాధాన్యం ఇవ్వడం జరిగింది. చదువుకోవడం వల్ల ఉద్యోగాలు వస్తాయి, స్వంతంగా పరిశ్రమలు పెట్టుకోవచ్చు, సమాజంలో గౌరవం పెరుగుతుంది. కాబట్టి విద్యారంగాన్ని బలపరచడం కోసం హాస్టల్ సౌకర్యాలను ఏర్పాటు చేయడం, ఎక్కువ సంఖ్యలో రెసిడెన్షియల్ పాఠశాలలు, కాలేజీలు ఏర్పాటు చేయడం జరిగింది. ఈ రోజు టాప్ ర్యాంకులు, ప్రతిభ గల విద్యార్థులు రెసిడెన్షియల్ పాఠశాలలు, కాలేజీలనుండే వస్తున్నారు. విద్యార్థులు ఆరోగ్యంగా ఉండాలని వారికి సన్నబియ్యంతో అన్నం పెడుతున్నారు. నేను కూడా హాస్టల్లో ఉండి చదువుకున్నాను. ఇంతకుముందు అక్కడ భోజనం పెడితే రాళ్లు వచ్చేవి. పురుగులు పట్టిన బియ్యంతో అన్నం పెట్టేవారు. తినలేని పరిస్థితి ఉండేది. దొడ్డు బియ్యంతో పెట్టేవారు. కూరకి, చారుకి తేడా తెలిసేది కాదు. కాని ఈ ప్రభుత్వం పిల్లల ఆరోగ్యం పట్ల శ్రద్ధ వహించి, వారికి అన్నంతో పాటు గుడ్లు ఇస్తూ, ఫ్రూట్స్ ఇస్తూ, వారి మేధస్సు పెరగడానికి దోహదం చేస్తున్నారు. పిల్లల్లో నైపుణ్యం పెరగాలి, వారికి నాణ్యమైన విద్యను అందించాలనే పట్టుదలతో మన ముఖ్యమంత్రిగారు ఎన్నో పథకాలు ప్రవేశపెట్టడం సంతోషకరమని ఈ సందర్భంగా నేను మనవి చేస్తున్నాను.

నిజామాబాద్ జిల్లానుండి ఒక అమ్మాయి క్రీడల్లో పాల్గొని మన రాష్ట్రానికి పేరు తీసుకువచ్చిన విషయం మనందరికీ తెలిసిన విషయమే. గతంలో ప్రభుత్వాలు పేరుకి ఎస్సీ,ఎస్టీలకు భూమిని ఇవ్వడం జరిగింది. ఆ భూమి ఎటువంటిదంటే రాళ్లు, రప్పలు. అక్కడ బోర్లు వేసినా నీళ్లు పడవు. కాని మన ముఖ్యమంత్రిగారు దళితులకు సారవంతమైన భూములను ఇచ్చారు. ఎకరం ఏడు లక్షల రూపాయల విలువచేసే భూమిని మూడేసి ఎకరాల చొప్పున దళితులకు పంపిణీ చేశారు. అలా భూమిని ఇచ్చి ఊరుకోకుండా, వారికి పంట పండించుకోవడానికి పెట్టుబడి పెట్టడానికి ఇబ్బంది ఉండకూడదని ఆ ఖర్చులను కూడా ఇవ్వడం జరిగింది. పంటకే కాదు. తొమ్మిది గంటల ఉచిత విద్యుత్తును కూడా ఇవ్వడం జరిగింది. నిజంగా ఇది దేశ చరిత్రలో ఎక్కడా జరగలేదు. కేవలం తెలంగాణ రాష్ట్రంలో మాత్రమే సాధ్యమయింది.

మన పక్క రాష్ట్రంలోగాని మరెక్కడైనాగాని, దళితులను ఈ విధంగా ఎక్కడా ఆదుకోలేదు. మూడు ఎకరాల భూమిలో మంచి పంటలు పండుతున్నాయి. కరెంటుకి ఇబ్బంది లేదు. కూరగాయలు పండించుకోవడానికి 90 శాతం, 100 శాతం సబ్సిడీ ఈ ప్రభుత్వం ఇస్తున్నది. అదే విధంగా ఎస్సీ, ఎస్టీలకు ట్రాక్టర్ల పంపిణీ కూడా చేస్తున్నారు. కాబట్టి మీ ద్వారా మేము ముఖ్యమంత్రిగారికి ప్రత్యేకంగా

ధన్యవాదాలు తెలుపుకుంటున్నాను. గతంలో పరిశ్రమలు స్థాపించాలంటే ఎన్నో కష్టాలు. మార్జిన్ మనీ దొరికేది కాదు. బ్యాంకుల చుట్టూ సర్టిఫికెట్లు పట్టుకుని తిరిగే పరిస్థితి ఉండేది. ఎక్కడికి పోయినా గాని లోన్లు దొరికేవి గావు. గతంలో ఎస్సీ కార్పొరేషన్ ద్వారా 20 శాతం మార్జిన్ మనీ ఇచ్చేవారు. దాన్ని ఏ బ్యాంకువాళ్లు ఒప్పుకునే వారు కాదు. ఈ పరిస్థితి గమనించి మన ముఖ్యమంత్రిగారు 20 శాతం కాకుండా, 75 శాతం మార్జిన్ మనీ ఇచ్చేవిధంగా ఆదేశాలు జారీ చేశారు. కొన్ని సందర్భాల్లో అయితే 90 శాతం సబ్సిడీ కూడా ఇస్తున్నారు. ఇంతకుముందు లక్ష, రెండు లక్షల రూపాయలు ఉండే సబ్సిడీని నేడు ఐదు కోట్ల రూపాయలకు పెంచి, అందులో 35 శాతం సబ్సిడీ, మహిళలైతే 45 శాతం సబ్సిడీ ఇచ్చి, ఎస్సీ, ఎస్టీలను ప్రోత్సహిస్తున్నారు.

అదే విధంగా ఎస్సీ, ఎస్టీలు ఉన్నత విద్యను అభ్యసించాలనే ఒక మంచి ఉద్దేశంతో, వారు డాక్టర్లు, ఇంజనీర్లు కావాలి, విదేశాలకు వెళ్లి చదువుకోవడానికి వీలుగా పది నుంచి ఇరవై లక్షల రూపాయల ఆర్థిక సహాయాన్ని ప్రకటించడం జరిగింది. అంతేకాకుండా కమ్యూనిటీ హాళ్ల నిర్మాణం చేపట్టి, కూలినాలి చేసుకునే బీదవారికి ఎంతో సహాయం చేశారు. దీని వలన ఉపయోగమేమిటంటే బీద వాళ్లు రోజు కూలి చేసుకుని బ్రతుకుతుంటారు. వారి ఇళ్లలో శుభకార్యాలు జరుగుతుంటాయి. వారు ఫంక్షన్ హాళ్లను అద్దెకు తీసుకునే స్థితిలో ఉండరు. కమ్యూనిటీ హాళ్ల నిర్మాణం వల్ల, ఆ యొక్క ఫంక్షన్ హాలు అద్దెకు పెట్టె ఖర్చుతో తమ బంధుమిత్రులకు భోజనం పెట్టుకుంటారనే ముందు చూపుతో, రాష్ట్రంలో కమ్యూనిటీ హాళ్ల నిర్మాణం చేపట్టడం జరిగింది. చాలా సంతోషం. ఈ విధంగా ఎడ్యుకేషన్ విషయంలోగాని, ఇండస్ట్రీస్ విషయంలోగాని, భూమి పంపిణీ విషయంలోగాని దళితులకు ఎన్నో చేస్తున్నారు. అంతేగాదు. రాజకీయంగా కూడా ఎస్సీ, ఎస్టీలు ముందుకు రావాలి అనే ఆశయంతో, ఎవరూ ఊహించని విధంగా ఈ రోజు మార్కెట్ కమిటీ చైర్మన్ల నియామకంలో రిజర్వేషన్లు కల్పించారు. గతంలో ఈ పదవులు కొంతమందికే పరిమితమయ్యేవి. ఎస్సీ, ఎస్టీల్లో ఎవరు పనిచేసేవారు, ప్రతిభ కలిగిన వారు ఉన్నారో, వారికి మంచి అవకాశం కల్పించేవారు. గతంలోకేవలం పలుకుబడి ఉన్నవారికే పదవులు దక్కేవి.

ఈ రోజు తెలంగాణ ఎస్సీ, ఎస్టీ ప్రజలు మాకు పెద్దన్న ఉన్నాడు, మాకు పెద్ద దిక్కు ఉన్నాడని ముఖ్యమంత్రి శ్రీ కెసిఆర్‌గారిని తలచుకుని గర్వపడుతున్నారని మనవి చేస్తున్నాను. అంతేకాదు. అన్ని జాతుల వారుకూడా ఈ విధంగా సంతోషపడుతున్నారని తెలియజేస్తున్నాను. ఈ సందర్భంలో నేను మనవి చేసేది ఏమిటంటే సివిల్ కాంట్రాక్టులలో టెండర్ల విషయంలో ఎస్సీ, ఎస్టీలకు వారి రేషియో ప్రకారం అవకాశం కల్పించవలసిందిగా ప్రభుత్వాన్ని మీ ద్వారా కోరుతున్నాను. ప్రైవేటు పరిశ్రమలలో కూడా వారికి ప్రభుత్వం అన్ని సౌకర్యాలు కల్పిస్తున్నది కాబట్టి, అక్కడి ఉద్యోగాలలో కూడా రేషియో ప్రకారం ఎస్సీ, ఎస్టీలకు అవకాశం కల్పించాలని కోరుతున్నాను. తెలంగాణ వచ్చిన తరువాత ఉద్యోగాలు వస్తాయని ముఖ్యమంత్రిగారు ఎన్నో సభల్లో చెప్పడం జరిగింది. ఆ హామీ మేరకు ఈ రోజు రిక్రూట్‌మెంట్లు జరుగుతున్నాయి. అన్ని ప్రభుత్వ శాఖల్లో ఖాళీలు భర్తీ చేస్తున్నారు. కాబట్టి ప్రతి జిల్లాలో ఎస్సీ, ఎస్టీల కొరకు స్టడీ సర్కిల్స్‌ను ఏర్పాటు చేయవలసిందిగా కోరుతున్నాను. సోలార్ ఎలక్ట్రిసిటీ విషయంలో కూడా టెండర్లను పిలిచారు. అందులో కూడా రిజర్వేషన్లు కల్పించాలని కోరుతున్నాను.

అలాగే కళ్యాణ లక్ష్మీ పథకం ద్వారా ఎస్సీ, ఎస్టీలకు రూ.51,000 ఇవ్వడం అనేది చాలా గొప్ప విషయం. వారు ఆ మొత్తాన్ని కలలో కూడా ఊహించలేరు. ముఖ్యమంత్రిగారు ఉద్యమ సమయంలో జిల్లాలు, తండాలు తిరుగుతున్నప్పుడు బీదవాళ్లు పిల్లల పెళ్లి చేసే పరిస్థితి లేదు, బట్టలు కొనే పరిస్థితి కాని, బంధువులకు తిండి పెట్టే పరిస్థితి కాని లేదని కళ్లారా చూసి, ఆడపిల్లల పెళ్లి విషయంలో వారిని ఆదుకోవాలని ఈ పథకానికి రూపకల్పన చేశారు. వారిని పెద్దన్న అనాలా, లేక తండ్రి అనాలా నాకు తెలియడం లేదు. ప్రతి కుటుంబానికి ఏదో ఒక సహాయం చేస్తున్నారు. ఓల్డ్ ఏజ్ పింఛన్లు కావచ్చు, ఆసరా పింఛన్లు, లేక పెళ్లిళ్లు కావచ్చు, డబుల్ బెడ్ రూం ఇళ్ల నిర్మాణం కావచ్చు. ప్రజలను అన్ని రకాలుగా ఆదుకుంటున్నారు కాబట్టి, ముఖ్యంగా ఎస్సీ, ఎస్టీలను కనివిని ఎరగని రీతిలో ముందుకు తీసుకువెళుతున్నందుకు వారిని నేను మనస్ఫూర్తిగా అభినందిస్తూ, సెలవు తీసుకుంటున్నాను.

శ్రీ ఎన్. రామచంద్రరావు: అధ్యక్షా, మొదటగా నాకు ఈ అవకాశాన్ని కల్పించినందుకు మీకు నా ధన్యవాదాలు తెలుపుకుంటున్నాను. దేశవ్యాప్తంగా ఈ రోజు అన్ని ప్రభుత్వాలు ఎస్సీ, ఎస్టీల కొరకు అనేక పథకాలు అమలు చేస్తున్నాయి. తెలంగాణ రాష్ట్రం ఏర్పడిన తరువాత బలహీన వర్గాల కోసం ప్రత్యేక శ్రద్ధ తీసుకోవడం సంతోషకరం. నేను దీన్ని స్వాగతిస్తున్నాను. ముఖ్యంగా మంత్రిగారు ఇచ్చినటువంటి నోట్‌లో రాష్ట్రప్రభుత్వం చేసినటువంటి బడ్జెట్ కేటాయింపులు కానివ్వండి, అందులోంచి ఖర్చు పెట్టిన డబ్బు కావచ్చు, అనేక పథకాల గురించి కూడా ప్రస్తావించడం జరిగింది. ఎస్సీ, ఎస్టీలను అనాది కాలం నుండి అణచివేయబడినారు కాబట్టి, సమాజంలో వారిని ముందుకు తీసుకుపోవడానికి అనేక రకాలైన

రిజర్వేషన్లు కల్పించబడ్డాయి. ఉద్యోగాల విషయానికి వచ్చినట్లయితే ఈ మధ్య కాలంలో చాలామంది కాంట్రాక్టు ఉద్యోగులు తమను రెగ్యులరైజ్ చేయవలసిందిగా డిమాండ్ చేస్తున్నారు.

1.40 ప.ము. కాంట్రాక్ట్ ఉద్యోగులను రెగ్యులరైజ్ చేసినప్పుడు ఆల్‌రెడీ శాంక్షన్ అయిన ఉన్న పోస్టుల్లో మాత్రమే వాళ్లను తీసుకుంటారు. విషయం కోర్టులో ఉన్నప్పటికీ ఏదో ఒక రోజు నిర్ణయం తీసుకుంటామని చెప్పారు కాబట్టి కాంట్రాక్ట్ ఉద్యోగులను రెగ్యులరైజ్ చేసే సమయంలో మాత్రం తప్పకుండా రిజర్వేషన్ పాటించవలసిన అవసరం ఉంది. రెగ్యులరైజ్ చేసే పేరుతో ఈ రోస్టర్ విషయాన్ని మరచిపోయే అవకాశం ఉంది. యస్సీ, యస్టీలకు సంబంధించి ఖాళీగా ఉన్న పోస్టులను వారితోటే భర్తీ చేయాలనే రూలుంది కాబట్టి రెగ్యులరైజ్ చేసే సమయంలో వాళ్లకి ఆ పోస్టులు ఇచ్చే విషయాన్ని ప్రభుత్వం దృష్టిలో పెట్టుకోవాలి.

ప్రమోషన్స్ ద్వారా భర్తీ చేయవలసిన పోస్టులు కూడా ఖాళీగా ఉన్నాయి. ప్రమోషన్స్ ఇచ్చే సమయంలో కూడా ఐఏయస్ నుండి క్రింది స్థాయి వరకు రోస్టర్ విధానాన్ని పాటించవలసిన అవసరం ఉంది. ప్రభుత్వం తొమ్మిది స్టడీ సర్కిల్స్‌ను ఈమధ్య ఏర్పాటు చేయడం జరిగింది. సంతోషం, కానీ వీటిల్లో చదివే వారిలో రేపు ఎంత మందిని రిక్రూట్ చేయగలమో ఆలోచించాలి. దీంట్లో ఎంత మంది విజయం సాధించారు, ఎంత మందికి సెంట్రల్ సర్వీసెస్‌లో ఉద్యోగాలు వచ్చాయి, యుపియస్సీ పరీక్షల్లో ఎంతమంది సెలెక్టు అయ్యారు, స్టేట్ సర్వీసెస్‌లో ఎంత మందికి ఉద్యోగాలు వచ్చాయో పరిశీలించ వలసిన అవసరం ఉంది. స్టడీ సర్కిల్స్ ఏర్పాటు అవసరం ఉంది. కానీ యస్సీ, యస్టీ లకు ప్రత్యేకంగా స్టడీ సర్కిల్స్ పెట్టినపుడు వాటిల్లో ఎంత వరకు రిజల్ట్ వస్తున్నాయో ఆలోచించవలసిన అవసరం ఉంది. సరైన ఫలితాలు రాకపోతే, వచ్చేలా ప్రభుత్వం చర్యలు తీసుకోవాలి. ప్రైవేటు ఐఏయస్ స్టడీ సర్కిల్స్‌లో చాలా పెద్ద మొత్తంలో డబ్బులు తీసుకొని అభ్యర్థులకు శిక్షణ ఇస్తున్నారు. అటువంటి సంస్థలతో పోటీ పడేలా, వాటికి సమాంతరంగా ఈ ప్రభుత్వ స్టడీ సర్కిల్స్ పని చేసేలా చర్యలు తీసుకుంటే బాగుంటుంది.

దళిత పారిశ్రామికవేత్తలు పెరగాలని ఇంతకుముందు రాజేశ్వర్‌రావు గారు కూడా చెప్పారు. ఎస్.సిలు కానీ, ఎస్.టిలుకానీ job seekers గా కాకుండా job givers గా ఎదగాలనే ఉద్దేశంతో ఈరోజు కేంద్ర ప్రభుత్వం కూడా స్టాండప్ ఇండియా అనే పథకాన్ని తీసుకువచ్చింది. స్టాండప్ ఇండియా అనే ఒక పథకం ద్వారా దళితులకు వడ్డీలేని, సెక్యూరిటీ లేని రుణాలు ఇవ్వడం జరుగుతోంది. తద్వారా రాష్ట్ర ప్రభుత్వం కూడా ఆ పథకాలను ప్రోత్సహించి చాలామందిని కూడా దాంట్లో జాయిన్ చేసే ప్రయత్నం చేయాలి. అది కాకుండా ఈరోజు స్కిల్ ఇండియా క్రింద స్కిల్ డెవలప్‌మెంట్ మీద కేంద్ర ప్రభుత్వం ఈరోజు చాలావరకూ నిధులను ఖర్చుపెడుతోంది. అనేకమైన స్వచ్ఛంద సంస్థలద్వారా స్కిల్ డెవలప్‌మెంట్‌ను అభివృద్ధి చేస్తున్నారు. అలాగే స్కిల్ డెవలప్‌మెంట్ సెంటర్స్ ద్వారా మనకున్న నైపుణ్యం కలిగిన ఎస్.సి, ఎస్.టిలకు దాంట్లో శిక్షణ ఇవ్వగలిగితే ఉపయోగముంటుందని భావిస్తున్నాను. ఎందుకంటే కోట్లాది రూపాయలు స్కిల్ డెవలప్‌మెంట్‌కు ఈరోజు ప్రభుత్వం ఖర్చుపెడుతోంది.

అధ్యక్షా, యస్సీ వర్గీకరణకు సంబంధించి గతంలో ముఖ్యమంత్రిగారు కూడా స్టేట్‌మెంట్ ఇవ్వడం జరిగింది. అంతేగాక ఢిల్లీకి ఒక అఖిలపక్ష బృందాన్ని తీసుకెళ్తామని చెప్పారు. దానిని స్వాగతిస్తూ, దానిమీద తొందరగా నిర్ణయం తీసుకుంటే ఈరోజు ఎస్.సి వర్గాలు చాలా సంతోషపడే అవకాశాలు తెలంగాణలో ఉన్నాయి కాబట్టి దానిపైన కూడా శ్రద్ధ పెట్టాల్సిన అవసరముంది.

ఇండియా మొత్తంలో నార్త్ ఈస్ట్‌లోకానీ, దక్షిణ దేశంలోకానీ ఏ ప్రాంతాలలోని గిరిజనులకైనా సహజసిద్ధమైన స్పోర్ట్స్ టాలెంట్ ఉంటుంది. ఈమధ్య కాలంలో అనేక జిల్లాలలో నేను స్పోర్ట్స్ మీట్‌కి అటెండ్ కావడం జరిగింది. గిరిజన పాఠశాలల స్పోర్ట్స్ మీట్ కూడా జరిగింది. అందులో చాలామంది అద్భుతమైన ప్రదర్శన ఇచ్చారు. కాబట్టి వాళ్ళను ఎంకరేజ్ చేయాల్సిన అవసరముంది. ఎందుకంటే ఈమధ్యకాలంలో హిమాలయాలను అధిరోహించిన వారిని సన్మానించి ఇరవై అయిదు లక్షల రూపాయలను అందచేసినట్లు మంత్రిగారు తెలిపారు. ఆ విధంగా స్పోర్ట్స్‌లను ఎంకరేజ్ చేస్తే గిరిజన బాలబాలికల్లో ఉన్న నైపుణ్యతను వెలికి తీయవచ్చు. ఆ అవకాశాన్ని కూడా వారికిచ్చినట్లవుతుంది.

ఇక్కడ రెండు విషయాలున్నాయి. రాష్ట్రం విడిపోయే ముందు గిరిజనులకు సంబంధించి 1/70 యాక్ట్ అనేది ఒకటి ఉండేది. గిరిజనులు, గిరిజనులేతరుల మధ్య వివాదాలు రాకుండా కొన్ని ఏజెన్సీ ఏరియాలను డిక్లేర్ చేయడం జరిగింది. ఈ మధ్య కాలంలో జిల్లాల పునర్విభజన జరిగింది. భద్రాద్రి సుధాకర్‌రెడ్డిగారు ఉన్నారు ఇక్కడ. భద్రాద్రిని గిరిజన జిల్లాగా చాలామంది భావిస్తున్నారు. ఇవి కొత్త జిల్లాలు కాబట్టి అక్కడ గిరిజనులకు ఏ విధంగా రక్షణ కల్పిస్తున్నారు? ఏజెన్సీ ప్రాంతంలోని గిరిజనుల హక్కులను ఏ విధంగా కాపాడుతారు? 1/70 యాక్టుని సరైన విధంగా ఇంప్లిమెంట్ చేసి గిరిజనులను ఆదుకోవాల్సిన అవసరముందని నేను భావిస్తున్నాను. ఎందుకంటే చాలా చోట్ల ట్రైబల్ జిల్లాలు కావాలని కోరారు. ఆదిలాబాద్,

ఖమ్మం, వరంగల్ ప్రాంతాలలో కొత్త జిల్లాలు ఏర్పడ్డాయి కాబట్టి వీటిలోకూడా గిరిజనులలను, వారి హక్కులను రక్షించాల్సిన అవసరముంది. సంక్షేమ పథకాలను కూడా తీసుకోవచ్చు. కానీ సంక్షేమ పథకాలతో కూడా రాజ్యాంగబద్ధమైన హక్కులు, రక్షణను కాపాడాల్సిన బాధ్యత ప్రభుత్వంపైన ఉంది. ఇంతకుముందే సుధాకర్‌రెడ్డిగారు ఈ యాక్ట్ గురించి మాట్లాడారు. వారు చెప్పినట్లే వెనుకబడిన కులాలు, తరగతుల ఉపప్రణాళిక నిధులను వేరే వాటికి మళ్ళించకూడదు. ఆ నిధులపై శ్వేతపత్రం విడుదల చేయాల్సిన అవసరముంది. ఎందుకంటే ఇక్కడున్న నిధులను ప్రభుత్వం పూర్తిగా వినియోగించకపోవచ్చు. దానిని వేరే ప్లాన్స్‌కు డైవర్ట్ చేసి ఉండవచ్చు. కానీ చట్టరీత్యా అది నేరం. సారీ సార్, నేరమనే మాటను నేను విత్‌డ్రా చేసుకుంటున్నాను. చట్టరీత్యా it is not allowed. It is not permissible. తరువాత ఏ స్పిరిట్‌తో అయితే ఈ చట్టాన్ని తీసుకువచ్చామో అది ఈరోజు డిఫీట్ అయిందనే విషయాన్ని కూడా మీద్వారా తెలియజేస్తున్నాను. అంతేగాకుండా మన దేశానికి స్వాతంత్ర్యం వచ్చి, రాజ్యాంగాన్ని నిర్మించుకుని దాదాపు 70 సంవత్సరాలు పూర్తవుతున్న తరువాత కూడా ఇప్పుడు కూడా గ్రామాల్లో అంటరానితనం ఉన్నది. వారిని దేవాలయాలలో ప్రవేశించనివ్వని సంఘటనలు మనం వార్తాపత్రికల్లో చూస్తున్నాము. Telangana should be untouchable free state. ఏ దేవాలయంలోనైనా వీరిని రానివ్వకుండా చేస్తే అటువంటి దేవాలయాల యాజమాన్యం మీద కఠినచర్యలు తీసుకోవాల్సిన అవసరముంది. ఇది చాలా సీరియస్ ప్రాబ్లమ్. కాబట్టి ఈ విషయంలో ప్రభుత్వం జాగ్రత్తపడితే బాగుంటుంది.

గత అనేక ప్రభుత్వాలు గిరిజన వసతి గృహాలను కట్టించారు. వాటిని నిర్మించి చాలాకాలమైనందున అవన్నీ శిథిలావస్థలో ఉన్నాయి. మనం నిర్మాణంలో ఇంత ఖర్చుపెడుతున్నాం కాబట్టి కొత్త వసతిగృహాలను అభివృద్ధిచేసి మోడర్న్‌గా, స్టేట్ ఆఫ్ ది ఆర్ట్ గా వసతి గృహాలను ఎస్.సి, ఎస్.టిల కొరకు నిర్మించాల్సిన అవసరముంది. ఇంతకుముందు గౌరవ సభ్యులు ప్రస్తావిస్తూ ఒకే రూములో 60మంది విద్యార్థుల వరకూ ఉన్నారని తెలిపారు. అటువంటి పరిస్థితి పిల్లలకు రాకూడదని మంచి భవనాల నిర్మాణం చేసి వారికి మంచి వసతి కల్పించాల్సిన అవసరముంది. ఎస్.సి, ఎస్.టిలలో డ్రాపవుట్స్‌ను తగ్గించాల్సిన అవసరముంది.

ఈరోజు భారతదేశంలో రాజకీయంగా చూస్తే భారతీయ జనతాపార్టీలోనే ఎక్కువగా ఎస్.సి, ఎస్.టి ఎం.పిలు, ఎం.ఎల్.ఏలు ఉన్నారు. I am proud to say that I belong to this party. అయితే ఎస్.సి, ఎస్.టిలను సామాజికంగా, మానసికంగా, రాజకీయంగా, ఆర్థికంగా ప్రభుత్వం ముందుకు తీసుకుపోయే ప్రయత్నం చేస్తుందని కోరుతూ, నాకు ఈ అవకాశం ఇచ్చినందుకు మరొక్కసారి ధన్యవాదాలు తెలుపుతూ ముగిస్తున్నాను. జై తెలంగాణ, జై భారతమాత.

శ్రీ ఎం.ఎస్.ప్రభాకర్‌రావు: (స్థానికసంస్థలు – హైదరాబాద్) థ్యాంక్యూ సార్. అధ్యక్షా, ఒక దళిత సభ్యుడికి దళితుల గురించి మాట్లాడే అవకాశం కల్పించినందుకు మీకు ప్రత్యేకంగా ధన్యవాదాలు తెలుపుతున్నాను. అధ్యక్షా, ఇది చాలా పెద్ద సబ్జెక్ట్. స్వాతంత్ర్యం వచ్చినప్పటి నుండి ఈనాటి వరకూ సుమారు 70 సంవత్సరాలలో అనేక రాజకీయ పార్టీలు, నాయకులు వచ్చారు. ఏదో చేస్తామని, చేసేదానికి ప్రయత్నం చేసినా కూడా దాని ఫలితాలు రాలేకపోయినాయి. దీనికి ఎన్నో కారణాలు ఉన్నాయి. ఈ దేశంలో ఎక్కువ సంఖ్యలో ఉన్న దళితజాతి వాళ్ళు ఆర్థికంగా ఇబ్బందిపడ్డారు. సమాజంలో వారికి వివక్ష జరిగింది. సమానత్వం రాలేదు. చదువుకోవడానికి అవకాశం లేదు. దేవాలయానికి వెళ్ళడానికి అనుమతించలేదు. ఊరినుండి దూరంగా స్మశానవాటిక పక్కన చిన్న చిన్న గుడిసెలు వేసుకుని జీవితం గడిపిన రోజులు మనం చూసినాం. వీటన్నింటి గురించి ఆలోచన చేసి ఒక ఉప ప్రణాళికను తీసుకురావడం జరిగింది.ఆనాటి ప్రధాని శ్రీమతి ఇందిరాగాంధీగారు 1975లో ఎస్.టి. సబ్ ప్లాన్, 1979లో ఎస్.సి. సబ్ ప్లాన్‌ను ఏర్పాటు చేయడం జరిగింది. అంటే ఆమె ఒకమంచి ఉద్దేశంతో కేటాయించిన ప్రతి పైసాకూడా ఈ వర్గానికి చెందాలి, సమానత్వం రావాలి, పూర్ అండ్ రిచ్ మధ్యలో గ్యాప్ ఏదైతే ఉందో ఆ గ్యాప్‌ను ఫిలప్ చేయాలనే ఉద్దేశంతో ఈ సబ్‌ప్లాన్‌ను ఏర్పాటుచేయడం జరిగింది. కానీ దురదృష్టవశాత్తూ ఆ గ్యాప్ మాత్రం భర్తీ కాలేదు. బీదవాడు బీదవాడుగానే ఉండగా, ధనికుడు మరింత ధనికుడుగా మారుతూ ఆ గ్యాప్ ఫిలప్ కాలేదు. దినపత్రికల్లో మాత్రం కోట్లాది రూపాయలు కేటాయించడం జరిగిందని వార్తలు వస్తాయి. ఆర్థిక సంవత్సరం చివరికి వచ్చేటప్పటికి దాంట్లో అయిదు, పది శాతం ఖర్చుపెట్టకుండా చాలా నిధులన్నీ కూడా ఏ పర్పస్‌కు ఖర్చుపెట్టాలో ఆ పర్పస్‌కు ఖర్చుపెట్టకుండా మళ్ళించడం జరిగింది. కొన్ని నిధులు ల్యాప్స్ చేయడం కూడా జరిగింది. కాకపోతే ఇన్ని కోట్ల రూపాయలు ఖర్చుపెట్టినప్పటికీ కూడా ఈరోజుకు కూడా దళితులు ఇన్ని ఇబ్బందులు ఎందుకు పడుతున్నారో మనం ఒక్కసారి ఆలోచన చేయాల్సిన అవసరముంది.

మన రాష్ట్రానికి వచ్చినట్లయితే, మన ఆంధ్ర పాలకులను మనం చూసినాం. దళిత జాతి వారిని కనీసం సాటి మనుషుల్లాగా కూడా

చూడలేదు. తరతరాల నుంచి అణచివేతకు గురైన ఈ దళిత జాతి ఈనాటికి కూడా తమ హక్కుకోసం పోరాడుతుండటం చాలా శోచనీయం, దానికి ఎంతో విచారిస్తున్నాను. సరే చాలా సమయం గడిచింది. ఎన్నో ప్రయత్నాలు చేసినారు. ఒక చట్టం తీసుకొస్తే గానీ ఈ వర్గాల వారికి న్యాయం జరగదని ఆలోచించి 2013లో ఒక చట్టం తీసుకరావడం జరిగింది. ఏదో ఒక చోట కూర్చొని చేసిన చట్టం కాదు ఇది. ఆరోజు నేను చూశాను, వాళ్లతో నేను ఉన్నాను కాబట్టి చెబుతున్నాను. జిల్లాలు జిల్లాలు తిరిగారు, అక్కడ ఉండే మేధావులు, కులపెద్దలతో సంప్రదించారు, ఆ తర్వాత ఒక చట్టం తీసుకరావడం జరిగింది. ఈరోజు సబ్‌ప్లాన్‌కి వేల కోట్ల రూపాయలు ఇస్తున్నాం. అన్ని డిపార్టుమెంట్లకి సమానంగా, జనాభాకి అనుగుణంగా నిధులు ఇచ్చుకుంటూ పోతున్నారు. పెద్దలు సుధాకర్ రెడ్డిగారికి చాలా అనుభవం ఉంది. వారు ఏమన్నారంటే – సబ్‌ప్లాన్ నిధులను మొత్తం డైవర్ట్ చేస్తున్నారు, మిషన్ భగీరథకి ఖర్చు పెడుతున్నారని అన్నారు. ఈ సందర్భంగా ఒక విషయం స్పష్టం చేదలుచుకున్నాను. ఏ డిపార్టుమెంటు నుంచైతే అధికంగా యస్సీలకు బెనిఫిట్ అవుతుందో ఆ డిపార్టుమెంటుకి ఖర్చు పెట్టే హక్కుని యస్సీ చట్టమే కల్పించిందని గౌరవ సభ్యులకు తెలియజేస్తున్నాను. మిషన్ భగీరథ కావచ్చు, దాని ద్వారా లక్షలాది మంది దళితులకు నీళ్లు తాగే అవకాశం కలుగుతుంది. మిషన్ కాకతీయ ద్వారా లక్షలాది మంది చిన్న చిన్న యస్సీ రైతులు పంటలు పండించుకునే అవకాశం కలుగుతుంది. ఈ డీవియేషన్స్, డైవర్షన్స్ అని గాకుండా ఎంత చిత్తశుద్ధితో మనం చేస్తున్నామన్నదే దీనిలో ప్రధానమైన అంశమని మనవి చేస్తున్నాను.

ప్రత్యేకంగా తెలంగాణ ప్రభుత్వం వచ్చిన తర్వాత ఈ రాష్ట్రంలో ఉన్న దళితులందరూ కూడా చాలా సంతోషం వ్యక్తం చేస్తున్నారు. దానికి కారణాలు మనకి తెలుసు, ఎక్కడా ఎన్నడూ లేని విధంగా ఈ ప్రభుత్వం యస్సీలకు సాయం చేస్తోంది. ముఖ్యంగా భూపంపిణీ చేపట్టారు. ఇది నిన్న మొన్న వచ్చిన పథకం కాదు. 1983 నుండి ఈ పథకం అమలులో ఉంది. కానీ అప్పట్లో చిత్తశుద్ధి లోపించింది. అప్పుడు సరైన విల్ పవర్‌తో పని చేయలేదు ప్రభుత్వాలు. ఏదో నామమాత్రంగా చేయాలి, ఏదో యస్సీ వర్గాలకు చేయాలనే ఉద్దేశంతో చేశారే తప్ప చిత్తశుద్ధితో దీన్ని అమలు చేయలేదు. దళితులకు భూపంపిణీ విషయానికి సంబంధించి గత 32 సంవత్సరాల చరిత్ర చూస్తే – టిడిపి ప్రభుత్వం కేవలం రూ.71లక్షలు మాత్రమే ఖర్చు పెట్టింది. కాంగ్రెస్ ప్రభుత్వం రూ.2కోట్లు ఖర్చు పెట్టింది. కానీ టియస్ ప్రభుత్వం వచ్చిన తర్వాత కేవలం రెండున్నర సంవత్సరాల కాలంలో రూ.405.66కోట్లు ఖర్చు పెట్టి దళిత రైతు కూలీలకు, బాండెడ్ లేబర్‌గా పని చేస్తున్న దళితులకు భూపంపిణీ చేశారు. గౌరవ సభ్యులు ఇంతకు ముందు చెప్పినట్లు గతంలో భూములు ఇస్తే రాళ్లు రప్పలతో కూడిన, వ్యవసాయ యోగ్యం కానీ భూములు ఇచ్చేవారు. అటువంటి భూములు తీసుకున్నా అందులో వ్యవసాయం చేయలేకపోయేవారు. ఎందుకంటే అది వ్యవసాయ యోగ్యమైన భూమి కాదు కాబట్టి. కానీ గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారు చక్కగా ఆలోచన చేశారు. మనం ఏ స్కీము చేపట్టినా కూడా మీనింగ్‌ఫుల్‌గా, యూజ్‌ఫుల్‌గా ఉండాలి కానీ నామమాత్రంగా ఏస్కీము చేపట్టినా అంతకంటె పాపం మరొకటి లేదని భావించి ఒక మీనింగ్‌ఫుల్‌గా, వర్కబుల్‌గా ఉండేలా చేశారు. ఒక ఎకరం రూ.5లక్షలైనా, రూ.6లక్షలైనా, రూ.7లక్షలైనా సరే మంచి వ్యవసాయ యోగ్యమైన భూమిని ప్రైవేటు వ్యక్తుల నుంచి కొనుగోలు చేసి దళితులకు ఇచ్చారు. ఆవిధంగా చేయడం వల్ల ఈరోజు చిన్న చిన్న దళిత రైతు కూలీలు గర్వంగా ఫీల్ అవుతున్నారు. ఆ భూములకు సంబంధించి వాళ్లకి ప్రభుత్వం పట్టాలు ఇవ్వడం జరిగింది. వాళ్లంతా ఆర్థికంగా బలహీనంగా ఉంటారు, కనీసం బోరు వేసుకునే పరిస్థితి కూడా వారికుండదు. ఆవిషయాన్ని గమనించి – బోరువేసుకోవడానికి లక్ష రూపాయలు, దానికి అవసరమైన మోటార్‌ని కొనుగోలు చేయడానికి రూ.70వేలు, పవర్ కనెక్షన్ తీసుకోవడానికి అవసరమైన డబ్బులు ఇచ్చింది ప్రభుత్వం. ఒక్క పైసా కూడా వారి మీద భారం పడకుండా ఆ భూములను ఉచితంగా వాళ్లకి రిజిస్ట్రేషన్ చేసి ఇవ్వడం జరిగింది. వాళ్లకి బోరు, మోటారు, పవర్, ఫర్టిలైజర్స్ అన్నీ ఉచితంగా ఇవ్వడం జరిగింది. ఒక సంవత్సరం వరకు ఆ భూమిని ప్రభుత్వమే అడాప్ట్ చేసుకొని, మొదటి పంట పండేంత వరకు ప్రభుత్వమే బాధ్యత తీసుకొని వారికి ఒక మంచి మార్గం చూపించడానికి ప్రభుత్వం చిత్తశుద్ధితో పని చేస్తూ ముందుకెళుతోంది.

యస్సీలకు సంబంధించి చాలా ఇంప్రూవ్‌మెంటు జరుగుతోంది. యస్సీయస్టీలకు సంబంధించిన విషయాలపై గౌరవ ముఖ్యమంత్రిగారు గంటల తరబడి రెవ్యూ చేస్తూ సంబంధిత అధికారులకు ఆదేశాలు ఇస్తుంటారు. మూడో తరగతి నుంచి పి.జీ. వరకు 933 హాస్టల్స్‌లో సుమారు 76వేల మంది దళిత విద్యార్థులు తెలంగాణ రాష్ట్రంలో నేడు చదువుకుంటున్నారు. సుమారుగా రూ.395కోట్లు ఖర్చు పెట్టి ఈ స్కూల్స్, కాలేజీలను నడుపిస్తున్నారు. రెసిడెన్షియల్ స్కూల్స్/హాస్టల్స్‌లో చదివే పిల్లలు కూడా, on par with general students, చక్కగా చదువుతున్నారు, వాటితో పోటీ పడే స్థాయికి వచ్చారు. కార్పోరేటు స్కూల్స్ కంటె ఎక్కువగా ఈ రెసిడెన్షియల్ స్కూల్స్‌లో మంచి ఫలితాలు వస్తున్నాయని చెబుతున్నారు. 97.2% pass out ఉన్నారంటే అంతకంటే సంతోషం ఏముంది ! కార్పోరేటు స్కూల్స్‌తో పోటీ పడుతూ, రెసిడెన్షియల్ స్కూల్స్‌లో పదో

తరగతిలో 97.2శాతం యస్సీ పిల్లలు విజయం సాధిస్తున్నారంటే అంత కంటే సంతోషం ఏముంటుంది అధ్యక్షా !

సామాన్యంగా హాస్టల్స్ అంటేనే చాలా నిర్లక్ష్యానికి గురి కాబడి ఉంటాయి. హాస్టల్ బిల్డింగుల్లో లీకేజీలుంటాయి. హాస్టల్ వార్డెన్లు చాలా దుర్వినియోగం చేస్తుంటారు, హాస్టళ్ల నిర్వహణకి ఇచ్చిన డబ్బులను వాళ్ల ఇళ్లకి తీసుకుపోతుంటారు. హాస్టల్స్‌లో ఉండే పిల్లలకు ఎటువంటి సదుపాయాలు కల్పించకుండా ఉంటారు. కానీ తెలంగాణ ప్రభుత్వం వచ్చిన తర్వాత పరిస్థితులు పూర్తిగా మారిపోయాయి. హాస్టళ్లకు బియ్యం సరఫరా విషయంలో సివిల్ సప్లైస్ మినిస్టర్ గారు తీసుకున్న నిర్ణయం పట్ల నేను సభాముఖంగా వారిని అభినందిస్తు న్నాను. హాస్టళ్లకి సన్నబియ్యం ఇచ్చారు. ఏదైతే ముఖ్యమంత్రిగారి కార్యాలయంలోని అధికారులు సన్నబియ్యం తింటున్నారో అదే బియ్యం యస్సీ, యస్టీ, బిసీ పిల్లలు కూడా తినాలనే ఉద్దేశంతో ముఖ్య మంత్రి గారి ఆదేశాల మేరకు సివిల్ సప్లైస్ మినిస్టర్ గారు హాస్టల్స్‌కి సన్న బియ్యం ఇస్తున్నారు, అందుకు నేను వారికి ప్రత్యేకంగా ధన్యవా దాలు తెలియజేస్తున్నాను. ఒక రెస్పాన్సిబిలిటీతో, గౌరవప్రదంగా ఉండేలా, యస్సీలంటే నిర్లక్ష్యానికి గురి కాబడుతున్నారనే భావన లేకుండా, మీ గవర్నమెంటుంది, మేము ఈవిధంగా సహకరిస్తా మని చెప్పి హాస్టల్స్‌లో ఉండే యస్సీ పిల్లలకు సన్నబియ్యం సరఫరా చేస్తున్నారు. యస్సీలలో ఎవరైనా మెరిటోరియస్ స్టూడెంట్స్ ఉండి, పదో తరగతి కార్పోరేటు స్కూల్స్‌లో చదువుకుంటామంటే, అటువంటి ప్రతి యస్సీ విద్యార్థికి సంవత్సరానికి రూ.35వేలు ఇచ్చి ఆ అవ కాశం కల్పిస్తున్నారు.

2.00 మ. శ్రీ ఎం.ఎస్. ప్రభాకర్ రావు : ఎంప్లాయ్‌మెంట్ జనరేషన్‌కి వచ్చినప్పుడు స్వయం ఉపాధి పథకం క్రింద S.C. Finance Corporationకి దాదాపు రూ.283కోట్లు ప్రస్తుత బడ్జెట్‌లో కేటాయించడం జరిగింది. దీనివల్ల 28,094 మంది ఎస్సీ నిరుద్యోగులకు లాభం జరిగింది. లక్ష రూపాయల కంటే తక్కువ తీసుకున్న లోన్స్‌కి 80శాతం సబ్సిడీ. లక్షనుండి రెండు లక్షల వరకు తీసుకున్న వారికి 70శాతం సబ్సిడీ. రెండు లక్షల నుండి ఆపైన తీసుకున్న వారికి 60శాతం సబ్సిడీ ఇస్తుంది ఈ ప్రభుత్వం. ఇందులో భాగంగా దాదాపు ఐదు లక్షల వరకు నిరుద్యోగ యువకులు లాభం పొందుతున్నారు.

గతంలో విదేశాలకు వెళ్లి చదువుకోవాలంటే, ధనికుల పిల్లలకే అవకాశం ఉండేది. ఎస్సీ/ఎస్టీ పిల్లలు విదేశాల్లో చదువుకోవాలంటే ఆర్థిక పరిస్థితులు అడ్డు వచ్చేవి. కానీ, తెలంగాణ ప్రభుత్వం వచ్చిన తరువాత వారు విదేశాల్లో చదువుకోవాలంటే వారికి మొదలు రూ.10లక్షల ఆర్థిక సాయం చేసింది. గత సంవత్సరం గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారు వాటిని రూ.20లక్షల వరకు పెంచుతామని చెప్పారు. వారు చెప్పిన ప్రకారంగా ఇప్పుడది రూ.20లక్షలకు పెంచడం జరిగింది. అందులో భాగంగా ఈ రెండేళ్లలో ఎస్సీలు 283మంది, ఎస్టీలు 63మంది విదేశాలకు వెళ్లడం జరిగింది. దానికైన ఖర్చు దాదాపు రూ.42.76కోట్లు.

అదేవిధంగా చదువుకున్న పిల్లలు ఏదైనా పరీక్షలకి అటెండ్ కావాలన్నా దానికి శిక్షణ అవసరం ఉంటుంది. కాబట్టి, వారు శిక్షణ పొందేందుకు ప్రభుత్వం రూ.11కోట్లు ఖర్చు చేసి మహబూబ్‌నగర్, నల్గొండ, కరీంనగర్, నిజామాబాద్ మరియు వరంగల్ జిల్లాలలో ఎస్సీ స్టడీ సర్కిల్స్‌ని ఏర్పాటు చేయడం జరిగింది.

అలాగే, ఎస్సీ/ఎస్టీ వర్గాలకు చెందిన ఔత్సాహిక పారిశ్రామిక వేత్తలను ప్రోత్సహించడానికి ఈ రాష్ట్రంలో ఎక్కడా ఇండస్ట్రియల్ పార్కులు వచ్చినా కూడా అందులో 22 per cent of land should be allotted to S.C. entrepreneursకి ఇవ్వాలని ప్రభుత్వం మంచి నిర్ణయం తీసుకుంది. పరిశ్రమలు ఏర్పాటు చేసుకోవడానికి కూడా వారికి దాదాపు రూ.5కోట్ల ఆర్థిక సహాయం అందజేస్తుంది.

ప్రతి తల్లిదండ్రులు వారి ఆడపిల్లలకు ఘనంగా పెళ్లి చేయాలని అనుకుంటారు. గతంలో ఆడపిల్లకి పెళ్లి చేయని స్తోమత లేకుండా తండ్రి ఆత్మహత్య చేసుకోవడం, అక్క పెళ్లికి తమ్ముడు కిడ్నీ అమ్ముకున్నాడు అనే సంఘటనలు చూశాం మనం. ఇలాంటి సంఘటనలు తెలంగాణ రాష్ట్రంలో పునరావృతం కాకూడదని గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారు ప్రభుత్వం తరఫున కల్యాణ లక్ష్మీ పథకం క్రింద రూ.51,000/- ఇవ్వాలని నిర్ణయించడం జరిగింది. దాని వల్ల 51,287 ఎస్సీలు, 28,839 మంది ఎస్టీలు లబ్ధి పొందడం జరిగింది.

125 అడుగుల అంబేద్కర్ విగ్రహాన్ని మన హైదరాబాద్ నడిబొడ్డులో పెడుతున్నారంటే అది అంతా ఆషామాషీకాదు. అలాగే ట్యాంక్‌బండ్ దగ్గర శిథిలావస్థలో ఉన్నటువంటి భవనాన్ని కూల్చి ఆ స్థానంలో 15 అంతస్థుల భవనాన్ని నిర్మించడానికి శంకుస్థాపన చేయడం జరిగింది. ఇంతమంచి కార్యక్రమాలు ఈ రాష్ట్రంలో జరుగుతున్నాయి కాబట్టి, ఈరోజు ఈ రాష్ట్రంలో చాలామంది దళితులు టి.ఆర్.ఎస్. పార్టీకి, గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారికి ఋణపడి ఉంటారని తెలియజేస్తూ, కార్యక్రమాలన్నీ ఇలాగే కొనసాగాలని భగవంతున్ని వేడుకుంటూ, ఈ అవకాశం ఇచ్చినందుకు ధన్యవాదాలు తెలియజేస్తూ, ముగిస్తున్నాను.

శ్రీ పొంగులేటి సుధాకర్ రెడ్డి : అధ్యక్షా, గౌరవ సభ్యులు శ్రీ ఎం.ఎస్. ప్రభాకర్ రావు గారు చాలా తెలివిగల వారు. మంచి విషయ పరిజ్ఞానం ఉన్నటువంటి వ్యక్తి. వారి నుండి మంచి సూచనలు వస్తాయని అనుకున్నాను. కానీ, ముప్పై సంవత్సరాల్లో కాంగ్రెస్ ప్రభుత్వం రెండు కోట్లే పెట్టింది అని చెప్పడం చాలా అన్యాయమైనటువంటి ఆరోపణ. అన్ని డిపార్టుమెంట్‌లలో కూడా ఎస్సీ/ఎస్టీలు లబ్ధిదారులు ఉంటారు. గతంలో వారికి అన్యాయం జరిగిందనే ఉద్దేశంతోనే ఎస్సీ/ఎస్టీ సబ్‌ప్లాన్ యాక్ట్ తీసుకురావడం జరిగింది. కానీ, అన్యాయమైన ఆరోపణలు చేయకూడదని తెలియజేస్తున్నాను. రెండు కోట్లే ఖర్చు పెట్టడం ఏమిటి అధ్యక్షా.

మిస్టర్ ఛైర్మన్ : భోజన విరామం కొరకు సభను వాయిదా వేయడం అయినది.

(భోజన విరామం కొరకు సభను 2.08గం.లకు వాయిదా వేయడమయినది)

4.30 సా. (భోజన విరామానంతరం సభ సాయంత్రం 4.30 గంటలకు పునః ప్రారంభమైనది.)

(గౌరవ ఛైర్మన్ అధ్యక్షస్థానంలో ఉన్నారు.)

లఘు చర్చ (కొనసాగింపు)

మిస్టర్ ఛైర్మన్ : అందరికీ నమస్కారం. ఎస్సీ, ఎస్టీ ఉప ప్రణాళిక, వారి సంక్షేమం కొరకు అమలుపరచిన అంశం గురించి లఘు చర్చను ప్రారంభించవలసిందిగా శ్రీ సబావత్ రాములు నాయక్ గారిని కోరుతున్నాను.

శ్రీ సబావత్ రాములు నాయక్ : అధ్యక్షా, ఎస్సీ, ఎస్టీ సబ్ ప్లాన్ గురించి మాట్లాడటానికి అవకాశమిచ్చినందుకు తమరికి ధన్యవాదాలు తెలియజేస్తున్నాను. అంతకు ముందు ఎస్సీ, ఎస్టీ, బీసి, మైనారిటీ, వెనుకబడిన తరగతులలో ఒక గౌడ్ ఇంట్లో గౌడే పుట్టాలి, ఒక ఎస్టీ ఇంట్లో ఎస్టీనే పుట్టాలి, ఒక ముదిరాజ్ ఇంట్లో పుడితే చేపలే పట్టుకోవాలి, ఒక చాకలి ఇంట్లో పుడితే బట్టలే ఉతకాలి, ఒక మంగలి ఇంట్లో పుడితే కట్టింగే చేయాలనే పరిస్థితి ఉండేది. కానీ బాబా సాహెబ్ డా. బి.ఆర్. అంబేద్కర్ గారు వచ్చిన తరువాత ఆయన రాజ్యాంగాన్ని రాయడం జరిగింది. ఇవ్వాళ ఒక ఎస్టీ ఇంట్లో ఐఏఎస్ ఆఫీసర్, బిసి ఇంట్లో ఐపిఎస్ ఆఫీసర్, గౌడ్ ఇంట్లో ఐఎఫ్ఎస్ ఆఫీసర్ ఈ విధంగా ఐఆర్‌యస్, ఇంజనీర్లు, సైంటిస్టులు, డాక్టర్, గ్రూప్ – I వంటి పోస్టులు వారికి రావడం జరిగింది.

ఈరోజు నేను ఈ సభా వేదికపై మాట్లాడటానికి కారణం డా. బి.ఆర్. అంబేద్కర్ రాసిన రాజ్యాంగం, తెలంగాణ రాష్ట్రముఖ్యమంత్రి కెసిఆర్ గారు ఇచ్చిన అవకాశం. అందువల్ల వారికి తమరి ద్వారా కృతజ్ఞతలు తెలియజేస్తున్నాను. ఎస్సీ, ఎస్టీ సబ్ ప్లాన్ గురించి మాట్లాడాలంటే ఎస్సీ, ఎస్టీలే మాట్లాడాలి, కానీ వచ్చే సమావేశాలలో ఎస్సీ, ఎస్టీల సమస్య గురించి అగ్ర వర్ణాల వారిలో దారిద్ర్య రేఖకు దిగువన ఉన్న వారు కూడా మాట్లాడితే ఆ గౌరవం మాకు దక్కుతుందని తమరి ద్వారా ఈ ప్రభుత్వానికి తెలియజేస్తున్నాను.

స్వాతంత్ర్యం వచ్చి 70 సంవత్సరాలు అవుతోంది. ఒక పార్టీకి ఓటు బ్యాంకు ఉండేది. ఎస్సీ, ఎస్టీల ఓట్లు ఫలానా పార్టీకి పడతాయనే ఒక ముద్ర ఉండేది. గత ప్రభుత్వాల హయాంలో ఎన్నికలు వచ్చినప్పుడు, సర్పంచ్ ఎన్నికలు వచ్చినప్పుడే నాయకులకు తండాలు గుర్తుకు వచ్చేది. తండాలలోని ఆడవాళ్లు నృత్యాలు చేయాలి, వారి భుజంపైన చేతులేయాలి, వారి ఓట్లు దండు కోవాలి. తప్ప, ఎటువంటి సదుపాయాలు వారికి కల్పించలేదు. పోలింగ్ అయిన మరుసటిరోజు తండాలను మరచిపోయేవారు. ఈ రాష్ట్రాన్ని ఎలా అభివృద్ధి చేయాలనే ఆలోచన వారికి ఉండేది కాదు. కానీ, గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారు గ్రామాలకు తండాలు దూరంగా ఉంటాయని, మురికి కాలువలు, రోడ్లు, త్రాగునీరు వంటి సదుపాయాలు గ్రామాలకే కల్పించబడుతున్నాయని, తండాలు, గిరిజన గూడాలు నిర్లక్ష్యానికి గురవుతున్నాయనే ఉద్దేశ్యంతో తండాలను గ్రామ పంచాయితీలుగా చేయాలని 2014 సంవత్సరంలో తెలంగాణ రాష్ట్రం రాకముందే ఎన్నికల మ్యానిఫెస్టోలో హామీ ఇవ్వడం జరిగింది. అది దాదాపు పూర్తి కావొస్తోంది.

గతంలో నేను ఎప్పుడైన మార్కెట్‌కి వెళితే, అక్కడ ఎస్సీ, ఎస్టీ, బీసి, మైనారిటీ కులాలకు చెందినవారు హమాలీ పని చేస్తుండే వారు. ఈరోజు వారిని మార్కెట్ ఛైర్మన్లుగా నియమించి రిజర్వేషన్ కల్పించిన ఘనత తెలంగాణ రాష్ట్ర గౌరవ ముఖ్యమంత్రి కెసిఆర్ గారని తెలియజేస్తున్నాను. ఆనాడు దళితులకు మూడు ఎకరాల భూమిని ఇవ్వడం, ఇందిరమ్మ ఇండ్లను మంజూరు చేయడం వంటి ఎన్నో కార్యక్రమాలు చేశామని అన్నారు. కానీ కాంగ్రెస్, తెలుగుదేశం ప్రభుత్వాల హయాంలో అణగారిన వర్గాల కోసం ఎంత భూమిని ఇచ్చారో, ఆ వివరాల గురించి గౌరవ మంత్రి వర్యులు చెప్పడం జరిగింది. ఆ విషయాల గురించి నేను అడగను.

ఇవ్వాళ తెలంగాణ రాష్ట్రంలో రెసిడెన్షియల్ స్కూళ్లను పెద్ద సంఖ్యలో మంజూరు చేశారు. అందులో ఎస్టీలకు 51 రెసిడెన్షియల్ స్కూళ్లను ఈ మధ్యనే ఏర్పాటు చేయడం జరిగింది. అలాగే విద్యార్థులు ఇతర దేశాలలో వెళ్లి చదువుకోవడానికి రూ.10.00 లక్షల నుండి రూ.20.00 లక్షలకు పెంచడం చాలా మంచి విషయం.

అందుకు ఈ ప్రభుత్వానికి, గౌరవ ముఖ్యమంత్రిగారికి ధన్యవాదాలు తెలియజేస్తున్నాను. గతంలో తల్లి బిడ్డను ప్రసవించే సమయంలో ఆసుపత్రికి ఎడ్లబండి మీద తీసుకు వెళ్లే సందర్భం ఉండేది. ఇవ్వాళ అటువంటి పరిస్థితి రాకుండా ఏజెన్సీ ప్రాంతాలలో 'అమ్మ ఒడి' వాహనాలను ఏర్పాటు చేసి, వారికి 15 వస్తువులతో కూడిన ఒక కిట్‌ను రూ.30,000/-ల వ్యయంతో మన ప్రభుత్వం అందజేస్తోంది.

4.40 సా. అధ్యక్షా, 26 గిరిజన భవనాలకు రూ.1.10 కోట్లు చొప్పున ఇవ్వడం జరుగుతుంది. 2004వ సంవత్సరంలో నేను దేవరకొండ నియోజక వర్గం నుండి పోటీ చేసినప్పుడు అక్కడ గిరిజనులకు ఆడపిల్లలు పుట్టగానే అమ్మడమా? లేదా చంపడమా? అని ఆలోచించే పరిస్థితులు ఉండేవి. ఈనాడు అలాంటి పరిస్థితులను మార్చాలనే ఉద్దేశంతో కళ్యాణ లక్ష్మీ పథకంను ప్రారంభించడం జరిగింది. ఈ పథకంలో పెళ్లికూతురుకు తల్లిపేరు మీద రూ.51,000/- ల చెక్కును ఇవ్వడం జరుగుతుంది. ఎస్సీ, ఎస్టీ సబ్‌ప్లాన్‌లో గిరిజనులకు రిజర్వేషన్ 6శాతం నుండి 12శాతం వరకు పెంచితే వారు చాలా సంతోషిస్తారు.

ఆంధ్రప్రదేశ్ రాష్ట్రంలో 1956 నుండి గిరిజనులకు రిజర్వేషన్‌ను కల్పించారు. తెలంగాణాలో 1976 వరకు లంబాడీ, ఎరుకల వారికి రిజర్వేషన్ కల్పించబడ లేదు. 1976వ సంవత్సరం నుండి సమైక్య రాష్ట్రంలో వీరికి కూడా రిజర్వేషన్ కల్పిస్తే ప్రతి కుటుంబం నుండి ఒక ఐఏఎస్, ఐపిఎస్‌లు వచ్చే అవకాశం ఉండేది. ఆదిలాబాద్ జిల్లాలో ఒక ట్రైబల్ అమ్మాయికి పైలట్ ట్రైనింగ్‌కు డబ్బులు లేకుంటే రూ. 25 లక్షలు గౌరవ ముఖ్యమంత్రిగారు సహాయం చేయడం వలన ఆ అమ్మాయి పైలట్ అయ్యింది. ఎస్సీ, ఎస్టీల వర్గానికి చెందిన పిల్లలు పారిశ్రామికంగా కూడా ఎదగాలని, ఉద్యోగాలు అడిగే స్థాయి నుండి ఉద్యోగాలు ఇచ్చే స్థాయి వరకు ఎదగాలనే ఉద్దేశంతో అనేక సబ్సిడీలను ఇవ్వడం జరిగింది. పరిశ్రమలలో 1280 మందికి సుమారు రూ.66.41లక్షల నిధులను ఆర్థికమంత్రిగారు విడుదల చేయడం జరిగింది. ఇంకా పెండింగ్‌లో 2828 మంది ఉన్నారు. రూ.130 కోట్లు వారికి బాకాయి ఉంది కాబట్టి, ఆ నిధులను కూడా తొందరలో రిలీజ్ చేయాలని కోరుతున్నాను.

పరిశ్రమల శాఖ మంత్రి ట్రైబల్ అడ్వైజరీ కమిటీలో ట్రైబల్ ఇండస్ట్రియల్ పార్క్‌కు సంబంధించిన ఉద్యోగాలలో 75 శాతం ఉద్యోగాలను గిరిజనుల పిల్లలకే ఇస్తామని చెప్పడం జరిగింది. వారికి తొందరలోనే ఉద్యోగాలను కేటాయిస్తామని తెలియజేస్తున్నాము. అంబేద్కర్ కన్న కలలు, జ్యోతిరావ్ పూలే ఆలోచనలను ప్రభుత్వం అమలు చేస్తుందంటే ఇది చాలా గొప్ప విషయం. ఎస్సీలకు ఆసరా పింఛన్లను దాదాపు 4.66 లక్షల మందికి, బీడీ కార్మికులకు 2,34,817 మందికి అందిస్తున్నారు.

నేను హాస్టల్‌లో ఉన్నప్పుడు మాకు సన్నబియ్యం పెట్టేవారు కాదు. మన గౌరవ ముఖ్యమంత్రి కేసీఆర్‌గారు వచ్చిన తరువాత సన్న బియ్యాన్ని ఎస్సీ, ఎస్టీ హాస్టల్స్ విద్యార్థులకు దాదాపు 63 లక్షల మందికి సరఫరా చేయడం వలన ఒక్కొక్క పిల్లవాడు దాదాపు 2 నుండి 4 కేజీల బరువు పెరిగి పిల్లలు ఆరోగ్యంగా ఉన్నారు. ఫీజు రీ-యింబర్స్‌మెంట్, ఆరోగ్య లక్ష్మీ పథకం, మిషన్ భగీరథ, మిషన్ కాకతీయ మొదలగు సంక్షేమ కార్యక్రమాలను ప్రభుత్వం అమలు చేస్తోంది.

మిషన్ భగీరథ పథకం ముఖ్యంగా గిరిజనులకు చాలా అవసరం ఎందుకంటే తండాలలో ఉండే గిరిజనులు 3,4 కిలో మీటర్ల దూరం వెళ్లి మంచినీరు తెచ్చుకునే పరిస్థితులు ఉంటాయి. ఈ పథకం అమలు ద్వారా తండాలలో మంచినీటి సమస్య తొలగిపోతుంది. కొన్ని తండాలలో గిరిజనులు చనిపోతే రూ. 5,000/-ల కోసం అందరూ చందాలు వేసుకొని వారికి కర్మ ఖాండలు జరిపే పరిస్థితులు ఉన్నాయి. వీరి గురించి ఒక పథకం తీసుకురావాలని తమ ద్వారా మంత్రిగారిని కోరుతూ ధన్యవాదాలు తెలియజేస్తున్నాను.

SRI SYED ALTAF HYDER RAZVI: Sir, thank you Chairman Sir for giving me the opportunity to speak on the short discussion on "S.C. & S.T. Sub-Plan and Economic Support Schemes implemented for their welfare". It is very obvious that the Sub-Plans were introduced in the year 2013, only because lot of injustices were done to the SC & ST community people over the decades and in the previous Government also in the United Andhra Pradesh, specially, the Telangana side was neglected. SC & ST Sub-Plans were enacted in the year 2013 and subsequently the reason for doing that is, for the years together, the budget which used to be allocated for SCs & STs, normally it used to remain either unspent or diverted for other purposes. So, to cut down on all these, the previous Congress Party had introduced that bill to bring SC & ST Sub-Plan.

اس میں بہت ضرورت ہے کہ رولس frame کئے جائیں۔ اگر رولس frame کئے جائیں گے تو there will be more seriousness as far as spending is concerned for SCs and STs. Sir, coming to very important aspect of the جہاں تک SCs and STs کی بات کی گئی ہے، the specifics of it, SCs and STs over the years has been the reservation, the quantum of reservations given to the SCs and STs. Sir, here I would like to point out that the SC and ST reservation is done by the Government. It is mandatory on the Government to revise the quantum of SC and ST reservations after every decennial census i.e. 2011 census کے حساب سے آپ کو اس میں reservation دینا ہے، that is what our Hon'ble Chief Minister has also promised. Sir, this has to be done and also this Chelappa Commission of Enquiry Report has also been submitted. It was submitted this year in August. Subsequently, Sudhir Commission Report has also been submitted. Our Hon'ble Chief Minister has promised Minority Reservation also, Muslim reservation for 12%. That is also there on the cards Sir. That also has to be given. Here, I would like to point out Sir that in the undivided A.P., the quota of SCs and STs were 15% and 6% respectively as far as reservation goes. And after formation of Telangana, the proportion of SCs have gone up to 15.45% and of the State's population and the proportion of STs is at 9.08% which was earlier 6%. So, this particular quantum of reservation needs to be revised. I would like to therefore reqeust the Government to revise the quantum of reservation for SCs and STs to 15.45% and 9.01% respectively as per the census of 2011. The Government may raise the reservation to 9.01% or even 12% for the STs as promised, and for the enhancement of reservation for STs, the Report has been submitted. Accordingly, this needs to be done Sir. Sir, another issue which is there hanging in the balance for almost 20 years now is the categorization of SC reservations into A,B,C & D categories. Sir, at that time, the categorization in the undivided Andhra Pradesh by the then TDP Government, it had constituted a Commission called Ramachandra Raju Commission. Based on the Commission's Report, the TDP Government had taken the measures for categorization of SCs. Subsequently, the A.P.Scheduled Castes Act was enacted in the A.P. This was challenged in the High Court, and the Court upheld the Act. So, it was further challenged in the Supreme Court. Then, in November 2004, the Supreme Court set aside the A.P. S.C. Act on two grounds. One ground was that the appointment of reservation to SCs to sub groups within the caste cannot be done by the State Legislature, and only Parliament is competent to do so. So, subsequently Sir, at that time, when Mr.Rajasekhara Reddy was the Chief Minister, he pursuaded the Central Government to appoint a Commission headed by Justice Usha Mehra. That Usha Mehra Commission was appointed, and the Usha Mehra Commission submitted its report but it is said that in National Commission for SCs at its meeting held in December 2010, it had held that the recommendation of Usha Mehra Commisison regarding sub categorization of SCs into A,B,C & D categories was not acceptable. So, the National Comission relied on the Supreme Court's observation that even Parliament does not have power to enact the Legislation on SC categorization since the Constitution has intended that SCs and STs are individual homogeneous entities. So Sir, now that our Hon'ble Chief Minister has promised that, I from my Party's side, if Hon'ble Chief Minister takes an All Party Delegation to New Delhi to convince the Central Government, our Party will definitely support. We will come forward for that Sir. And almost two and a half years since TRS Government came to

power with the formation of Telangana State, I would like to remind that this issue is still hanging in the balance. So, I think that we should do something Sir. We should not further aggreviate it and keep on going like that. Let us come to a conclusion. If you want to lead an All Party Delegation, we are ready for that. We will go to New Delhi and try to convince the Government at the Centre. Sir, I would like to also know when the SC, ST Commission would be constituted Sir, because right now, fully constituted Commission is not working. The combined Commission is working. So, this thing again the Government should answer when that full fledged Commission would be constituted so as to prevent the protection of Civil Rights Act and Prevention of Attrocities on SCs and STs. Sir, this is very important. Why I am saying this is, only in twin cities alone, the cases pending under the SCs and STs Attorcities Acts are 3,298. This is pending inquiry. Even the inquiry is not done for over the past years. And out of this, 16% of the cases are the attrocities on women, rape, sexual harassment, all these cases are there. So, if the full fledged Commission is constituted, that Commission can take care of all these cases. And apart from this Sir, I would like the Government to constitute both these Commissions separately for SCs and STs. And further Sir, I understand that the rules under the Act have not been framed. As I said, that needs to be framed. And I may also recall that my Party, MIM has been demanding Sub Plan for Minorities and Backward Classes. This we have been demanding since the previous Government was there when the Sub Plans came for SCs and STs. I think if this can be done, then Sub Plans done for Minorities and BCs can get their due share under all the schemes and programmes by the Government across sectors and various Departments. Another thing Sir, the share of Minorities and BCs can be kept at 10% and 15% respectively because BCs and Minorities form a substantial population of our State of Telangana, and respectievely the plan allocations so that the four groups together viz. SC, ST, BC and Minorities can get 50% of the overall plan outlay in the State. Even this would work out to be far less than the actual share of 88%. 88% would be the population share of these four categories viz. SC, ST, BC and Minorities in the State of Telangana. Sir, apart from this, I also feel that from Day 1, TRS Government has been making its commitment for the welfare of the Minorities and Weaker Sections of the society viz. SC, ST and BCs. Sir, in this regard, our Hon'ble Chief Minister had promised that he would allocate Rs.1.00 lakh crores for the welfare of all these four categories over a period of five years. That is apart from Rs.50,000 crores for SCs, Rs.25,000 crores for BCs, Rs.20 crores for STs and Rs.5,000 crores for the minorities. Sir, this was actully assured in the House in the very first Governor's Address after the formation of Telangana. Sir, this has not been done. And as far as Prime Minister's 15 Point Programme is there, if the Minorities Sub Plan is introduced earmarking funds for various Central schemes as per the provisions of the Prime Minister's New 15 Point Programme for Minorities, and by making specific allocations under various State schemes for minorities, this way no clearance of the Central Government would be required. So, here since I wanted to mention here that all these things need to be taken care of, rules need to be framed. There is a urgent need for utilization of all these funds. You have given a lot of figures here as far as I can see the Statement, rather I should say Comparative Statement of so many years of various previous Governments have done. You have given share in Aasra Pension for SCs and STs. You have included Beedi

Workers in that recently. Farmers' loan waiver is there. Fees reimbursement in respect of SC and ST students is there. A very important scheme for Overseas Scholarships. This is a very important scheme which you have introduced Sir. But there are very less number of students applying for it. I think that you must either popularize it, you publicize it more, advertise for it, so that more and more students can avail this. Rs.20.00 lakhs amount for students is a very good amount Sir I would say. I must really appreciate our Hon'ble Chief Minister's effort in this particular thing. And apart from this, you have included them in Mission Bhagiratha and giving them so many connections for supplying drinking water, so many other facilities such as hostel facilities are there, you are providing good rice to them. So all these things are there. These are very good schemes. But what needs to be seriously done is that you frame the rules Sir. Whatever budget is allocated for SCs and STs, you make sure that it is utilized for that particular purpose and for development of that particular communities so that we get a better name for our State, and I hope that this Budget which our Hon'ble Chief Minister saheb when he mentioned in the very first Governor's Address that one lakh for the welfare of SCs, STs, BCs and Minorities would be allocated. Sir, since our Hon'ble Finance Minister is here, I would request him to enlighten us on all the issues which I have raised, and I really thank you that you have given me this opportunity for speaking on SCs and STs Sub Plan. Thank you.

5.00 సా. శ్రీ నారదాసు లక్ష్మణరావు: అధ్యక్షా, ఎస్సీ, ఎస్టీ సబ్‌ప్లాన్ అనే అంశం పై మాట్లాడేందుకు అవకాశం కల్పించినందుకు మీకు నా ధన్యవాదాలు తెలుపుకుంటున్నాను. ఈ అవకాశాన్ని నేనొక అదృష్టంగా భావిస్తున్నాను. భూమి కోసం, భుక్తి కోసం, విముక్తి కోసం అనే నినాదాలతో సుదీర్ఘంగా పోరాటాలు జరిగిన గడ్డ మన తెలంగాణ. నేను కూడా 1973లో జరిగిన విప్లవోద్యమంలో పీపుల్స్ వార్ పార్టీ తరఫున కొండపల్లి సీతారామయ్యగారి నాయకత్వంలో పనిచేసిన వ్యక్తిగా ఆ నాడు గ్రామాలలో దళితవాడలు తిరిగాను. ఆ నాటి పరిస్థితులన్నీ ఇప్పుడు నాకు గుర్తుకువస్తున్నాయి.

(డెప్యూటి చైర్మన్ అధ్యక్షస్థానం వహించారు)

ఆ రోజున మేము పాటలు పాడుతూ ఆ దళితులను చైతన్యవంతం చేసినటువంటి రోజులు ఇప్పుడు గుర్తుకువస్తున్నాయి. ఏ నాడైనా నేను చట్టసభలకు వచ్చి, నాకు మాట్లాడేందుకు అవకాశం గనుక వచ్చినట్లయితే, తప్పకుండా దళితుల గురించి మాట్లాడాలి, వారి పక్షాన నా గొంతు వినిపించాలని అనేటటువంటి ఆలోచనలు నాకు అప్పట్లోనే ఉండేవి. అయితే తెలంగాణ ఉద్యమ ప్రభావంతో, శ్రీ కెసిఆర్‌గారు ఇచ్చిన స్ఫూర్తితో నేను ఈ రోజు ఈ చట్ట సభకి రాగలిగాను. నేను దళితుడిని కాను, దరిద్రుడిని కూడా కాదు. కాని ఈ దళితుల జీవన స్థితిగతులను, వారి దయనీయమైన పరిస్థితులను, వారు జీవించే పరిసరాలను చూడటం వలన కలిగిన బాధ, ఆవేదనతో, వారిని చైతన్యవంతులను చేయడానికి పాడినటువంటి పాట ఒకటి ఇప్పుడు నాకు గుర్తుకు వస్తున్నది. దానిని మీరు అనుమతిస్తే పాడి, వినిపిస్తాను.

మిస్టర్ డెప్యూటి చైర్మన్: పాడండి.

శ్రీ నారదాసు లక్ష్మణరావు: "యాలరో, యాలరో ఈ మాదిగ బతుకు, ఎంత మొుత్తుకున్న దొరకదురా మెతుకు.. మాలన్న,మాదిగన్న, నీరడున్న, బేగరన్న, మోచన్న, మేదరన్న, లంబడున్న, చెంచన్న, కులంకులమంటు కుమిలిపోయె కూలన్న, గొంతువిప్పి పాడుతున్న, మనసు విప్పి వినరన్న.. యాలరో ఈ మాదిగ బతుకు, ఎంత మొుత్తుకున్న దొరకదురా మెతుకు.. బంగారు పంటలిచ్చె భరతగడ్డరా మనది గంగమ్మ ప్రవహించె పుణ్యభూమిరా మనది..గంగ,యమున, బ్రహ్మపుత్ర, కృష్ణ,పెన్న, కావేరి ఎన్నెన్నో జీవనదులు ప్రవహించే జీవగడ్డ, మాలమాదిగన్నలకు మంచినీళ్లు పుట్టవురా... యాలరో ఈ మాదిగ బతుకు, ఎంత మొుత్తుకున్న దొరకదురా మెతుకు . " అని ఈ రకంగా దళితవాడల్లోపల పాటలు పాడుతూ, వారిని చైతన్యవంతులుగా చేసే పరిస్థితులు ఈ రోజు నాకు గుర్తుకువస్తున్నాయి.

కాని అదే దళిత బిడ్డలకు స్వచ్ఛమైనటువంటి కృష్ణా,గోదావరి నదీ జలాలను వారికి అందించడం కోసం మిషన్ భగీరథ అనే పథకానికి శ్రీ కెసిఆర్‌గారు శ్రీకారం చుట్టడమే కాదు, మొుట్టమొుదట ఆ నీళ్లు గ్రామంలో ఉన్న దళితులకు అందించాలి, వారి గొంతులు తడిపిన తరువాతనే ఇతరులకు అందించాలని భావనతోటే ముఖ్యమంత్రిగారు ముందుకు వెళుతున్నారని మనవి చేస్తున్నాను. అంటే ముఖ్యమంత్రిగారికి దళితుల సంక్షేమం పట్ల ఎంత అంకితభావం

ఉందో మనం అర్థం చేసుకోవచ్చు. ఆ నాడు ఉన్న పరిస్థితుల్లో దళితులను చైతన్యవంతులను చేయడానికి మేము చాలా పాటలు పాడాము. అందులోని మరొక రెండు చరణాలు పాడి, వినిపిస్తాను.

"ఇంటింట చీకటే, ప్రతి కంట కన్నీరే, రాజ్యమెవరిది వచ్చెనో, సుఖమెవరికి దక్కెనో, ఒళ్లొంచి కష్టించి, రాజనాల్ పండిస్తే కరువులెందుకు వచ్చెనో, కనకయ్య గరిసెలెవలరివి నిండెనో...

అని ఈ రకంగా ఈ సమాజంలో ఉన్నటువంటి ఆర్థిక తారతమ్యాలను, ఉత్పత్తికి, ఉత్పత్తి సంబంధాలకు గల వ్యత్యాసాలను చూపుతూ ఆ రోజు మేము పాడినటువంటి పాటలను ఈ రోజు నేను ఎందుకు గుర్తు చేస్తున్నానంటే ఈ రోజు మన గౌరవ ముఖ్యమంత్రి శ్రీ కెసిఆర్‌గారు దళితుల సంక్షేమం కోసం ఇంత గొప్ప ఎస్సీ, ఎస్టీ సబ్‌ప్లాన్‌ను తీసుకురావడం జరిగింది. వేదాల ప్రకారం చూసినా, లేదా పురాణాల ప్రకారం చూసినా నాలుగు వర్ణాలే ఉన్నాయి. 1. బ్రాహ్మణులు 2. క్షత్రియులు 3. వైశ్యులు 4. శూద్రులు. అయినా ఐదవ వర్ణం పంచముడిని ఎవరు పుట్టించారు? బ్రహ్మ ముఖం నుండి పుట్టిన వాళ్లను బ్రాహ్మణులని చెప్పడం జరుగుతుంది. బ్రహ్మ బాహువులనుండి పుట్టిన వాళ్లను క్షత్రియులని చెప్పడం జరుగుతుంది. బ్రహ్మ బొడ్డునుండి పుట్టిన వారిని వైశ్యులని, మరియు బ్రహ్మ పాదాలనుండి పుట్టినవారిని శూద్రులని చెప్పడం జరుగుతుంది.అంటే మొదటి మూడు వర్ణాలవారు కాకుండా, మిగిలిన వర్ణాలవారంతా శూద్రులే అధ్యక్షా. ఈ పంచమ వర్ణాన్ని, ఈ దళిత వర్ణాన్ని ఎవరు సృష్టించారు? అగ్రవర్ణాలు, భూస్వాములు వారి ఆధిపత్యాన్ని చలాయించుకోవడం కోసం సృష్టించారు. అందుకొరకే జాషువా ఒక మాట చెప్పారు. జాషువా దళితుడు. గొప్ప ప్రతిభ ఉన్న కవి. భూస్వామ్య వ్యవస్థను నిరసిస్తూ ఆయన చెప్పినటువంటి వాక్యాలు నేను చెబుతాను.

..నా చరిత్ర రాయడానికి నీ చేతిలోని కలం కదలకపోతే, నా చరిత్రను చెప్పడానికి నీ నోటిలోని పెదవులు మెదలకపోతే, నా చరిత్రను నేనే రాసుకుంటాను. నా చరిత్ర నేనే చెప్పుకుంటాను... అని గళమెత్తినటువంటి గుర్రం జాషువాను పుణికిపుచ్చుకున్నటువంటి మన గౌరవ ముఖ్యమంత్రిగారు తన చరిత్ర నిర్మాణానికి తానే సారథిని కావాలని, తెలంగాణను సాధించి, దళితుల అభివృద్ధి కొరకు కృషిచేయడం, వారి అజెండానే తెలంగాణ అజెండాగా భావించి అనేక కార్యక్రమాలను చేపట్టడం జరిగింది. అందులో ఒకటి దళితులకు మూడు ఎకరాల భూమిని ఇవ్వడం. భూమి అంటే కేవలం ఆదాయం ఇచ్చే వనరు మాత్రమే కాదు. భూమి అంటే వ్యక్తి ఆత్మగౌరవానికి ప్రతీక. అతని సాంఘీక హోదాకు, భవిష్యత్తుకు అదొక భరోసా. అసలు దళితుడంటే ఎవరు? మనకు వ్యవసాయం నేర్పింది దళితుడు. వ్యవసాయ రంగాన్ని ప్రపంచానికి పరిచయం చేసిన శాస్త్రవేత్త ఒక మాదిగ. నీటిని నిలువచేసుకుని, జీవించాలని నేర్పిన సైంటిస్టు ఒక నీరడి. ప్రపంచానికి సంగీతాన్ని నేర్పి, డప్పును కనుగొన్నది ఒక దళితుడు.

ఇంతటి గొప్ప ప్రతిభాపాటవాలు ఉన్న దళితుడు ఈ రోజు ఎటువంటి పరిస్థితుల్లో ఉన్నాడు? ఏ రకంగా అతను జీవిస్తున్నాడు అని కనుక మనం ఆలోచించినట్లయితే, ఆ వర్గాన్ని కుట్ర పూరితంగా అణచివేయడం జరిగింది. స్వాతంత్ర్యం వచ్చినప్పటి నుండి ఈ రోజు వరకు దళితుల సంక్షేమం కొరకు వేల కోట్ల రూపాయలు ఖర్చు చేసినామని చెబుతున్నప్పటికీ, ఈ రోజు వరకు వారి పరిస్థితుల్లో మార్పు రాలేదని చెప్పి మన గౌరవ ముఖ్యమంత్రి శ్రీ కెసిఆర్‌గారు భావించినారు. దళితుల అభివృద్ధి గురించి ఇతరులు ఈర్ష్య పడేంత ప్రచారం మాత్రమే జరిగింది గాని, వాస్తవంగా వారి జీవితాల్లో మార్పు రాలేదు. పేపర్ల మీదనే వారి అభివృద్ధి జరిగిందని భావించిన శ్రీ కెసిఆర్‌గారు దళితుల కోసం మూడు ఎకరాల భూమి, కళ్యాణ లక్ష్మి పథకం ద్వారా ఆడబిడ్డలకు పెళ్లిళ్లు, విదేశాల్లో చదువుకోవడానికి ముప్పై లక్షల రూపాయల ఓవర్సీస్ స్కాలర్‌షిప్పులు, డబుల్ బెడ్ రూం ఇళ్లు, ఈ రకంగా అనేక కార్యక్రమాలతో దళితులను ఆదుకునే ప్రయత్నాలు చేస్తున్నారు.

చివరగా నేను చెప్పేది... వంద గులాబీలు వికసించనీయండి, వేయి ఆలోచనలు సంఘర్షించనీయండి, అనేటువంటి మావో ఆలోచనా విధానాన్ని ఆధునిక భావజాలానికి తాను పూనుకుని, దళితుల ఆత్మగౌరవాన్ని నిలబెడుతున్నారు మన ముఖ్యమంత్రి శ్రీ కెసిఆర్‌గారు. దళితుల అభివృద్ధి అంటే వారికి ఏదో పింఛన్ ఇవ్వడం కాదు. వారిని సామాజికంగా, రాజకీయంగా, ఆర్థికంగా అభివృద్ధి చెందినప్పుడే నిజమైన అభివృద్ధిగా భావించి, వారికి పాలనాపరంగా, రాజకీయ రంగంలోనూ స్థానం కల్పిస్తున్నారు. మార్కెట్ కమిటీలలో దళితులకు రిజర్వేషన్లు కల్పించడం, సామాజికంగా అనేక పథకాల ద్వారా వారికి చేయూతనందించిన ఘనత గౌరవ శ్రీ కెసిఆర్‌గారికే దక్కిందని తెలియజేస్తూ, సెలవు తీసుకుంటున్నాను.

శ్రీ మహమ్మద్ అలీ షబ్బీర్: అధ్యక్షా, నాకు ఈ అవకాశం కల్పించినందుకు మొదటగా మీకు నా ధన్యవాదాలు. ఈ రోజు ప్రభుత్వం ఇచ్చిన నోట్‌లో అనేక పథకాల గురించి చాలా వివరంగా చెప్పారు. ఈ రోజు మన రాష్ట్ర జనాభాలో ఎస్సీలు 16 శాతం, ఎస్టీలు దాదాపు 10 శాతం ఉన్నారు. అంటే ఎస్సీ, ఎస్టీలను కలుపుకుంటే మొత్తం 26 శాతం ఉన్నారు. వారి అభివృద్ధి గురించి ఈ రోజు సభలో

మనం చర్చించుకుంటున్నాము. ఇది చాలా ముఖ్యమైన అంశం అధ్యక్షా. ఆ ప్రభుత్వం, ఈ ప్రభుత్వం అని మాట్లాడకుండా, గతంలో కేంద్ర ప్రభుత్వం నుండి వచ్చిన నిధులుగాని, రాష్ట్ర ప్రభుత్వం మంజూరు చేసిన నిధులుగాని వాస్తవంగా గ్రామాలకు, దళితులకు చేరడం లేదని చట్ట సభల్లో మనం మాట్లాడుకుంటున్నాము. ఎస్సీ, ఎస్టీలకు అన్యాయం జరుగుతున్నది, వారికి కేటాయించిన డబ్బు వారికి చేరడం లేదు, అ నిధులు డైవర్ట్ అవుతున్నాయి అంటున్నారు. అది వాస్తవం కూడా. ఒక తండాకి రోడ్డు అని నిధులు మంజూరు చేస్తే, అది మరెక్కడికో పోతుంది. వచ్చే సంవత్సరం మేము ఖచ్చితంగా చేస్తాము, పకడ్బందీగా ఖర్చు చేస్తాము, ఫండ్స్ డైవర్ట్ కాకుండా చూస్తామని ప్రభుత్వాలు చెబుతూనే ఉన్నాయి.

ఈ పరిస్థితిని గమనించే 2013లో మా కాంగ్రెస్ ప్రభుత్వం పకడ్బందీగా, భారతదేశంలో ఎక్కడా లేని విధంగా ఎస్సీ, ఎస్టీ సబ్‌ప్లాన్ చట్టం తీసుకురావడం జరిగింది. ఈ చట్టానికి అప్పుడు మేము రూల్స్‌ను తయారు చేయలేకపోయాము గాని, చట్టం యొక్క ముఖ్యోద్దేశం ఏమిటంటే నిధులు కేంద్రం ఇచ్చినా, రాష్ట్రం ఇచ్చినా అవి వారి సంక్షేమం కొరకే ఖర్చు కావాలి, దళితులు అభివద్ధి కావాలి, నిధులు ఏ విధంగానూ డైవర్షన్ కాకూడదు. ఒకవేళ ఈ డబ్బు డైవర్ట్ అయిపోతే వచ్చే సంవత్సరంలో ఈ డబ్బుని కలపాలి. అంటే carry forward చెయ్యాలి. ఇది ఎస్సీ, ఎస్టీ సబ్‌ప్లాన్ యొక్క ప్రధాన ఉద్దేశం.

5.20 సా. టిఆర్‌యస్ ప్రభుత్వం వచ్చిన తర్వాత నూటికి నూరు శాతం నిధులు వెచ్చించి సబ్‌ప్లాన్‌ని పూర్తి స్థాయిలో అమలు చేస్తారని అనుకున్నాం. ఈ సబ్‌ప్లాన్ అపెక్స్ బాడీకి ఛైర్మన్‌గా ముఖ్యమంత్రిగారుంటారు. మరెందుకు ముఖ్యమంత్రిగారు నిర్లక్ష్యం చేశారో తెలియదు కానీ ఆయన అధ్యక్షతన జరగవలసిన అపెక్స్ బాడీ సమావేశాన్ని ఒక్కసారి కూడా నిర్వహించలేదు. గౌరవ ముఖ్యమంత్రిగారు ఈ అపెక్స్ బాడీకి ఛైర్మన్‌గా ఉన్నారు కాబట్టి ఖచ్చితంగా ఒక సంకేతం పోతుంది. అధికారుల్లో ఒక భయం ఉంటుంది, కేటాయించిన డబ్బు ఎంత వరకు ఖర్చు అయిందనే విషయాన్ని సియం గారు సమీక్ష చేస్తారని.కానీ దురదృష్టవాత్తు గౌరవ ముఖ్యమంత్రిగారు ఆ సమావేశం జరపలేదు. దాని వల్ల 2014-15, 2015-16, 2016-17 సంవత్సరాలకు చెందిన బడ్జెటు పూర్తి స్థాయిలో ఖర్చు కాకుండా కేవలం రూ.46శాతం అంటే 50 శాతం లోపలే ఖర్చయింది. యస్సీ, యస్టీ సబ్‌ప్లాన్‌కి రూల్స్ ఫ్రేమ్ అయితే, ఎలాగూ గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారు ఛైర్మన్‌గా ఉన్నారు కాబట్టి నూటికి నూరు శాతం నిధులు ఖర్చు చేస్తారని అనుకున్నాం.

టిఆర్‌యస్ ఎలక్షన్ మేనిఫెస్టోలో ఏమి చెప్పారంటే – వచ్చే ఐదేళ్లలో యస్సీ సంక్షేమ మరియు అభివృద్ధి కార్యక్రమాలకు రూ.50వేల కోట్లు ఖర్చు చేస్తామని చెప్పారు. 2014-15 సంవత్సరంలో గవర్నర్ గారి ప్రసంగంలో ప్రభుత్వం ఏమి చెప్పిందంటే – యస్సీ, యస్టీ, బిసి, మైనారిటీలకు సంబంధించి ఒక లక్షకోట్ల రూపాయలతో ఐదు సంవత్సరాల కార్యాచరణ ప్రణాళిక రూపొంచదించామన్నారు. అందులో రూ.50వేల కోట్లు యస్సీల అభివృద్ధికి, యస్టీల అభివృద్ధికి రూ.20వేల కోట్లు, వెనకబడిన వర్గాల వారి అభివృద్ధికి రూ.25వేల కోట్లు, మైనారిటీలకు రూ.5వేల కోట్ల అవుట్‌లే ఏర్పాటు చేశామన్నారు. తెలంగాణ రాష్ట్ర జనాభాలో 85శాతం ఉన్న యస్సీ, యస్టీ, బిసి, మైనారిటీల కోసం ఐదు సంవత్సరాలలో ఒక లక్ష కోట్ల రూపాయలు ఖర్చు చేసి వాళ్లను అన్ని రకాలుగా అభివృద్ధి చేస్తామన్నారు. అందుకు మనందరమూ కూడా హర్షించాం. కొత్తగా ఏర్పడిన తెలంగాణ రాష్ట్రంలో మంచి కార్యక్రమం చేపట్టారని అనుకున్నాం. కానీ మనము ఇప్పుడు నాలుగవ బడ్జెట్‌కు పోతున్నాం అధ్యక్షా. మనం ఇప్పటికి 40-50 శాతం వరకు కూడా డబ్బులు ఖర్చు పెట్టడం లేదు. గౌరవ ముఖ్యమంత్రి శ్రీ కల్వకుంట్ల చంద్రశేఖర రావు ఇచ్చిన హామీ ప్రకారం చూస్తే, ఇంకా రూ.30వేల కోట్లు ఖర్చు కావాలి. కనీసం రూ.25వేల కోట్లన్నా ఖర్చు కావాలి. ఎందుకంటే, ఈ ప్రభుత్వం వచ్చి ఇప్పటికే 32 నెలలు అయిపోయింది. అయితే, రూ.50వేల కోట్లు ఖర్చు పెట్టడానికి ఆ టార్గెట్ రీచ్ కావాలంటే, మనకు ఇప్పటికే రూ.25,000 కోట్లు ఖర్చు కావాలి. ఇది అంతా మీరు ఎన్నికలలో ఇచ్చిన హామీలే. అవి ఇంతవరకు పూర్తి కాలేదు. ప్రస్తుతం సభలో ఆర్థిక శాఖా మంత్రిగారు కూడా ఉన్నారు. ఆయన కూడా వెనుకబడిన తరగతులకు సంబంధించిన వారే. ఆయన హాస్టళ్ళల్లో ఉంటూ, చాలా ఇబ్బందులను ఎదుర్కొంటూ ఎంతో కష్టపడి చదువుకుని ఈ స్థాయికి వచ్చిన వ్యక్తి కాబట్టి, ఆయన మీద పూర్తి నమ్మకంతో, విశ్వాసంతో మీరు ఇచ్చిన హామీలకు ఈ రూ.25,000ల కోట్లను అయిన ఖర్చు పెట్టాలని కోరుతున్నాను. అదేవిధంగా, గిరిజనులకు కూడా రూ.25వేల కోట్లు ఖర్చు పెట్టాలని అనుకున్నారు. కనీసం అందులో రూ.10వేల కోట్ల వరకు ఆ గిరిజనులకు సంబంధించిన డబ్బులను కూడా ఖర్చు చేస్తారని తమ ద్వారా ఆశిస్తున్నాను.

అధ్యక్షా, దళితులకు, ఎస్సీలకు కేవలం డబ్బులు, రోడ్లు వేయడం మాత్రమే కాదు రాజకీయ రంగంలో కూడా వారు అభివృద్ధి చెందాలి. మీరన్నారు ఎస్సీ, ఎస్టీలకు మార్కెట్ కమిటీ పదవుల్లో రిజర్వేషన్లు కల్పించామని. ఓ.కే. వెరీ గుడ్. చాలా మంచి

పని చేసినారు. అలాగే, వారికి రాజకీయంలోను, కేబినెట్‌లో కూడా రిజర్వేషన్లు కావాలి. కార్పొరేషన్స్ పదవుల్లో ఇతర డిపార్టుమెంట్లలో కూడా రిజర్వేషను కావాలి. కానీ, అక్కడ ఏం ఉంది? మీ ద్వారా గౌరవ ఆర్థిక మంత్రిగారి దృష్టికి తీసుకువచ్చేది ఏమిటంటే – ప్రస్తుతం మన తెలంగాణ ప్రభుత్వంలో ఇద్దరు డెప్యూటీ చీఫ్ మినిస్టర్స్, గౌరవ ముఖ్యమంత్రిగారితో కలిపి మొత్తం 18 మంది కేబినెట్ మంత్రులు ఉన్నారు. అయితే తెలంగాణాలో 85శాతం వరకున్న ఎస్సీ, ఎస్టీ, బిసి మైనారిటీవర్గాలకు చెందిన వారికి ఎంతమందికి మంత్రి పదవులు ఇచ్చారు అధ్యక్షా? 16 శాతం ఉన్న దళితులకు ఒకటే క్యాబినెట్ ర్యాంకున్న మంత్రి పదవి ఇచ్చారు. 9.68 శాతం ఉన్న గిరిజన వర్గానికి ఎన్ని మంత్రి పదవులు ఇచ్చారు? కేవలం ఒకే ఒక మంత్రి పదవి (ట్రైబల్ మినిస్టర్) ఇచ్చారు. 12.69 శాతం ఉన్న మైనారిటీ పాపులేషన్‌కి క్యాబినెట్ హోదా గల ఒకే ఒక డెప్యూటీ ఛీఫ్ మినిస్టర్ పదవిని ఇచ్చారు.

(అంతరాయం)

అధ్యక్షా, నేను ఎస్సీ, ఎస్టీలకు సంబంధించి మాట్లాడుతున్నా ఇలా అంతరాయం కలిగిస్తే ఎలా సార్? నేను తప్పు చెపితే, తప్పు అనండి, మీరు కూర్చోమంటే కూర్చుంటాను.

بیٹھ جاؤ بولے تو بیٹھ جاتا ہوں میں، اگر ان figures میں wrong ہے تو۔ SC, ST, BC and Minorities کے بارے میں بولتے وقت آپ لوگ اٹھے تو کیا ہوگا صاحب؟ میری یہ گزارش ہے کہ۔۔۔

అధ్యక్షా, నా ఉద్దేశ్యం ఏమిటంటే, 16 శాతం దళితులు ఉన్న జనాభాకు సంబంధించి ఒక కేబినెట్ మినిస్టర్ పదవిని, 10 శాతం ఎస్సీ ప్రజలకు ఒక మంత్రి పదవిని, 12 శాతం ఉన్న మైనారిటీ జనాభా ఒక మంత్రి పదవిని కేటాయించారు. అలాగే బీసీల జనాభాకు సంబంధించి వాళ్లు 50 శాతం కంటే ఎక్కువ మంది ఉన్నారని ప్రతిరోజూ చెబుతూనే ఉన్నాము. వాళ్లకి సంబంధించి కేబినెట్‌లో కేవలం నాలుగు బెర్తులు మాత్రమే ఉన్నాయి. అంటే, 85 శాతంగా ఉన్న వర్గాల వారికి సంబంధించి కేవలం ఏడుగురు మాత్రమే కేబినెట్ బెర్తులు కలిగిన మంత్రులు ఉన్నారు. మిగిలిన 15 శాతం ఉన్న వర్గాలకు సంబంధించి గౌరవ ముఖ్యమంత్రితో సహా 11 మంది మంత్రులు ఉన్నారు. రిజర్వేషన్లు కేబినెట్ పదవుల్లో రావద్దా? మార్కెట్ కమిటీ పదవుల్లో ఎస్సీ, ఎస్టీ, బి.సి.లకు రిజర్వేషన్లు ఈ ప్రభుత్వం ఇచ్చిందని చాలా సంతోషపడినారు. మరి క్యాబినెట్‌లో ఎందుకు ఇవ్వరు సార్? వారికి హక్కు లేదా? వారు అర్హులు కారా?

کیا یہ آبادی میں 85% نہیں ہیں؟ ان کے پاس حق نہیں ہے؟ خالی upper caste والی سرکار چلا سکتے؟ دوسرے لوگ نہیں چلا سکتے؟

కాబట్టి, దయచేసి ఈ విషయాన్ని సభలో జరిగే చర్చల ద్వారా మీ ద్వారా గౌరవ ముఖ్యమంత్రిగారి దృష్టికి తీసుకెళ్ళి ఈ వర్గాలకు సంబంధించిన క్యాబినెట్ బెర్తులను కూడా పెంచమని, వారికి న్యాయం చేయమని కోరుతున్నాను.

అలాగే, కార్పొరేషన్ ఛైర్మన్లకు సంబంధించిన లిస్టులో కూడా వారికి అర్హత లేదా అధ్యక్షా? ఎక్కడ పడితే అక్కడ ఓ.సి.లకు ఇస్తున్నారు. మేము ఓ.సి.లకు వ్యతిరేకం కాదు. కానీ, నేననేది ఏమిటంటే, మనం మాటి మాటికి జనాభాలో 85శాతం ఉన్న వర్గాల అభివృద్ధి అని అంటున్నప్పుడు వీళ్లకి ఛైర్మన్ పదవులకు సంబంధించి పొలిటికల్ రిజర్వేషన్ కల్పించవలసిందిగా కోరుతున్నాను. ఎందుకంటే, ఎం.పి.లకు, ఎం.ఎల్.ఎ.లకు కేంద్ర చట్టం ఉంది కాబట్టి, రిజర్వేషన్ ప్రకారం ఎలాగైనా ఎన్నికయి వస్తారు.

అధ్యక్షా, మీరు ఆర్థిక శాఖా మంత్రిగారికి చెప్పండి, నేను వారికి రిజర్వేషన్లు ఇచ్చినా సంతోషపడతాను, ఎందుకంటే, ప్రస్తుతం ఇస్తున్నారు, వాటి సంఖ్యను ఇంకా పెంచమని డిమాండ్ చేస్తున్నాను. ఆ 85 శాతం ప్రజలకు సంబంధించి కూడా న్యాయం చేయమని కోరుతున్నాను. మేము ఇచ్చాము, చేశాము అని ఈ ప్రభుత్వం చెబుతోంది. ఎవరో వారింటికి వెళ్ళి ఇవ్వడం లేదు. ఇది ప్రజల డబ్బు, వాళ్ళ హక్కు, వాళ్ళ డిమాండు, వాళ్ళ జనాభాని బట్టి మనం వారికి నిధులు కేటాయించవలసి ఉంది. అది ప్రభుత్వ బాధ్యత. అంతే గానీ మేము రిజర్వేషన్లు ఇచ్చేశామంటే ఎలా? అధ్యక్షా, ఈ అంశాన్ని మీరు సీరియస్‌గా తీసుకుని, ప్రభుత్వంతో చెప్పి, ఆ ప్రజలకు న్యాయం చేయాలని కోరుతున్నాను.

మరొక అంశం ఏమిటంటే, ఎస్సీ వ్యవసాయ దారులకు మూడు ఎకరాల భూమి ఇస్తామని అన్నారు. మన రాష్ట్రంలో దాదాపు 12 లక్షల వరకు ఎస్సీ కుటుంబాల ప్రజలు ఉన్నారని అన్నారు. కేవలం 3 లక్షల మందికే అప్పటి ప్రభుత్వాలు భూములు ఇచ్చాయి కానీ, మిగిలిన వారికి ఇవ్వలేదని గతంలో మీరు అన్నారు. ప్రస్తుతం ఈ ప్రభుత్వ సర్వేలో ఆ విషయం తేలింది కాబట్టి, వారికి కూడా భూములు ఇచ్చే ప్రయత్నాలు చేయమని కోరుతున్నాను. ఒక్కోసారి స్టేట్‌మెంట్ ఏమి వస్తుంది అంటే, భూముల ధరలు విపరీతంగా పెరిగిపోయాయి కాబట్టి, ఆ భూములను కొనే పరిస్థితులలో ప్రభుత్వం లేదని అంటున్నారు. కాబట్టి, ఈ రోజున స్పెసిఫిక్‌గా సభకు ఒక మాట చెప్పండి, అసలు ఈ ప్రభుత్వం ఇప్పటివరకు ఎంతమేరకు భూములను కొనుగోలు చేసింది? ఇంకా దాదాపు ఆరు లక్షల కుటుంబాలకు భూములు లేవని ఈ ప్రభుత్వమే చెప్పింది. కాబట్టి, ఈ ఆరు లక్షల కుటుంబాల ప్రజలకు భూములను ఎప్పటిలోగా

కొనుగోలు చేస్తారు? ఆర్థిక మంత్రిగారు ఉన్నారు కాబట్టి, మీరే రాబోయే బడ్జెట్‌లోనైనా దీనికి నిధులు కేటాయించాలని కోరుతున్నాను. ఎందుకంటే, ఎన్ని డబ్బులు ఖర్చుపెట్టి అయినా భూములను కొనుగోలు చేస్తామని గతంలో అన్నారు. కావున, దానికి సంబంధించి కూడా జవాబు చెప్పవలసిన అవసరం ఉందని తమ ద్వారా గౌరవ ఆర్థిక శాఖ మంత్రిగారి దృష్టికి తీసుకువస్తున్నాను. ఇప్పటివరకు ప్రభుత్వ భూములు కాకుండా, ప్రైవేటు వ్యక్తుల నుండి ఎన్ని ఎకరాల భూములను కొనుగోలు చేశారు, ఎంత భూమినైనా ఓపెన్ మార్కెట్లో కొని ఇస్తామని అన్నారు. అటువంటివి ఎన్ని ఎకరాలను మీరు ప్రైవేటు వ్యక్తుల నుంచి కొనుగోలు చేశారు? దానికి బడ్జెట్ ఎంత ఖర్చయిందో కూడా తెలియజేయాలని కోరుతున్నాను.

అధ్యక్షా, నేను విమర్శలు చేయడం లేదు, జరుగుతున్న వాస్తవాలను మాత్రమే చెపుతున్నాను. ఈ బడ్జెట్‌లో దాదాపు 60,000 దళిత కుటుంబాలకు సంబంధించిన విద్యావంతులైన యువకులకు దాదాపు రూ.1,00,000 నుంచి రూ.10,00,000ల వరకు సబ్సిడీ కానీ, లేదా వారికి బ్యాంకు ద్వారా ఋణాలు ఇస్తామని అన్నారు. కానీ, అధ్యక్షా, ఇప్పటికే దాదాపు 4,000ల మందికి గుర్తింపు వచ్చింది. ఇప్పుడే మా కామారెడ్డి జిల్లా నుంచి ఒక ఫోన్ వచ్చింది. అన్నా, నిజామాబాద్ జిల్లా కోటా నుంచి 2400 మంది యువకులకు బ్యాంకు ద్వారా ఋణాలు రూ.1,00,000 – రూ.10,00,000ల వరకు డబ్బులు వచ్చాయని అన్నారు. కానీ, 1,00,000 – 3,00,000 సబ్సిడీ ఇచ్చే దానిలో కేవలం 600 మంది యువకులకు మాత్రమే ఇవ్వడం జరిగిందన్నారు. వాళ్లంతా బయట నుంచి డబ్బులు తీసుకొచ్చి మార్జిన్ మనీ క్రింద ఆ బ్యాంకులో డిపాజిట్ చేసేసుకున్నారు. అది మళ్ళీ వాళ్ల మీద భారం పడుతోంది. ఎందుకంటే, వాళ్ళు ఎక్కడో వడ్డీలకు లోన్లు తెచ్చుకుని డిపాజిట్ చేశారు. ప్రభుత్వం నుండి డబ్బులు వస్తే అప్పు తీరుస్తామని చెప్పి వాళ్లు బయట నుంచి డబ్బులు తెచ్చుకున్నారు.

కేవలం ఒక్క నిజామాబాద్ జిల్లాలోనే దాదాపు 600 మందికి డబ్బులు ఇస్తే ఇంక 1800 మంది క్యూలో ఉన్నారు.

قطار میں ٹھہرے ہوئے ہیں، اس میں ٹھہرے ہوئے ہیں کہ کب میری باری آئے گی؟ کب تک ان کو ملے گا؟ کب میں Industrialist بنوں؟

అధ్యక్షా, కేవలం మన ఈ యువకులకే కాకుండా, పరిశ్రమల రంగంలోను, విద్యారంగంలోను, రాజకీయ రంగంలోను, క్యాబినెట్‌లోను అన్ని రంగాలలో ఈ ప్రజలకు సంబంధించిన వాటాలను దశల వారీగా తీసుకువస్తే బాగుంటుందని తమ ద్వారా ప్రభుత్వాన్ని కోరుతున్నాను. ఈ రకంగా చేస్తే వెనుకబడిన తరగతుల వారు కూడా ముందుకు వస్తారని ఆశిస్తున్నాను. తెలంగాణ రాష్ట్రం నూతనంగా ఏర్పడింది కాబట్టి,

نیا تلنگانہ ہے، کافی لوگ امید میں تھے۔

చాలామంది బంగారు భవిష్యత్తు కోసం ఎంతో ఆశతో ఎదురుచూస్తున్నారు. ఎంతోమంది చదువుకున్న దళిత యువకులు ఉన్నారు. ఇప్పటికే చాలామంది తమకు కొలువులు రాలేదని బాధలు పడుతున్నారు. వారందరికీ ఈ ప్రభుత్వం తగిన విధంగా వారి ఆశలను నెరవేరుస్తుందని ఆశిస్తున్నాను.

అధ్యక్షా, అదేవిధంగా కే.జి టు పి.జి. అంటున్న స్కీములో కూడా ఈ 85 శాతం మంది ప్రజలు ఎక్కువగా ఉన్నారు. వారికే ఎక్కువ అవసరాలున్నాయి.ఎందుకంటే, విశ్వవిద్యాలయాలలో కానీ, హాస్టల్స్‌లో కానీ చదువుకునే పిల్లలు ఎక్కువగా ఎస్సీ, ఎస్టీ, మైనారిటీ వర్గాలకు చెందిన వారే ఉంటారు. మీ ఎన్నికల వాగ్దానంలో ఈ కే.జి టు పి.జి. కూడా ఉంది కాబట్టి, దీనిని కూడా పూర్తి చేసేందుకు తగిన చర్యలు తీసుకోవాలని తమ ద్వారా ఈ ప్రభుత్వానికి మనవిచేస్తున్నాను.

మన దగ్గర తెలంగాణ రాష్ట్రం ఏర్పడిన తరువాత మొట్టమొదటగా శ్రీ రాజీవ్ శర్మ గారు చీఫ్ సెక్రటరీ అయినారు. ఆయన చాలా బాగా చేశారని ప్రభుత్వం కితాబు ఇచ్చింది. అందులో మాకు ఎవరికీ ఏమి అభ్యంతరం లేదు. బాగా చేస్తే, బాగా చేసినట్లే. కానీ, అధ్యక్షా, ఆయన రిటైర్ అయిన సందర్భంగా ఏర్పాటు చేసిన ఫేర్‌వెల్ పార్టీకి గౌరవ ముఖ్యమంత్రి శ్రీ కల్వకుంట్ల చంద్రశేఖర రావు గారు స్వయంగా అటెండ్ అయి అక్కడికక్కడే ఆయనను గవర్నమెంటు చీఫ్ అడ్వైజర్‌గా ప్రకటిస్తూ పదవిని ఇవ్వడం జరిగింది. ఓ.కే. సంతోషం.

(అంతరాయం)

అదే విధంగా అధ్యక్షా, ఆ తరువాత చీఫ్ సెక్రటరీగా వచ్చిన ఐఏయస్ ఆఫీసర్ ప్రదీప్ చంద్రగారు ఎస్సీ అవడం వలన ఆయనకు ఎటువంటి గౌరవం దక్కలేదు. మీరు ఎస్సీలను అవమానిస్తున్నారు.

آپ لوگ دلتوں کی بے عزتی کر رہے ہیں۔ آپ دلتوں کے خلاف بات کر رہے ہیں۔ اسی لئے میں کسی ذات کا نام نہیں لے رہا ہوں۔ آپ upper caste والے لوگ دلتوں کو چھوٹی نظر سے دیکھ رہے ہو۔ آپ دلتوں کی بے عزتی کر رہے ہو۔ Tribals کی بے عزتی کر رہے ہو۔ میں بات کرتے وقت یہ لوگ بیچ میں کیوں بول رہے ہیں صاحب؟

అధ్యక్షా, యావత్ తెలంగాణ రాష్ట్రం, యావత్ భారత దేశం అంతా టీ.వీ.లలో చూసింది. చీఫ్ సెక్రటరీ శ్రీ ప్రదీప్ చంద్ర, ఐ.ఏ.ఎస్. డిశంబరు 31 నాడు రిటైర్ అయినారు. ఆయన కూడా మచ్చలేని

వ్యక్తి. చీఫ్ సెక్రటరీ వరకు సాగిన పయనంలో ఎక్కడా ఒక్క చిన్న మచ్చ కూడా లేదు. అటువంటి అధికారి మంచి కుటుంబం నుంచి వచ్చారు. అటువంటి వారికి పదవీ విరమణకు ఒక నెల ముందు మాత్రమే చీఫ్ సెక్రటరీ పదవిని ఇచ్చారు. ఆయన సర్వీసు ఎక్స్‌టెన్షన్‌కు మీరు కేంద్రానికి కూడా లేఖను వ్రాశారు. సార్, ఒక అప్పర్‌కాస్ట్ చీఫ్‌సెక్రటరీకి మూడు సార్లు ఎక్స్‌టెన్షన్ వస్తుంది. ఒక దళిత అధికారికి మాత్రం ఎక్స్‌టెన్షన్ ఎందుకు రాదు సార్? సరే, రాలేదు. ఎందుకు ఇవ్వలేదు? అంటే, మీకు ఉద్దేశ్యం లేకుండే. ఒక దళిత ఐఏఎస్ అధికారికి రిజర్వేషన్ ఇవ్వాలని, ఆ అధికారికి రిటైర్‌మెంట్ అయిపోయిన తరువాత, ఆయనకు ఫేర్‌వెల్ పార్టీ జరిగితే, ఎవరూ రాలేదు. మరి రాజీవ్ శర్మ గారు పదవీ విరమణ చెందితే, ఆయన ఫేర్‌వెల్ పార్టీకి స్వయంగా గౌరవ ముఖ్యమంత్రిగారు అటెండ్ అవుతారు, అప్పర్‌కాస్ట్ వాళ్ల పదవి పూర్తి చేసుకుంటే పెద్ద జల్సా అవుతుంది. ఆయనకు అప్పటికప్పుడు పదవులను డిక్లేర్ చేస్తారు. మరి ఇప్పుడు దళిత వర్గానికి చెందిన ఒక ఐఏఎస్ ఆఫీసర్ పదవి విరమణ చేస్తే ఎందుకు గౌరవ ముఖ్యమంత్రిగారు ఫేర్‌వెల్ పార్టీకి అటెండ్ అయి ఆయనకు ఒక పోస్ట్ కూడా ఇవ్వలేదు?

శ్రీ నాయిని నర్సింహా రెడ్డి : అధ్యక్షా, సభ్యులు శ్రీ షబ్బీర్ అలీ గారు మంత్రి పదవి చేశారు. సబ్జక్టు నుండి డీవియేట్ అయి మాట్లాడుతున్నారు. ఈరోజు రాజకీయం మాట్లాడడానికి వారికి సభలో సమయం ఇచ్చారా? సబ్జక్టు మీద మాట్లాడమంటే చీఫ్ సెక్రటరీల పదవీ విరమణ గురించి మాట్లాడుతున్నారు. కానీ, సబ్జక్టు నుంచి డీవియేట్ అయి మాట్లాడుతున్నారు. ఇది మంచిది కాదు. వారు క్యాబినెట్ మంత్రిగా చేసి, ఒక సీనియర్ రాజకీయ నాయకుడై ఉండి కూడా ఈ విధంగా మాట్లాడడం దౌర్భాగ్యం.

శ్రీ మహమ్మద్ అలీ షబ్బీర్ : అధ్యక్షా, గౌరవ మంత్రిగారు పెద్దాయన. ఆయన మా మీద కోపం వ్యక్తం చేయొచ్చు.

ہوم منسٹر صاحب کو پورا حق ہے۔ اگر ہم کہیں غلط بولے تو آپ ہم کو ٹوک سکتے ہیں۔ ہم آپ کی respect دیتے ہیں۔ آپ عمر میں بھی بڑے ہیں تجربہ میں بھی زیادہ ہیں آپ ہمیں راستہ بتائیے۔ اگر ہم نے کہیں غلط بات کی تو ہم اس کے لئے ... مگر میں بول رہا ہوں کہ یہ subject ہے۔ یہ پورا مسئلہ چیف سکریٹری کا ہے۔ ایک IAS Officer دلت ہے، چیف سکریٹری ہے دلت ہے، ایک upper caste والے کو آپ لوگ کیا دے سکتے، یہ دلت والے کو کیوں آپ extension نہیں دیتے؟ کیوں ان کی farewell party میں سی ایم صاحب نہیں جاتے؟ کیوں ان کے لئے alternative post declare نہیں کئے؟ ان کو کیسے نہیں دیتے؟ اسی لئے ہم چاہ رہے ہیں کہ یہ حکومت دلت کی دشمن حکومت ہے دلت کو...

దళితులను చిన్న చూపు చూస్తున్నారు కాబట్టే నేను మీతో మనవిచేస్తున్నాను. మేము సబ్జక్టును డీవియేట్ చేసి మాట్లాడడం లేదు. మేము ఏమీ చేయడం లేదు. ఆయన ఒక దళిత చీఫ్ సెక్రటరీ కాబట్టి, మాట్లాడుతున్నాము, లేకపోతే అది కూడా మాట్లాడకపోయే వాళ్లం.

అలాగే, అధ్యక్షా, తండాలను అప్‌గ్రేడ్ చేస్తామని గౌరవ మంత్రిగారు అన్నారు. బహుశా ఆర్థిక శాఖా మంత్రిగారు ఇప్పటి నుంచి ఆ నోటిఫికేషన్లు ఇస్తేనే, ఆ టైం వచ్చే వరకు పూర్తి అవుతుంది. లేకపోతే, ఆ సమయం పూర్తికాగానే మళ్ళీ ఎలక్షన్లు వచ్చేస్తాయి. మళ్ళీ ఐదు సంవత్సరముల వరకు చేయడానికి లేదు. ఏదైనా గ్రామ పంచాయతీలను రిప్రజెంటేషన్ చేయాలనుకున్నప్పుడు కానీ, తాండాలకు సర్పంచులను ఎంపిక చేసేటప్పుడు గానీ, ఇప్పుడే ప్రభుత్వం కనుక వాటిని బైఫర్‌కేషన్ చేస్తే బాగుంటుంది. వాటికి సంబంధించి నోటిఫికేషన్లు కూడా ఇచ్చేయండి. ఈ రోజున మనం క్రొత్త జిల్లాలను ఏర్పాటు చేసినప్పుడు క్రొత్త జిల్లాల జిల్లా పరిషత్ ఛైర్మన్, మండల ప్రెసిడెంట్, ఎంపిటిసిలను పదవీ కాలాలు పూర్తి అయ్యే వరకు మీరు ఇక్కడే ఉండండి అని అన్నారు. అలాగే, ఈ తండాలలో కూడా పదవీ కాలం పూర్తి అయ్యే వరకు సర్పంచులుగా ఉంటారు. పదవీ కాలం పూర్తి అయ్యాక, ఈ గ్రామ పంచాయతీ బైఫర్‌కేట్ అయ్యి, ఈ తాండాగా ఈ జనాభాను బట్టి, ఈ గ్రామపంచాయతీ ఈ రోజు నుంచి వస్తుందని చెప్పి డైరెక్ట్‌గా చెప్పండి. ఎలాగైతే క్రొత్త జిల్లాలు, క్రొత్త మండలాలు, క్రొత్త రెవెన్యూ డివిజన్ అయ్యాయో ఈ గ్రామ పంచాయతీలలోకూడా తక్షణమే ఒక నోటిఫికేషన్ ఇచ్చి, వారి పీరియడ్ పూర్తి అయ్యే లోపల చేయాలని తమ ద్వారా ప్రభుత్వానికి తెలియజేస్తున్నాను.

అలాగే, ఎస్టీలకు సంబంధించి 12 శాతం రిజర్వేషన్లు కల్పిస్తామని చెల్లప్ప కమిటీని వేశారు. ఈ కమిటీ ఒక కాన్‌స్టిట్యూషనల్/ లీగల్ కమిటీ కాదు. అది ఒక ఎన్‌క్వైరీ కమిటీ. 1953 చట్టం ప్రకారంగా వేసిన కమిటీ అది. దానికి బదులు ఒక కమీషన్‌ను వేసి ఉంటే, వాళ్ళు అధ్యయనం చేసి ఉంటే, ఈ రాష్ట్రం మరింత ముందుకు వెళ్ళే అవకాశం ఉండేది. చెల్లప్ప కమిటీ కానీ, సుధీర్ కమిటీ కాని,

یہ دونوں بھی غیر دستوری کے ٹیم ہیں۔ کیونکہ اگر آپ جو بھی کمیشن ڈالیں گے اگر constitutional commission ڈالیں گے judicial commission ڈالتے تو شاید ان لوگوں کو ان کا فیصلہ کرنے میں جو رپورٹ بنانے میں آسانی ہوتی تھی۔ ڈھائی سال تو چلے گئے ہم 31 یا 32 مہینے میں آگئے مگر Tribals کو کیسے دیں گے؟ Central Act سے کیسے amendment کریں گے؟ اس میں بھی آپ دھیان دے کر یہ 12% Tribal reservation اور ان کے development کے بارے میں اس کو دیکھئے۔ صاحب ابھی ہمارے لوگوں نے کہا کہ حیدرآباد شہر میں ہمارا بھون بنائیں گے integrated hostel بنائیں گے، وہاں study circle ہوگا... ہمارا کام بھی ہے Tribal کا بھی ہے اس سے کیا مطلب ہے؟ یہ short discussion ہے بھائی!

(అంతరాయం)

అధ్యక్షా, తమ ద్వారా గౌరవ సభ్యులను కోరేదేమిటంటే, నేను మాట్లాడుతున్నప్పుడు దయచేసి డిస్టర్బ్ చేయవద్దనండి, నాకు ఆ ఫ్లో పోతుంది. దయచేసి రన్నింగ్ కామెంట్రీ వద్దు. 'బంజారా భవన్' కి 2014లో బంజారాహిల్స్‌లో పునాది రాయి వేశారు. అది చాలా మంచి ప్రోగ్రాం. ఆ కాన్సెప్ట్ కానీ, ఆ ఐడియా కానీ చాలా మంచిది. అది చాలా బాగుంది. అందులో ఐఏఎస్ కోచింగు కానీ, ఐపిఎస్ కోచింగు కానీ, లేకుంటే ఏ కోచింగ్ సెంటర్ అయినా, హాస్టల్‌తో సహా అన్ని సౌకర్యాలు, సదుపాయాలు, అక్కడే కంప్యూటర్ సెంటర్, గ్రంథాలయం, ఏది కావాలంటే, అది అక్కడే ఆ సౌకర్యాలను చదువుకునే విద్యార్థులకు కల్పిస్తే తండాల నుంచి, రిమోట్ ఏరియాల నుంచి వచ్చిన విద్యార్థులకు మంచి అవకాశం ఉంటుంది. కానీ, ఆ కార్యక్రమం మాత్రం కోర్టు స్టేతో అక్కడే ఆగిపోయింది.

دو سال ہو گئے، ان لوگوں کے birthdays 2 ہو گئے ۔۔۔

మేము రెండు పుట్టిన రోజులకు రెండు కేకులను కూడా కోసేశాము. కానీ, ఆ కార్యక్రమం మాత్రం ఇంకా పూర్తి కాలేదు.

అలాగే, బాబూ జగ్జీవన్‌రామ్ పేరు మీద కూడా ఒక కార్యక్రమాన్ని చెప్పారు. ఇంటిగ్రేటెడ్ హాస్టల్ కడతామని అన్నారు. అది కూడా స్టే ఉంది. ఆ భవనం కూడా ఇంకా రెండు సంవత్సరాలైనా పూర్తి కాలేదు.

اس بلڈنگ کے لئے بھی دو کیک کاٹ دے ۔

Operation success, patient died అన్నట్లుగా ఉంది.

Operation success, patient died، ایسا لگتا ہے ہم یہ بول رہے ہیں کہ operation success, تو
اور مریض بھی بچنا۔ یہ بلڈنگ بھی بنتا۔ Integrated hostel میں ہمارے غریب بچے پڑھتا، وہاں رات کے بچے پڑھتا وہاں
آدیواسی کے بچے پڑھتا اور سب آگے بڑھتا۔ ہمارے یہی خواہش ہے۔

క్రిస్టియన్లకు సంబంధించి కూడా చెప్పారు. ఎస్సీ, ఎస్టీ సబ్ ప్లాన్ మీద మాట్లాడడానికి అవకాశం ఇచ్చారు కాబట్టి ఫైనల్ కన్‌క్లూజన్‌లో కొన్ని విషయాలు ప్రభుత్వానికి చెప్పదలుచుకున్నాను.

5.40 సా. ఎస్సీ/ఎస్టీ సబ్ ప్లాన్‌కి నిబంధనలు ఏర్పాటు చేసి ఈ సెషన్‌లోగాని లేదా ఈ ఆర్థికసంవత్సరంలో గానీ ఆ బిల్లుని తీసుకువచ్చి పకడ్బందీగా అమలు చేయాలని మీద్వారా ప్రభుత్వాన్ని కోరుతున్నాను. దానికి సంబంధించిన క్రెడిట్ ప్రభుత్వమే తీసుకోనివ్వండి.

ప్రతి జిల్లాలలో ఒక స్టడీ సర్కిల్ ఏర్పాటు చేసి దానిద్వారా విద్యార్థులకి ఉచితంగా పోటీ పరీక్షలకు అవసరమైన ప్రత్యేక కోచింగ్‌ను ఉచితంగా అందిస్తామని ప్రభుత్వం గతంలో చెప్పడం జరిగింది. స్టడీ స్కర్కిల్స్ పెంచారు, కాదనడం లేదు. ఒకే కాంపౌండ్‌లో హాస్టల్, టీచింగ్, కంప్యూటర్ సెంటర్, లైబ్రరీ లాంటి అన్ని సౌకర్యాలు ఉండాలనేటువంటి ఆలోచన ఏదైతే ఉన్నదో దానిని పూర్తి చేయాలని డిమాండ్ చేస్తున్నాను. ఆర్థిక మంత్రిగారు కూడా ఇక్కడే ఉన్నారు. వారూ కష్టపడి హాస్టళ్లలో ఉండి వచ్చిన వ్యక్తి కాబట్టి నేను చెప్పిన దాని గురించి గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారి దృష్టికి తీసుకువెళ్లడమే కాకుండా, హాస్టళ్లు ఏర్పాటు చేసి, సన్న బియ్యం ఇచ్చామనేది కాకుండా, క్యాబినేట్‌లో, కార్పొరేషన్లలో, పరిశ్రమలలో ఇతర అన్ని రంగాలలో దళితులకు 85 శాతం న్యాయం చేయాలని మీ ద్వారా కోరుకుంటూ, నాకు అవకాశం ఇచ్చినందుకు మీకు ధన్యవాదములు తెలియజేసుకుంటున్నాను.

(గౌరవ ఛైర్మన్ అధ్యక్షస్థానంలో ఉన్నారు)

శ్రీ ఈటల రాజేందర్: అధ్యక్షా, ఈ చర్చలో పాల్గొన్న గౌరవ సభ్యులు శ్రీ మహమ్మద్ అలీ షబ్బీర్‌గారు, శ్రీ డి. రాజేశ్వరరావుగారు, శ్రీ అల్తాఫ్ హైదర్ రజ్వీగారు, శ్రీ ఎన్. రామచంద్ర రావుగారు, శ్రీ ఎం.ఎస్. ప్రభాకర్ రావు గారు, శ్రీ సభావత్ రాములు నాయక్ గారు, శ్రీ పొంగులేటి సుధాకర్ రెడ్డి గారు మరియు శ్రీ నారదాసు లక్ష్మణ రావు గారు మాట్లాడుతూ చాలా గొప్ప సూచనలు, సలహాలు ఇచ్చారు. కొన్ని రాజకీయ పరమైన విమర్శలు కూడా చేశారు. ప్రతిపక్ష నాయకులు చాలా అనుభవజ్ఞులు. తెలంగాణ రాష్ట్ర ప్రభుత్వ రథ సారథి గౌరవ ముఖ్యమంత్రి శ్రీ కె.సి.ఆర్‌గారు చెప్పినట్లు, వాస్తవానికి మీరు చెప్పినట్లుగా ఈ రాష్ట్రం అణగారిన వర్గాలకు నిలయం. 85 శాతం ప్రజలు ఆ వర్గానికి సంబంధించిన వారే. వారి బ్రతుకులు బాగు చేయాలనే ఉద్దేశంతోనే తెలంగాణ రాష్ట్రం సాధించుకున్నాము. వారి బ్రతుకులు బాగుపడకుండా బంగారు తెలంగాణ సాధ్యం కాదు అనే సంకల్పం ఉన్న ముఖ్యమంత్రి కాబట్టి దానికి అనుగుణంగానే ఈ కార్యక్రమాలు కొనసాగుతున్నాయని తమరి ద్వారా గౌరవ సభ్యులకు విన్నవిస్తున్నాను. దానికి సజీవ సాక్ష్యమే, మంత్రిగారు ప్రవేశ పెట్టిన నోట్సు కాపీలో చాలా స్పష్టంగా చెప్పడం జరిగింది.

రెండవ విషయం, తెలంగాణ కొత్త రాష్ట్రం. టి.ఆర్.ఎస్. పార్టీకి పరిపాలన అనుభవం లేదు. వీరు ప్రభుత్వాన్ని ఎలా పరిపాలిస్తారని చాలా మంది అనుకున్నారు. కానీ, రెండున్నర సంవత్సరాల కాలం లోపే దేశమంతటిలో కూడా తెలంగాణ రాష్ట్ర ప్రభుత్వం గొప్పగా ఆలోచిస్తుందని, కొత్త పథకాలను డిజైన్ చేస్తుందని, వాటిని గొప్పగా

అమలు చేస్తూ దేశానికే ఒక రోల్‌మోడల్‌గా మిగిలే ఆస్కారం ఉందని కేంద్ర మైనారిటీ వెల్ఫేర్ మంత్రి గారు ఢిల్లీలో కలిసినప్పుడు చెప్పారు. కేంద్ర ఆర్థిక మంత్రి శ్రీ అరుణ్‌జైట్లీ గారు మొదటిసారి మేము వెళ్లినప్పుడు ఏవిధంగా స్పందించారో ఈనాటికి వారు అదే విధంగా స్పందిస్తున్నారు. అధ్యక్షా, మాటలతో కాలం గడుపలేము. అవాస్తవాలతో చరిత్రను నిర్మించలేము. ప్రజల్ని మభ్య పెట్టలేము, మాయ చేయలేము. ఈరోజు ప్రతిపక్షాల భాషలో చెప్పాలంటే ప్రజలు ప్రభుత్వానికి అండగా ఉన్నారా, లేదా? ఆశీర్వదిస్తున్నారా లేదా? అనడానికి సాక్ష్యం ఈరెండున్నర సంవత్సరాలుగా జరిగినటువంటి అనేక ప్రజాభిప్రాయ సేకరణలలో, ఎన్నికలలో తెలంగాణ ప్రభుత్వానికి వచ్చిన మెజారిటీ, చరిత్రలో తిరగరాసినటువంటి ఘనత ప్రతిపక్షాలు మరువరానిదని ఈ సందర్భంగా తెలియజేసుకుంటున్నాను.

తెలంగాణ ప్రభుత్వం ప్రజల హృదయాలను దోచుకోకపోతే, తెలంగాణ ప్రభుత్వం ప్రజలకు విశ్వాసం కలిగించక పోతే ఈ ఫలితం వచ్చే ఆస్కారం లేదనే విషయాన్ని మరచిపోవద్దని గౌరవ సభ్యులకు విన్నవిస్తున్నాను. అధ్యక్షా, ఈ దేశంలో ఇందిరాగాంధీగారు రాజభరణాలు కార్యక్రమాలను రద్దు చేసిన మాట వాస్తవం. ఈ దేశంలో దున్నే వాడిదే భూమి అని పంపకం మొదలు పెట్టింది వారే. జాతీయ బ్యాంకులని మొదలు పెట్టింది కూడా వారే, కాదనడం లేదు. కానీ, బాధ కల్గించే అంశం ఏమిటంటే బాబా సాహెబ్ డా. బి.ఆర్.అంబేడ్కర్ గారి గురించి ఈరోజు అందరం మాట్లాడుకుంటున్నాము. 70 సంవత్సరాల క్రితం వచ్చినటువంటి ఆ రాజ్యాంగ స్పిరిట్ దేశంలోగాని, రాష్ట్రంలోగాని ఈనాటికి అమలు కాలేదని చెబుతున్నాను. వారు చెప్పిన అంశాలు అనేకం ఉన్నాయి. "డెవలప్‌మెంట్ విత్ ఈక్వల్ డిస్ట్రిబ్యూషన్" సమస్త సంపద, సమస్త ప్రజల అవసరాలు తీర్చాలి. సమస్త ప్రజల ఆకలి తీర్చాలని చెప్పి రచించిన గొప్ప మహనీయుడు డా.బి.ఆర్.అంబేద్కర్‌గారు.

(సభ్యుల హర్షధ్వానాలు)

డా.బి.ఆర్.అంబేద్కర్‌గారు వ్రాసిన రాజ్యాంగ స్ఫూర్తి తప్పా? ఆ రాజ్యాంగాన్ని అర్థం చేసుకుని ఆ రాజ్యాంగం సాక్షిగా ఈ దేశాన్ని, రాష్ట్రాన్ని పరిపాలించిన పాలకులది తప్పా? ఒకసారి మన అంతరాత్మను మనకు మనమే ప్రశ్నించుకోవాలని చెప్పి మాత్రమే విన్నవిస్తున్నాను. నేను యథారాజ తథాప్రజా కానీ, యథాప్రజా తథారాజ కాదు అధ్యక్షా, ఆ రోజు పాలకుల విధానం పాలకుల పద్ధతులు ప్రజల్ని ఆకలిలోకి, పేదరికంలోకి, బాధల్లోకి నెట్టివేశాయనడానికి సజీవ సాక్ష్యం కాబట్టే తమరు ఈ విషయాలను కూడా ప్రస్తావిస్తున్నారు. 70 సంవత్సరాల తరువాత వారనుకున్నది 20 సంవత్సరాల కాలంలోనే ఈ దేశంలో సమానత్వం వస్తుందని కలగన్న మహనీయుడు అంబేద్కర్‌గారు. ఈ దేశంలో అంటరాని వాళ్లు, కులం లేని, మతం లేని సమాజం వస్తుందని ప్రవచించిన మహనీయుడు అంబేడ్కర్‌గారు. వారి విగ్రహాలను గ్రామ, గ్రామాలకు పెట్టుకున్నాము. వారి రాజ్యాంగం సాక్షిగా ప్రమాణ స్వీకారం చేసి చట్ట సభలలో అడుగుపెట్టాము. కానీ, వారి రాజ్యాంగం సాక్షిగా ఈ దేశంలో పేదరికం మిగిలింది. ఈ దేశంలో ఆకలి, అంతరాలు మిగిలిందనేది సత్యం. అందుకే ఈ రోజు సంక్షేమమే మొదటి అజెండాగా ప్రకటించిన రాష్ట్రం తెలంగాణ.

(సభ్యుల హర్షధ్వానాలు)

అధ్యక్షా, మాకు డా.బి.ఆర్.అంబేద్కర్ గారే ఆదర్శం అన్న మాట నిజం. ఆనాటి రాజభరణాలు రద్దు, బ్యాంకుల జాతీయకరణ కూడా మాకు ఆదర్శం. ఎవరైనా మంచి నిర్ణయాలు తీసుకుని మంచి పనులు చేస్తే సహకరిస్తాం. ఏపార్టీ ఏనిర్ణయం ప్రకటించిదనే దాని కంటే కూడా ఏ పార్టీ ప్రజల నిర్ణయం ప్రకటించబడింది. దాని అమలులో లోపం ఉండవచ్చు. కానీ, ఆచరించాలనే తపన ఉన్న ప్రభుత్వం తెలంగాణ రాష్ట్ర ప్రభుత్వం గౌరవ ముఖ్యమంత్రి కె.సి.ఆర్ గారిదేనని చెప్పి ఈ సందర్భంగా మనవిజేసుకుంటున్నాను.

అధ్యక్షా, సబ్‌ప్లాన్ నిధులు దారి మళ్లుతున్నాయన్నారు. ఎస్సీల అభివృద్ధి కోసం రూ.50,000కోట్లు, బీసీల అభివృద్ధి కోసం రూ.25,000కోట్లు, ఎస్టీల అభివృద్ధి కోసం రూ.20,000కోట్లు, మైనారిటీల అభివృద్ధి కోసం రూ.5,000కోట్లు ఖర్చుపెట్టే కమిట్‌మెంట్ మాకు ఉంది. ఆ విధంగా ఆలోచన చేసి కలలు కనడంలో తప్పేమిలేదు. చేయలేని వారు కలలు కంటే తప్పు అవుతుంది. కానీ, చేయాలనే సంకల్పం ఉన్న వారికి ప్రొగ్రెసివ్‌గా, పాజిటివ్‌గా ఆలోచించకుండా ముందుకు పోమనే పిలాసఫీనే తెలంగాణ ప్రభుత్వ పిలాసఫీ. మాది నెగెటివ్ నుండి స్టార్ట్‌కాదు. పాజిటివ్ నుండే ప్రారంభమవుతుంది. వెయ్యికిలోమీటర్లయినా మొదట ఒక అడుగు నుండే మొదలు పెట్టాలని మా ముఖ్యమంత్రిగారు అనేవారు. ఈ రోజు మేము వాస్తవంగా లక్షకోట్ల బడ్జెట్ 5 సంవత్సరాల కాలంలో అణగారిన వర్గాలకు ప్రకటించాము. దానిలో సగానికంటే ఎక్కువ ఖర్చయినా కూడా మా జీవితం ధన్యమైందని మేము భావిస్తున్నాము.

అధ్యక్షా, మూడెకరాల భూమికి సంబంధించి చర్చ జరిగినప్పుడు నేనూ, మా సహచర మంత్రులు క్యాబినేట్‌లో అనుకున్నాము. గతంలోలాగా భూస్వాముల దగ్గర, ప్రభుత్వాల దగ్గర భూములు లేవు, అవన్నీ వివిధ మార్గాల ద్వారా సామాన్య ప్రజానీకం

చేతిలోకి వచ్చాయి. బీసీ వర్గాల చేతిలోకి కూడా భూములు వచ్చాయి. భూమిని ఆస్తిగా భావించరు. భూమిని ఆత్మగౌరవానికి ప్రతీకగా వాడుకుంటారు. ఈ రోజు బంజారాహిల్స్‌లో రూ100కోట్లు విలువ చేసే భూమి ఉన్న యజమాని అంత గౌరవంగా ఫీల్ కాడు. కానీ, గ్రామీణ ప్రాంతాలలో మాత్రం 10 ఎకరాల భూమి ఉన్న వారికి అంత గౌరవం ఉంటుంది. మేము ఎన్నికలో చూసినప్పుడు 10 ఎకరాల భూమి ఉన్న వారి దగ్గరకు పెద్ద రైతని తీసుకువెళ్లతారు. కానీ, ఆ భూమి రైతుకు ఉన్న గౌరవం బంజారాహిల్స్‌లో రూ.100కోట్లు విలువ చేసే భూమి ఉన్న యజమానికి దొరకదు. అందుకే మా గౌరవ ముఖ్యమంత్రిగారు ఆ దళితుల ఆత్మగౌరవం పెంచాలనే కృత నిశ్చయంతో ఉన్నారు. వారికి ఇచ్చే భూములు ఇప్పటి వరకూ తొండలు గుడ్లు పెట్టుకోవడానికి ఇచ్చినటువంటి భూములు కావు. రాళ్లు, రప్పలతో ఇచ్చినటువంటి భూములు కావు. అధ్యక్షా, ప్రతిపక్షాల వారు ఎప్పుడూ వ్యవసాయాన్ని గొప్పగా భావించలేదు.

అందుకే మేమేమిచేశామంటే ఒక కుటుంబం బ్రతకాలంటే మూడెకరాల భూమి వారికిస్తేనే సాధ్యమవుతుందని భావించి వారికి మోటరు, కరెంటు కనెక్షన్, బావి, నీటి సదుపాయం లాంటివి కల్పించి, ఒక్క మాటలో చెప్పాలంటేరైతు కొనుగోలు చేసినవెంటనే వ్యవసాయం చేసుకుని ఆ సంవత్సరం పంట పండించుకోవడానికి పెట్టుబడితో సహా ఇచ్చేటువంటి నిర్ణయం తీసుకున్నాము. 32 సంవత్సరాల చరిత్రలో మీరు 16 సంవత్సరాలు పరిపాలించారు. 1983లో భూమి కొనిచ్చే పద్ధతి వచ్చింది. మీకు ఇచ్చిన నోట్స్‌లో ఉంది దానిలో, 9,000 పైచిలుకు ఎకరాలు తెలంగాణ ప్రభుత్వం కొనిస్తే 32 సంవత్సరాల చరిత్రలో కొనిచ్చిన భూమి 5,000 ఎకరాలు మాత్రమే. ఆనాడు 32 సంవత్సరాల కాలంలో భూమి కొనుగోలు మీద ఖర్చు పెట్టింది రూ.5 కోట్లు అయితే, తెలంగాణ ప్రభుత్వం వచ్చిన తరువాత రెండున్నర సంవత్సరాలలో భూమి కొనుగోలు మీద ఖర్చు పెట్టింది రూ.405కోట్లు. ఇదంతా దాస్తే దాగేదికాదు. మీరు కూడా చూసుకోండి. ఎస్సీ, ఎస్టీ సబ్‌ప్లాన్ నిధులు అనివార్యంగా ఈ పథకంలో ఖర్చు పెట్టే వాతావరణం వచ్చింది. చట్టం చేయడం కాదు, చట్టాలందరికి చుచ్చుబండలు అయ్యాయి. చట్టాలు పేదల అవసరాలు తీర్చలేదనడానికి మళ్లీ, మళ్లీ చెప్పవలసినవసరం లేదు. కానీ, చట్టం కంటే, వాగ్దానాల కంటే కూడా ఆచరణ చాలా ముఖ్యమని భావిస్తున్నటువంటి ప్రభుత్వం కాబట్టి, కొంత కష్టం ఉన్నా, నష్టం వచ్చినా బాధ వేసినా కూడా ఆ కార్యక్రమాలు కొనసాగుతున్నాయి.

అధ్యక్షా, తమరికి విజ్ఞప్తి చేసే అంశం 2011-12వ సంవత్సరంలో ఎస్సీల కోసం రూ.2,152 కోట్లు, ఎస్టీల కోసం రూ.929 కోట్లు, 2013-14వ సంవత్సరంలో తెలంగాణలో పది జిల్లాల కోసం ఎస్సీల కోసం రూ.2,042కోట్లు, ఎస్టీల కోసం రూ.833కోట్లు. 2014-15వ సంవత్సరంలో పది నెలల కాలంలో ఎస్సీల కోసం రూ.2,913కోట్లు ఎస్టీల కోసం రూ.1,728 కోట్లు, 2015-16వ సంవత్సరంలో రూ.4,600కోట్లు కేటాయించడం జరిగింది. దాదాపుగా రెట్టింపు అయ్యింది. మరలా డా.బి.ఆర్.అంబేద్కర్, శ్రీమతి సావిత్రి బాయి పూలే, ఏ.పి.జె. అబ్దుల్ కలామ్ గారిని గుర్తు చేస్తున్నాను. ప్రపంచంలో ఏ మేథావి అయినా చెప్పిన అంశం ఏమిటంటే - దేశ భవిష్యత్ తరగతి గదిలో నిక్షిప్తమయ్యిందనే విషయం చెప్పినటువంటి మహనీయుడు కొఠారి అయినా విద్యతో మాత్రమే నీ ఆత్మగౌరవం పెరుగుతుంది, విద్యతో మాత్రమే నీ బ్రతుకు మారుతుందని చెప్పినటువంటి గొప్ప మహనీయుడు అంబేద్కర్. ఇదే శాసనసభలో శ్రీ షబ్బీర్ అలీగారు మంత్రిగా ఉన్నప్పుడు నేను ఎం.ఎల్.ఏ గా ఉన్నాను. 2004 సంవత్సరంలో అబ్దుల్ కలామ్‌గారు మన సభకు వచ్చారు. వారి ఉపన్యాసం పూర్తయిన తరువాత మీకేమైనా అభ్యంతరాలు ఉన్నాయా అని అడిగారు. నేను అప్పుడు కొత్తగా ఎం.ఎల్.ఏ అయ్యాను. అయితే సభ్యులు లక్ష్మణరావుగారి లాగా బాగా ఉత్సాహంగా ఉన్నాను కాబట్టి ఏదో చేయాలనే తపనతో నేను ఒక లెటరు వ్రాశాను. అయ్యా, మీరు ఈ దేశానికి ప్రథమ పౌరులు. కానీ, ఈ దేశంలో ఉన్న లంచగొండితనం, ఆశ్రిత పక్షపాతం, ఈ దేశాన్ని పట్టిపీడిస్తున్న పేదరికం, కులతత్వం, మతం ఇవన్నిటికీ పరిష్కారం ఏమిటని నేను లెటరు వ్రాసి పంపించాను. ఉపన్యాసం ఇవ్వకుండా ఒకే ఒక్క మాటలో చెప్పినదేమిటంటే All those things అని చెప్పి an elementary teacher and a parent can eradicate all those things అని చెప్పిన గొప్ప మహనీయుడు శ్రీ అబ్దుల్ కలాం గారు. తమరికి తెలుసు చైనాలో ఒక సామెత ఉంది. చేపలను తినడం నేర్పొద్దు, పట్టడమే నేర్పాలని. అదే విధంగా మనం ఈ రోజు పిల్లలకు ఆస్తి, వ్యాపారం ఇస్తే ఉండదు. పిల్లలకు ఇవ్వాల్సింది జ్ఞానం, సమాజం పట్ల ఒకశాస్త్రీయ అవగాహన, మిక్కిలి ఆత్మగౌరవం. విజ్ఞానం, ఆత్మగౌరవం, సమాజంలో బతికే సత్తా గానీ, సమాజం పట్ల ఒక శాస్త్రీయ దృక్పథం గానీ ఇచ్చేది విద్య మాత్రమేనని మేము అనుకున్నాము. శ్రీ ఏ.కె.ఖాన్‌గారు ఇన్‌చార్జ్ గా ఉన్నారు. ఏ స్కూల్ అయినా ప్రారంభించినప్పుడే సదుపాయాలన్నీ కల్పించారా అధ్యక్షా. నాలుగు స్కూల్స్‌కే టీచర్లు లేరని కష్టపడిన సందర్భంలో 71 స్కూల్స్‌కి ఒకే సంవత్సరం ఉన్నంతలో ఆగమేఘాల మీద అన్నీ సమకూర్చినటువంటి రాష్ట్రం ఏ రాష్ట్రం అని నేను అడుగుతున్నాను ప్రతిపక్ష నాయకులని.

6.00 సా. నాలుగు స్కూళ్లు ఉంటే వాటికి అవసరమైన వసతులు కల్పించడం కొరకు కష్టపడుతున్న సందర్భంలో, ఒకే సంవత్సరం 71 స్కూళ్లకు ఉన్నంతలో అన్ని వసతులు సమకూర్చిన రాష్ట్రం ఏ రాష్ట్రం అధ్యక్షా? షబ్బీర్ భాయి! మీరు పొగిడారని నాకు తెలుసు. ఈ దేశంలో మైనారిటీ వెల్ఫేర్ విషయంలో మన రాష్ట్రం రోల్ మోడల్ ఉన్న మాట వాస్తవమా కాదా? అని వారిని అడుగుతున్నాను. స్కూలు కన్‌స్ట్రక్షన్ కోసం, ఎస్టాబ్లిష్ చేయడానికి ఎక్కువ ఖర్చు కాదు, కానీ రికరింగ్ ఎక్స్‌పెండీచర్ కొరకు ఎంత ఖర్చవుతుందో వారికి తెలుసు.

ఒకవేళ అనివార్యంగా జవహర్ నవోదయ స్కూళ్లలాగా మన మోడల్‌స్కూళ్లు, రెసిడెన్షియల్‌స్కూళ్లు నడవకపోతే రేపు నష్టపోయేది ఈ సమాజమే. మనందరం కలిసికట్టుగా కృషి చేసినట్లయితే 161 మైనారిటీ రెసిడెన్షియల్‌స్కూళ్లు, 100కు పై చిలుకు ఉన్న ఎస్సీ వెల్ఫేర్ రెసిడెన్షియల్ స్కూళ్లు, 51 ఎస్టీ వెల్ఫేర్ రెసిడెన్షియల్ స్కూళ్లు, 119 బీసీ వెల్ఫేర్ రెసిడెన్షియల్ స్కూళ్లు ఏవైతే ఉన్నాయో అవన్నీ కూడా 2017-18వ విద్యా సంవత్సరంలో పూర్తి స్థాయిలో నడుపుకునేటటువంటి ఆస్కారముంటుందని తమరి ద్వారా గౌరవ సభ్యులకు తెలియజేస్తున్నాను.

కళ్యాణలక్ష్మి, ఆసరా పింఛన్లు, సన్న బియ్యం, రెసిడెన్షియల్ స్కూళ్లు, అకాడమిక్ సపోర్ట్‌స్కీమ్ ఇవన్నీ తు.చ. తప్పకుండా అమలు జరిగిన నాడు రాష్ట్రం బ్రహ్మాండంగా అభివృద్ధి చెందుతుంది. ఈరోజు ఎస్సీ, ఎస్టీ సబ్-ప్లాన్‌కు సరిపోనటువంటి పరిస్థితి వస్తోంది. ఈరోజు స్కూల్‌లో చదువుతున్న పిల్లలకు 4 కిలోలకు బదులు 6 కిలోలు సన్న బియ్యం ఇస్తున్నామని వారికి తెలియదా అధ్యక్షా? ఇవ్వాళ 80 శాతం సబ్సిడీ ఇచ్చిన సందర్భం ఎక్కడైనా ఉన్నదా? తమరు 25, 30 సంవత్సరాలుగా రాజకీయాలలో ఉన్నారు, అన్ని ప్రభుత్వాలను చూశారు. ఇప్పటికీ కూడా 2015-16 సంవత్సరంలో ఎవరినైతే అభివృద్ధి చేయాలని అనుకున్నామో వారికి 70 శాతమే మాత్రమే వాటా వచ్చిన మాట వాస్తవం. తప్పకుండా వారు చెప్పినట్లుగా మిగిలిన 30 శాతం బడ్జెట్‌ని త్వరలోనే విడుదల చేసి వారికి కూడా న్యాయం చేసే విధంగా ప్రయత్నం చేస్తాం.

ఈరోజు బ్యాంకులు సబ్సిడీ క్రింద ఇచ్చే రూ.20,000/- కూడా ఇవ్వకపోవడం వల్ల ఆ అమౌంటును కూడా మూడు రూపాయలకో, నాలుగు రూపాయలకో అప్పుగా తీసుకొచ్చి బ్యాంకులలో జమ చేసుకొని ఎదురు చూసే సందర్భాలున్నాయి. కాబట్టి ఇవ్వాళ వాళ్లు దుకాణం పెట్టుకుందామనుకున్నా, ఒక ఆటో కొనుక్కుందామనుకున్నా వారికి పైసలు ఇవ్వాలనే గొప్ప సంకల్పంతో ఈ ప్రభుత్వం కృషి చేస్తోంది. ల్యాండ్ పర్చేజ్ స్కీములో ఒక కుటుంబానికి రూ.20.00 లక్షలు ఇచ్చి లాభం చేకూర్చిన సందర్భం ఏనాడైనా ఉందా అధ్యక్షా? ఇవ్వాళ ఒక ఎకరం రూ.7.00 లక్షల కంటే తక్కువకు ఉంటుందా? ఒక మూడు ఎకరాలు కొనివ్వాలంటే కనీసం రూ.20.00 లక్షలు అవుతుంది కదా!

ఇవ్వాళ ఎస్సీ, ఎస్టీ, బీసి, మైనారిటీల కోసం భూమి కొనుగోలుకు రూ.20.00 లక్షలు ఇచ్చిన సందర్భం ఎక్కడైనా ఉందా అధ్యక్షా? అంటే ఎంత కడుపులో ఆవేదన ఉంటే, ఎంత తపన ఉంటే ప్రజలకు సేవ చేయాలనే ఆలోచన ఉంటే తప్ప, సాధ్యమవుతుందా? అక్కడ సభలో గానీ, ఇక్కడ సభలో గానీ ఇలాంటి సందర్భం వచ్చినప్పుడు వారు ప్రజలకు సదుపాయం కల్పించాలని కోరిన వెంటనే అమలు చేస్తున్నామంటే దళితుల సంక్షేమం పట్ల మాకు ఎంత చిత్తశుద్ధి ఉందో, అర్థం చేసుకోవచ్చు అధ్యక్షా. కేవలం ఓట్లు, సీట్లు మాత్రమే కావాలనే కోణం ఉంటే ఇలా సేవ చేయాలనే తపన రాదు. మా ప్రభుత్వానికి ఉన్న కోణం ఏందంటే, తెలంగాణను తెచ్చుకున్నది ఒక మంచి రాష్ట్రంగా తీర్చిదిద్దాలని, అణగారిన వర్గాల బ్రతుకులు బాగు చేయాలనే ఉద్దేశంతో చేస్తున్నాం. కాబట్టి దయచేసి సభ్యులు అర్థం చేసుకోవాలని కోరుతున్నాను.

కళ్యాణలక్ష్మి, షాదీ ముబారక్ పథకాలకు ఎంత ఖర్చవుతోందని అడుగుతున్నారు. బీసిల కోసం కొంత ఆలస్యమవుతుందన్న మాట వాస్తవం. ఇవ్వాళ రెండో పెళ్లి చేసుకున్న వాళ్లు కూడా అప్లై చేస్తున్నారని తమరి దృష్టికి వచ్చింది. అలాగే దొంగ పెళ్లి కార్డులు కూడా తీసుకొచ్చి అప్లై చేసుకుంటున్నారు. మేము ఎంఎల్ఏలుగా ఊర్లల్లో ఉంటే కన్సిటివిటీ ఉంటుందని ఆ పెళ్లి నిజమైనదా, కాదా, ఎలిజిబిలిటీ ఉందా, లేదా అని అవన్నీ పెట్టడం జరిగింది. ఈనాడు ఒక మాట మాత్రం వాస్తవం ఈ పథకాలన్నీ తు.చ. తప్పకుండా అమలు చేయడం జరుగుతుంది. కాకపోతే ఒకనెల అటు ఇటు కావచ్చు. తమరికి ఇచ్చిన లెక్కల్లో ఆనాడు రూ.17,000 కోట్లు ప్లాన్ బడ్జెట్ క్రింద ఖర్చు పెడితే, ఇవ్వాళ తెలంగాణ రాష్ట్రంలో రూ.30,000 కోట్ల పైచిలుకు ప్లాన్ బడ్జెట్ క్రింద ఖర్చు పెట్టే పరిస్థితి వచ్చింది. తెలంగాణ వస్తే ఏమొస్తది అన్నారు. నీ నిధులు నీకోసం ఖర్చు పెట్టుకునే పరిస్థితి వస్తుందని చెప్పడం జరిగింది.

ఈ కొత్త రాష్ట్రంలో మనందరం కలిసి ప్లాన్ చేసి రాష్ట్రాన్ని ముందుకు తీసుకుపోవాలనే తపన ఉండాలి తప్ప, ఏదో చిన్న చిన్న విషయాల కోసం కొట్లాడవలసిన అవసరం లేదు. వారు పొలిటికల్‌గా కొన్ని అంశాల గురించి మాట్లాడారు. అలాంటి వాటి గురించి నేను సమాధానం చెప్పలేను. ఇవ్వాళ వారు మాజీ చీఫ్ సెక్రటరీ ప్రదీప్

చంద్ర గారి గురించి మాట్లాడారు. ఒకనెల అయిపోయింది. మేము కేంద్రానికి ఎక్స్‌టెన్షన్ కోసం ప్రపోజల్ పంపించాము. మా ముఖ్యమంత్రిగారు ఇచ్చిన లెటర్ తీసుకొని పోయాము. నేను ఒకసారి ఢిల్లీకి పోయి వచ్చాను. ఎందుకో కేంద్ర ప్రభుత్వం సుముఖంగా లేదు, ఒప్పుకోలేదు. అది ఆగిపోయిన మాటా వాస్తవం. అంత మాత్రాన ఏదో వారి పట్ల ఒక న్యాయముంది, వీరి పట్ల ఒక న్యాయముందని అంటున్నారు. అలాంటి ఆలోచన మాకు ఎందుకుంటుంది? అలా అంటే ఒక నెల వరకు వారిని చీఫ్ సెక్రటరీగా కొనసాగించాం కదా! రాజకీయాలలో కూడా రాబోయే కాలంలో స్ట్రీమ్‌లైన్ చేసుకుంటాం, అన్ని వర్గాలకు సముచిత న్యాయం జరిగే పద్ధతుల్లో మా రాజకీయ నిర్ణయాలుంటాయి. ప్రజలు మమ్మల్ను ఆశీర్వదించారు. మాకు అధికారం అప్పగించారు. మీ చేతిలో ఉంటేనే తెలంగాణ రాష్ట్రం గొప్పగా ఉంటుంది బిడ్డ అని ఎలా ఆశీర్వదించారో, అలాగే రాబోయే కాలంలో కూడా తప్పకుండా ఆశీర్వదిస్తారు.

నేను ప్రజలకు కూడా విజ్ఞప్తి చేస్తున్నాను. రాజకీయాలు, చర్చలు ఇవన్నీ ఉంటాయి. కానీ తెలంగాణ ప్రజలకు మాత్రం గౌరవ ముఖ్యమంత్రి కెసిఆర్‌గారి మీద, తెలంగాణ ప్రభుత్వం మీద సంపూర్ణ విశ్వాసముంది. తెలంగాణ ప్రజలు అండగా ఉన్నారు. వాళ్ల స్ఫూర్తితో, అండతో దేశంలోని చిత్ర పటం మీద తెలంగాణని ఒక గొప్ప రాష్ట్రంగా ఆవిష్కరించడంలో ప్రభుత్వం, ప్రభుత్వానికి తోడుగా వారు కూడా ఉంటారని ఆశిస్తూ, సెలవు తీసుకుంటున్నాను.

శ్రీ పొంగులేటి సుధాకర్ రెడ్డి : అధ్యక్షా, శ్రీ ఈటల రాజేందర్ గారు మంచి వక్త. నేను ఇనీషియేట్ చేసిన డిబేట్‌లో బేసిక్ థింగ్స్‌కి రిప్లై రాలేదు. ఈ ప్రభుత్వం చేసిన మంచి పనికి, విశ్వాసంతో చేయబోయే మంచి పనులకు అభినందనలు. కానీ, ఎస్సీ, ఎస్టీ సబ్‌ప్లాన్ చర్చ గురించి కొన్ని రిలవెంట్ అంశాల గురించి మాట్లాడాను. what about nodal agency? స్టేట్ కౌన్సిల్ గౌరవ ముఖ్యమంత్రిగారితో ఏర్పాటు అయిందా లేదా? అయితే సంవత్సరానికి రెండుసార్లు రెవ్యూ చేయాలి. బడ్జెట్‌లో ఖర్చు పెట్టిన ప్రతి రూపాయి గురించి సంవత్సరానికి ఒకసారి గౌరవ ఆర్థిక శాఖ మంత్రిగారి ద్వారా రెండు సభల్లో బడ్జెట్ ఏ రకంగా ఖర్చయిందనే విషయం వివరించవలసి ఉంటుంది. ఆ విధంగా కమిటీ యొక్క రిపోర్టు కూడా సమర్పించవలసి ఉంటుంది. రూల్స్ ఎప్పుడు ఫ్రేమ్ చేస్తారని మా ఎల్‌ఓపి గారు కూడా అడిగారు.

ఈ 60 సంవత్సరాలలో కాంగ్రెస్ ప్రభుత్వం రోడ్లు వేయలేదు, ఇండ్లు ఇవ్వలేదు, పట్టాలు ఇవ్వలేదని గౌరవ హోం శాఖ మాత్యులు చెప్పారు. దేశం ఎక్కడికి పోలేదు, రిపోర్టు ఉంది, రికార్డు ఉంది. వారు కొన్ని అంశాల గురించి ప్రస్తావించారు. కానీ, ఘోరంగా బిల్డింగ్ పునాది తీసి, గోడలు కట్టిన దానికి కొద్దిగా మోడర్నైజ్ చేసి గులాబి రంగులు మేసి మంచి బిల్డింగ్ కట్టారు. దానికి పునాది మేమే తీసినామని, గోడలు మేమే కట్టినామని, ఇటుకలు మేమే తెచ్చినామని అంటున్నారు. సంతోషం. చెప్పుకోండి, ఏం పరవాలేదు. కానీ అధ్యక్షా, నేను ఏమి చెప్పానంటే, అయ్యా! ఈ ప్రభుత్వం ల్యాండ్ పర్చేజ్ చేసేటప్పుడు ఆదిలాబాద్ జిల్లాలో స్కాము జరిగినప్పుడు గౌరవ ముఖ్యమంత్రిగారు దానిమీద ఎంక్వైరీ చేయించడం జరిగింది. ఆ రిపోర్టులో ఏముంది? ఏమి చర్యలు తీసుకున్నారు? అలాగే కాంగ్రెస్ హయాంలో ఇందిర జల ప్రభ పథకం ద్వారా ఎస్సీ, ఎస్టీ భూముల్లో బోర్లు తవ్వించి, మోటారు పెట్టి, కరెంట్‌ను ఏర్పాటు చేసి, సాగుకు యోగ్యంగా ఉండే విధంగా చేశాం. దానిమీద ప్రస్తుత పరిస్థితులు ఏంటి? ఎందుకు ఆ పథకాన్ని ఆపారు? అని మేము అడిగిన అంశాలలో ఇది ఒకటి.

ఆర్థిక శాఖ మంత్రిగారు చూడడానికి సింపుల్‌గా ఉంటారు. కానీ, చాలా డెప్త్, సమాజాన్నే చదివారు. ఆయన అంత అనుభవం లేకపోయినా ఇవ్వాళ ఈ రాష్ట్రం అభివృద్ధి చెందాలని, ఈ అణగారిన వర్గాలకు మేలు జరగాలనే కోరుకుంటున్నాము. చట్ట ప్రకారం పనులు జరుగుతున్నాయా, లేదా? చెప్పిన దానికంటే ఎక్కువ పనులు జరిగితే శభాష్, తక్కువ చేస్తే loop holes ఎక్కడున్నాయి? రూల్స్ ఎందుకు ఫ్రేమ్ చేయలేదు? ఈరోజు అనేక రకాలుగా ప్రభుత్వం జిల్లా స్థాయిలో కలెక్టర్లను నియమించి ఎస్సీ, ఎస్టీ మీద అడ్వైజరి కమిటీని ఏర్పాటు చేసి, ప్లానింగ్ కమిటి మీద రెవ్యూ నివేదికలన్నీ సభ ముందు ప్రవేశ పెట్టాలి. దాని కొరకే ఈ డిబేట్. దీనికి ఎక్కడా సమాధానం లేదు. మా ఎల్‌ఓపి గారు కూడా అణగారిన వర్గాలను ముందుకు తీసుకుపోవాలని చెప్పడం జరిగింది. కాంగ్రెస్ ప్రభుత్వం చేయగలిగింది చేసింది. అందుకు మమ్ముల్ను ఇక్కడ కూర్చోబెట్టారు, మిమ్ములను అక్కడ కూర్చోబెట్టారు. ఈ ప్రభుత్వం ప్రజలకు సరైన సదుపాయాలు కల్పించకపోతే మీరు ఇటు వస్తారు, మేము అటు వస్తాం. కాబట్టి ఈ యొక్క చట్ట పరిధిలో తీసుకున్న చర్యల గురించి క్లారిఫికేషన్ ఇవ్వాలని తమరి ద్వారా గౌరవ మంత్రిగారిని అడుగుతున్నాము.

శ్రీ డి. రాజేశ్వర రావు : అధ్యక్షా, ఈరోజు ఎస్సీ, ఎస్టీ సబ్జెక్ట్ గురించి మంచి అవగాహన వచ్చింది. దాని గురించి గౌరవ ఎల్‌ఓపి గారు మాట్లాడారు. ఇవ్వాళ మన రాష్ట్రంలో డా. బి.ఆర్. అంబేద్కర్ గారి విగ్రహాన్ని 125 ఫీట్లతో నిర్మించి దేశంలోనే నెంబర్ వన్ కార్యక్రమంగా చేశారు. రెండవది – నేను అట్టడుగు కులానికి సంబంధించినవాణ్ని,

నా ఇంట్లో రెండే గదులుంటాయి. అటువంటిది తెలంగాణ రాష్ట్రం ఏర్పడిన తరువాత మా నిజామాబాద్ జిల్లాలో ఎంతో మంది మంత్రులు, ఎంఎల్ఏలు ఉండగా, మొట్టమొదటిసారి మా ఇంటికి వచ్చిన గౌరవ ముఖ్యమంత్రి కెసిఆర్ గారని తమరి ద్వారా గౌరవ సభ్యులకు తెలియజేస్తున్నాను.

గతంలో ముఖ్యమంత్రులు పెద్ద ఇండ్లు ఉన్న శ్రీమంతుల దగ్గరికే వెళ్లేవారు. ఎందుకంటే వారి వెంట అధికారులు, సెక్యూరిటీ ఉంటారు కాబట్టి పెద్ద ఇంటికి వెళతారు. ఈరోజు ఒక ఎస్సీ ఇంటికి వచ్చి ముఖ్యమంత్రిగారు భోజనం చేశారంటే చాలా గొప్ప విషయం. వ్యత్యాసం లేదు. వారికి సమయం దొరికితే ఇంకా ఎన్నో మంచి కార్యక్రమాలు చేస్తారు. కాబట్టి నేను కోరేది ఏమిటంటే, ప్రతి గ్రామంలో సఫాయి పని చేసే వారు ఊడుస్తుంటారు, మురికి కాలువలు తీస్తుంటారు. వాళ్లందరూ ఎస్సీలు. ఇవ్వాళ కాస్ట్ ఆఫ్ లివింగ్ పెరిగింది. కాబట్టి రాబోయే రోజులలో వారిని పర్మనెంట్ చేయాలని తమరి ద్వారా మంత్రిగారిని కోరుతున్నాను.

శ్రీ ఈటల రాజేందర్ : అధ్యక్షా, వారు చెప్పిన దాంట్లో కొంత వాస్తవం ఉంది. ఎందుకంటే, మురికిలో ఉండి మురికి కాలువలను తీసి సమాజాన్ని బాగు చేస్తున్నారు. తప్పకుండా ఈ విషయాన్ని గౌరవ ముఖ్యమంత్రిగారి దృష్టికి తీసుకువెళతాం. వారికి న్యాయం చేసే ప్రయత్నం చేద్దాం.

అదేవిధంగా జోగినీలకు, భర్తను వదిలి పెట్టిన వారికి ఇంత వరకు పింఛన్లు ఇచ్చే ఏర్పాటు చేయలేదు. భర్త చనిపోయిన వారికి మాత్రమే ఇచ్చాము. ఇవ్వాళ గౌరవ ముఖ్యమంత్రిగారు ఒక ప్రకటన చేశారు. దాంట్లో నిమ్నజాతులు, అణగారిన వర్గాల వారు ఉంటారు. అలాగే హాస్టల్లో ఉన్న విద్యార్థులకు ఇచ్చే ఇతరత్రా ఏవైతే ఉన్నాయో, వాటన్నింటిని వచ్చే బడ్జెట్‌లో కొంచెం మంచిగా చేసుకొని రెసిడెన్షియల్ స్కూళ్లకు, హాస్టళ్లకు వేరియేషన్ లేకుండా ఉండే పద్ధతుల్లో చేద్దామని అనుకుంటున్నాము. తప్పకుండా అందరి సహకారంతో చేద్దాం.

ఇంతకుముందు శ్రీ పొంగులేటి సుధాకర్ రెడ్డి గారు చెప్పినట్లు, దీంట్లో తప్పకుండా ఆ కమిటీ ఉండాల్సిందే. గౌరవ ముఖ్యమంత్రిగారు ఛైర్మన్‌గా ఉండే కమిటీలో రెండు, మూడు నెలలకొకసారి కూర్చొని చర్చించడం వలన, అధికారులకు కూడా మెసేజ్ అందుతుంది. ఎట్లాగూ ఇంప్లిమెంట్ చేస్తున్నాము. కానీ మరింత పకడ్బందీగా, ఎక్కడా కూడా లీకేజెస్ లేకుండా, అక్రమాలకు తావు లేకుండా ఉండటానికి ఆస్కారం ఉంటుంది. కాబట్టి తప్పకుండా చేయాలి.

అలాగే రజ్వీ గారు రూల్స్‌ని ఫ్రేమ్ చేయాలని చెప్పారు. తప్పకుండా రూల్స్ ఫ్రేమ్ చేస్తేనే ఆ కమిటీ వస్తుంది. చల్లప్ప కమిటీ వేసి రూల్స్ తయారు చేసుకోవడం జరిగింది. అలాగే సుధీర్ కమిటీ ద్వారా మైనారిటీల కోసం రూల్స్ తయారు చేయడం జరిగింది. శ్రీ మహమ్మద్ అలీ షబ్బీర్ గారు ఒక మాట చెప్పారు. ఏందంటే ఎస్సీ, ఎస్టీల కోసం రిజర్వేషన్ ఇచ్చేది రాజ్యాంగంలోనే ఉంది. దాంట్లో ఎటువంటి అభ్యంతరం లేదు. అలాగే తండాలను గ్రామ పంచాయితీలు చేసే విషయంలో తప్పకుండా ప్రాసెస్ చేసి, మళ్లీ వచ్చే ఎన్నికల లోపు తండాలను గ్రామ పంచాయితీలుగా చేస్తామని తమరి ద్వారా గౌరవ సభ్యులకు తెలియజేస్తున్నాను.

ఎస్సీ వర్గీకరణ విషయంలో ఉషామెహరా కమిటీ వేశారు. కొద్ది రోజులు ఫలితం కూడా వచ్చింది. ఆ విషయం తమరికి తెలుసు. దాంట్లో ఇప్పటికే తెలంగాణ రాష్ట్ర శాసనసభ రెండుసార్లు యునానిమస్‌గా తీర్మానం చేసింది. తీర్మానం చేయడమే కాకుండా గౌరవ ముఖ్యమంత్రిగారు, ఉప ముఖ్యమంత్రిగారు ఇద్దరూ ప్రధానమంత్రి శ్రీ నరేంద్రమోదీ గారిని కలిసి ఆ మెమోరాండం కూడా ఇచ్చారు. ఈ చర్చ సందర్భంగా ఆల్ పార్టీ డెలిగేషన్ కూడా త్వరలోనే తప్పకుండా తీసుకుపోతామని వాగ్దానం చేసి ఉన్నాం. తప్పకుండా అమలు చేస్తామని విజ్ఞప్తి చేస్తున్నాను.

అలాగే శ్రీ పొంగులేటి సుధాకర్ రెడ్డి గారు ఇందిర జలప్రభ గురించి మాట్లాడారు. ఆ వర్గాలకు సంబంధించినటువంటి పాత పనులుగానీ, పాత పథకాలు గానీ మా ప్రభుత్వానికి పంపిస్తే తప్పకుండా వాటిని పరిష్కరించే విధంగా కృషి చేస్తామని తెలియజేస్తున్నాను. ఒకనాటి లాగా మీరేంది మాకుచెప్పేది అనేటువంటి పద్ధతుల్లో లేము అధ్యక్షా. ప్రజలకు సంబంధించిన విషయాలలో మంచి సలహాలు, సూచనలు ఇచ్చినప్పుడు తప్పకుండా వాటిని అమలు చేస్తామని తమరి ద్వారా గౌరవ సభ్యులకు తెలియజేస్తూ, సెలవు తీసుకుంటున్నాను.

శ్రీ మహమ్మద్ అలీ షబ్బీర్ : అధ్యక్షా, ఆర్థికశాఖ మంత్రిగారు చేసిన వాగ్దానాలన్నీ అమలు చేయాలని ఆశిస్తున్నాను. 2016-17 సంవత్సరంలో మిగిలిపోయిన నిధులుంటే, వాటిని క్యారీ ఫార్వర్డ్ చేస్తారా, చేయరా? ఎందుకంటే ఈ రాష్ట్రాన్ని అభివృద్ధి చేయాలనే ఉద్దేశంతో ఉన్నామని చెప్పారు. కాబట్టి అదొకటి assurance ఇవ్వండి. అంతకుముందు గౌరవ ముఖ్యమంత్రిగారు చెప్పినా అమలు కాలేదు. కాబట్టి మీరైన assurance ఇస్తే బాగుంటుందని తమరి ద్వారా గౌరవ మంత్రిగారికి తెలియజేస్తున్నాను.

శ్రీ ఈటల రాజేందర్ : అధ్యక్షా, ఇప్పటి వరకు ప్లాన్ బడ్జెట్ క్రింద ఎంత ఖర్చయింది, దానికి ప్రపోర్షనేట్‌గా ఎస్సీలకు, ఎస్టీలకు ఎంత ఖర్చు కావలసేది as it is గా ఇప్పుడున్న ప్లాన్ బడ్జెట్‌లో ఎక్స్‌పెండీచర్ ప్రకారంగా as per ratio రికార్డు అయి ఉంది. అటువంటి ప్రశ్న ఉత్పన్నం కావద్దని గౌరవ హోంశాఖ మాత్యులు చెప్పారు. 99.9 శాతం అటువంటి పరిస్థితి రానివ్వము. వస్తే ఏమి చేయాలని ఆలోచిస్తాం. తప్పకుండా తెలంగాణ ప్రభుత్వం క్యారీ ఫార్వర్డ్ అయ్యే విధంగా ఉండొద్దని ఏ సంవత్సరంలోని నిధులు, ఆ సంవత్సరంలోనే ఖర్చు పెట్టే విధంగా వాతావరణం ఉండాలని, అవసరమైతే ఇంకో రూపాయి ఎక్కువ ఖర్చు పెట్టే విధంగా ఉండాలి తప్ప, ఆ వర్గాలకు తెలంగాణ ప్రభుత్వం అన్యాయం చేయదని తమరి ద్వారా గౌరవ సభ్యులకు, ఈ సభకు వాగ్దానం చేస్తూ, సెలవు తీసుకుంటున్నాను.

6.20 సా.

SRI SYED ALTAF HYDER RAZVI: Very important Sir. I specifically asked whether full-fledged SC Commission and ST Commission would be constituted and how soon. Lot of cases are pending. If the full-fledged commission is there, it can take care of the things. Therefore, our party requests that a full-fledged Commission should be constituted at the earliest.

శ్రీ ఈటల రాజేందర్: తెలంగాణ రాష్ట్రంలో ఎస్సీలు ఎంత మంది ఉన్నారో వాటికి సంబంధించిన వివరాలు రావలసి ఉంది. ఎస్టీలు ఎంత మంది ఉన్నారో వాటికి సంబంధించిన సమాచారం కొంత వచ్చింది. ప్రభుత్వం తప్పకుండా చర్చించి తగిన నిర్ణయాలు తీసుకుంటుందని తమరి ద్వారా తెలియజేస్తున్నాను.

MR. CHAIRMAN: Now, the House is adjourned to meet again on 17.01.2017 at 10.00 a.m.

(Then the House adjourned at 6.22 PM to meet again on Tuesday, 17th January, 2017 at 10.00 AM)

☺☺☺

“Published under Rule 316 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Telangana Legislative Council and Printed at the Assembly Press, Public Gardens, Hyderabad.”